امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی سوانح

حیاتِ بخاری

اثرِ خامہ

خان غازی کابلی

مدوّن:

شاہد کاشمیری

احرار فاؤنڈیشن پاکستان

www.KitaboSunnat.com

22386
DATA ENTERED
MFN 3112

امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی سوانح

حیاتِ بخاری

اثرِ خامہ

خان غازی کابلی

مدوّن:

شاہد کاشمیری

احرار فاؤنڈیشن پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

کتاب	حیات بخاری
اثر خامہ	خان غازی کابلی
مدوّن	شاہد کاشمیری
ناشر	احرار فاؤنڈیشن پاکستان
طبع اوّل	1940ء
طبع دوم	1940ء
طبع سوم	2003ء
تعداد	500
قیمت	120/-

سٹاکسٹ

مکتبہ احرار	69/C، حسین سٹریٹ کرم آباد سٹاپ وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور
راوی پبلشرز	16 الفضل مارکیٹ 17 اردو بازار لاہور
بساط ادب	چوک نیو انارکلی لاہور
سنگت پبلشرز	25/C لوئر مال لاہور

مکتبہ معاویہ جامع مسجد روڈ چیچہ وطنی، ضلع ساہیوال۔

بخاری اکیڈمی مہربان کالونی، ملتان۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان شہیدانِ وطن کی پاک روحوں کے نام جنہوں نے اپنے وطن عزیز کے گلے سے طوقِ غلامی دُور کرنے کے لئے اپنی قیمتی جانیں قربان کرنے سے دریغ نہ کیا

خان کابلی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن ترتیب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22386

پیش آہنگ

مجاہدِ آزادی جناب حبیب الرحمن، غازی کابلی رحمۃ اللہ مجلسِ احرارِ اسلام ہند کے رہنما تھے۔ ''غازی'' تخلص کرتے اور افغانی ہونے کی نسبت سے ''کابلی'' کا لاحقہ استعمال کرتے۔ اصل نام حبیب الرحمن خان، عنقا ہو گیا اور غازی کابلی کے نام سے مشہور ہو گئے۔

''حیاتِ بخاری''...... امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ کی شخصیت و سوانح پر پہلی کتاب ہے جو غازی کابلی نے ۱۹۴۰ء میں شاہ جیؒ کی زندگی میں شائع کی۔ ان کی تحریر میں کہیں اجنبیت کا احساس ہوتا ہے تو کہیں اپنائیت کا۔ قدیم و جدید اسلوبِ نگارش کا حسین امتزاج اور بے تکلفی ان کی انفرادیت ہے۔ احرار اور اکابرِ احرار کی محبت ان کے رگ و پے میں رچی بسی تھی، جس نے مرتے دم تک انہیں بے چین اور مضطرب رکھا۔ ''مفکرِ احرار چودھری افضل حق رحمۃ اللہ'' کی شخصیت اور ''تحریک مسجد شہید گنج'' پر بھی سب سے پہلے غازی نے ہی قلم اٹھایا۔ گویا ان عنوانات پر ابتدائی تحریری کام انہی کا مرہون منت ہے۔ جو تاریخ کے طالب علموں کے لئے تحقیق و تخریج کا زینہ ہے۔ وہ تاریخ احرار اور اکابرِ احرار پر بہت کچھ لکھنا چاہتے تھے مگر......

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ تقسیم برِ صغیر اور قیام پاکستان کے ہنگاموں میں سب منصوبے تحلیل ہو کے رہ گئے۔ غازی کابلی دہلی کے محلہ بلی ماراں، کوچہ رحمان، چاندنی چوک میں مقیم رہے اور ۱۹۹۰ء میں ان کا انتقال ہوا۔ ''حیاتِ بخاری'' ایک مختصر کتاب تھی اللہ بھلا کرے شاہد کاشمیری صاحب کا جنہوں نے شاہ جیؒ کے ۱۹۶۱ء تک کے حالات و واقعات کو لکھ کر اس کتاب کی زینت بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول و منظور فرمائیں۔ (آمین)

سیّد محمد کفیل بخاری

ڈپٹی سیکرٹری جنرل مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی بات

جناب حبیب الرحمٰن خان غازی کابلی کثیر جہتی شخصیت کے حامل رجلِ رشید تھے' وہ شاعرِ شعلہ نوا' ادیبِ شہیر' محقق' حق گفتار' پُر دیانت سوانح نگار اور نقاد تیز رفتار تھے۔ ان کی صحافیانہ حیثیت مسلّم تھی۔ روزنامہ ''مجاہد'' ان کے شعری ذوق' ادبی شوق اور صحافتی معرکہ آرائیوں کا شاہدِ عادل تھا۔ وہ اپنے وقت کے اس معیاری اخبار کے مدیر اعلیٰ رہے۔ ان کی لگن اور پُر خلوص محنت نے اپنا رنگ خوب جمایا جس کے نتیجے میں ''مجاہد'' شعری نزاکتوں اور ادبی رعنائیوں کا صحیح معنوں میں امین بن گیا۔ یہ بات بلا جھجک کہی جا سکتی ہے کہ خان صاحب کے ذوق و شوق نے ادبی صحافت کو زبردست تقویت دے کر اسے بامِ عروج تک پہنچا دیا تھا۔

خان غازی کابلی اکابر احرار کی ڈار سے بچھڑا ہوا وہ طائر خوش گلو تھا جس کی رگ رگ میں نغماتِ آزادی رقصاں تھے۔ ان کا فن چھتنار کی طرح تھا اور نظم و نثر اس کی دلنشین کونپلیں جن پر ان کے مخصوص ذہنی و فکری رجحان اور قلبی وابستگی کا جادو سر چڑھ کر بولتا تھا۔ انہیں یہ فخر حاصل ہے کہ مفکرِ احرار چودھری افضل حق اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے وہ اولین سوانح نگار تھے۔ تحریک احرار سے جذباتی تعلق اور ہر دو شخصیات کے آدرش سے کلی مماثلت نے ان کے فن تحریر کو چار چاند لگا دیئے تھے۔ وہ غلامی سے متنفر اور لیلائے حریت پر فریفتہ تھے۔ اُمت مسلمہ کا دور غلامی انہیں بے چین و بے کل رکھتا تھا۔ یونین جیک کو دیکھ کر وہ آگ بگولا ہو جاتے تھے' ان کی آنکھیں لہو رنگ' قلم شرر بار اور زبان آتش فشاں ہو جاتی تھی۔ فرنگی استبداد کی خفی و جلی کیفیات پر ان کا خون کھولتا تھا۔ اسی سرورِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستی میں وہ آزادی کی جنگ میں ہمہ تن مصروف رہے۔ اس معاملے میں انہوں نے کسی مصلحت سے کام نہیں لیا۔ کوئی سمجھوتا نہیں کیا' وہ اپنی بات پر پوری توانائی سے ڈٹے رہے۔ جھکنا' بکنا' لچکنا' لرزنا ان کی فطرت کے خلاف تھا۔ بڑے لوگوں کی بہت سی نشانیوں میں ایک یہ بھی ہے کہ وہ اپنے پاکیزہ و پوتر مقصد کے حصول کے لئے جنون کی حد بھی پھلانگ جایا کرتے ہیں۔ خان غازی کابلی فی الحقیقت صاحب عزیمت تھے۔ بڑے لوگوں کی قربت نے انہیں بڑا بنا دیا تھا' راقم کے خیال میں یہ تمام تربیتی کاریگری فطرت کا عطیہ تھی۔ بقول اقبال ؎

کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالے کی حنا بندی

سچ تو یہ ہے کہ فطرت نے اس لالۂ صحن چمن کی حنا بندی کچھ اس طرح کی کہ کاروانِ احرار سے ان کی وابستگی تامرگ قائم رہی۔ اس جرمِ عشق کی پاداش میں ان پر ان گنت مظالم ڈھائے گئے' پابند سلاسل کیا گیا' پس دیوار زنداں' مشقت کی سزائیں دی گئیں' نفسیاتی طور پر مفلوج کرنے کی حتی المقدور سعی کی گئی لیکن ان کے آہنی عزائم کی دیوار چین میں کوئی سا رخنہ بھی نہ ڈالا جا سکا۔ ستمگری کے تمام گر ان پر آزمائے گئے مگر ؎

ان کے جذب و جنوں میں کمی نہ ہوئی
عشق کے اس فسوں میں کمی نہ ہوئی

راقم کے نام ایک مکتوب میں انہوں نے لکھا کہ ؎

مجاہد ہے حوادث سے پریشاں ہو نہیں سکتا
کہ اس کے سینے میں اب تک دل بیدار زندہ ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئے ماحول کی افسردہ گھڑیوں میں بھی اے شاہد
وہی غازی کا عزم مجلس احرار زندہ ہے

''یادوں کے جھروکوں سے'' کے عنوان سے خان غازی کابلی کی چند یادداشتیں بھی شاملِ اشاعت ہیں۔

سگھڑ سیانے لوگوں کا کہنا ہے'' جذبہ وجنوں ختم کرنا بہت مشکل ہوتا ہے''
خان غازی کابلی کی حیاتِ مستعار کا بنظر غائر جائزہ لینے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ تحریکِ حریت وطن کے عظیم انقلابی مجاہد تھے' قدرت نے انہیں گونا گوں صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ انہوں نے جس کام میں ہاتھ ڈالا' اسے رفعتوں سے ہمکنار کر دیا۔ بالیقین ایسی ہی شخصیات قابل صد عزت اور لائق ہزار احترام ہوتی ہیں جو اپنے مشن پر کلیتہً قائم رہتی ہیں اور اپنی غیر مشروط وفاداری کے حضور حقیر جانوں کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتیں۔

شاہد کاشمیری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22386

''یادوں کے جھروکے سے''

میں افغانستان کے صوبہ ''پاکتیا'' میں موضع ''ذراگی'' ضلع خوست کا رہنے والا ہوں۔ جس زمانے میں عدم سے وجود میں آیا تھا اس زمانے میں ''حیات و ممات کے اندراج کا کوئی رواج نہیں تھا اس لئے اندازے سے لکھتا ہوں۔ جس سال انڈین نیشنل کانگریس قائم ہوئی تھی اسی سال یعنی ۱۸۸۵ء میں پیدا ہوا۔ میرے والد کا نام عبدالرحیم قادیانی عرف خان پیر ہے۔ والدہ کا نام ''لونگہ نیازی'' ہے اور سُنی قبیلے کی شاخ ''درنامی'' سے ہوں۔ سُنی قبیلہ کرلانیوں کا ایک قبیلہ ہے۔ مشہور افغان مجاہد پیر بایزید روشن ساکن کانی گرام وزیرستان اور مشہور قہرمان پشتو کے شاعر خوشحال خاں خٹک ساکن اکوڑہ خٹک ضلع پشاور بھی کرلانی افغان تھے۔ پاکتیا اس قدیم آریہ (شریف) قبیلے کے نام سے موسوم ہے جس کا ذکر رگ وید کے ایک منتر میں اس طرح آیا ہے:

''اے اندر! تو ہمیں ایسی دودھ دینے والی گائیں عطا کر جو تو نے پاکتیا کے راجکماروں اور شہزادوں کو عطا کی تھیں۔''

میں اپنے خاندان میں تنہا سُنی حنفی المذہب اور مجاہد آزادی ہوں۔ میرے والد، چچا اور چھوٹے بھائی خلیل الرحمٰن احمدی (قادیانی) ہیں۔ آپ کو حیرت ہوگی کہ احمدیت (قادیانیت) افغانستان اور پاکتیا کیسے پہنچی؟ اس سلسلہ میں قاضی محمد یوسف آف ہوتی مردان اپنی پشتو کی کتاب ''احمدیت اور افغانستان میں لکھتے ہیں کہ:

''جس وقت افغانستان اور ہندوستان کی حد بندی ہو رہی تھی اور ڈیورنڈ لائن بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی تھی انگریزوں کی طرف سے ''سر ڈیورنڈ'' اور ''صاحبزادہ عبدالقیوم (آف ٹوپی) مقرر تھے اور کُرّم گئے تھے افغانستان کی طرف سے شیریں دل خان ''گورنر پاکتیا'' اور صاحبزادہ عبداللطیف آف خوست مقرر ہوکر کُرّم گئے تھے۔ یہ لوگ دن کو حد بندی کا کام کرتے اور ان کی رات کی مجلسوں میں ایک انگریز ملازم نے مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر کیا تو صاحبزادہ عبداللطیف نے ان کی کتابوں کو دیکھنے کا شوق ظاہر کیا اس پر کسی (انگریز ملازم) نے انہیں ''آئینہ کمالات اسلام'' نامی کتاب پیش کی جس کے پڑھنے سے صاحبزادہ عبداللطیف متاثر ہوئے اور انہوں نے اپنے دو مریدوں مولوی عبدالرحمٰن اور مولوی عبدالجلیل کو قادیان بھیجا'' ص ۱۱

قاضی محمد یوسف قادیانی کی مندرجہ بالا تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ افغانستان اور دوسرے ممالک میں احمدیت (قادیانیت) کی تبلیغ کرنے والے حقیقت میں انگریزوں کے ملازم تھے اور اس سلسلہ میں سر سید سرحد صاحبزادہ عبدالقیوم آف ٹوپی ضلع مردان بھی قادیانیت کی ترقی کا باعث تھے۔ یاد رہے کہ اس زمانے میں احمدیت یعنی قادیانیت کا اثر یہاں تک بڑھ گیا تھا کہ سوات میں ''ستھانہ'' کے سید عبدالجبار شاہ قادیانی ہو گئے تھے اور فخرِ افغانستان خان عبدالغفار خاں جیسی مجاہد شخصیت بھی قادیان تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے آ گئی تھی۔

مجھ پر یہ خدا کا ہمیشہ ہی لطف و کرم رہا ہے کہ میں جہاں بھی اور جس محفل میں بھی گیا اول و آخر ''احراری'' ہی رہا۔ انگریز دشمنی اور حریت و آزادی کے جذبات نے مجھے وزیرستان کے مشہور مجاہد غازی موسیٰ خان مسعود کا رفیق و ساتھی بنایا۔ پھر جب ۱۹۱۵ء میں مولانا برکت اللہ بھوپالی اور راجہ مہندر سنگھ پرتاب افغانستان پہنچے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو مجھے یہ تحریک ہوئی کہ افغانستان اور مسلم ممالک کی آزادی کا راز ہندوستان کی آزادی میں مضمر ہے۔ اس لئے میں پاکتیا (افغانستان) سے ہندوستان آیا۔ پہلے آغا پیر مقبول شاہ گھنٹہ گھر پشاور کے ہاں کچھ عرصہ رہا۔ اس کے بعد قادیان' علی گڑھ' دہلی' جے پور اور ہندوستان کے مختلف شہروں سے ہندوستان کی آزادی کے لئے سرگرم رہا۔ ''احرارِ ہند'' میں سے میرا زیادہ گہرا تعلق مولانا حسرت موہانی' مولانا محمد علی جوہر اور مولانا محمد عرفان ہزاروی وغیرہ سے رہا اور جب حالات نے انہیں ''منقارِ زیر پر کیا اور ''مجلس احرار اسلام ہند'' کا قیام عمل میں آیا تو میری بے چین اور آزادی پسند طبیعت نے قادیان سے اکھاڑ کر احرارِ اسلام سے وابستہ کیا اور جب ملک تقسیم ہوا اور پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو لال قلعہ پر ''پرچم آزادی'' لہرانے کے شوق نے دہلی پہنچایا اور اب تقریباً گذشتہ تیس سال سے دہلی میں ہوں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاعر نے یہ شعر میرے لئے ہی کہا ہے۔

اک جگہ رہتے نہیں عاشق بدنام کہیں
دن کہیں صبح کہیں شام کہیں

میرے خیال میں ''احرارِ اسلام ہی پہلی سیاسی جماعت ہے جس نے احمدیت (قادیانیت) کا سیاسی محاذ پر کامیاب مقابلہ کیا اور اسے ہر میدان میں شکست فاش دی۔ اکبر الہ آبادی کا شعر ہے کہ ؎

''بدھو میاں'' بھی حضرت گاندھی کے ساتھ ہیں
گو مُشتِ خاک ہیں مگر آندھی کے ساتھ ہیں

اگرچہ اکبر نے یہ ''علی برادران'' کی شان میں کہا تھا مگر یہ مجھ پر بھی صادق آتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کیونکہ ''بزرگان احرار'' کے ساتھ میری حیثیت بھی ''بدھو میاں'' اور ''مُشتِ خاک'' کی سی رہی ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ''دُشمنانِ احرار کے نزدیک میری حیثیت ''مجلسِ احرار'' میں ''گوئرنگ وگوبلز'' کی سی تھی۔

ہندوستان کی آزادی کے بے شمار قافلہ سالاروں سے میرے قریبی اور دوستانہ تعلقات رہے ہیں لیکن مجھے مولانا حسرت موہانی اور مولانا مظہر علی اظہر نے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے۔ یہ دونوں ایسے حق گو اور بے باک تھے جو مصلحتوں کے جنگلوں اور سمندروں کے سینوں کو چیرنے کی صلاحیتیں رکھتے تھے۔ اگر مولانا حسرت موہانی نے سب سے پہلے آزادی کامل کا پرچم بلند کیا تھا تو یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مولانا مظہر علی اظہر نے ''احرار اسلام'' کے قائد کی حیثیت سے سب سے پہلے کشمیر کی آزادی کا پرچم بلند کیا تھا اور اس کی جماعت ''احرار'' نے اپنی قربانیوں سے ''اقبال'' کو مرزا البشیر الدین محمود کی سیاسی غلامی یعنی کشمیر کمیٹی کی ممبری سے آزاد کر کے مشرف بہ اسلام کیا تھا۔ اسی طرح مجلس احرار اسلام نے ہی سب سے پہلے احمدیوں (قادیانیوں) کے غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ قیام پاکستان کے بعد اس کا سہرا قدرت نے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے سر باندھا اور یہ پیش گوئی بھی ۱۹۳۶ء میں مولانا مظہر علی اظہر نے ہی کی تھی کہ:

''مرزا البشیر الدین محمود کہتے ہیں کہ مسجد شہید گنج کی وجہ سے احرار کے قدموں سے زمین نکل گئی ہے۔ مگر میں قادیان میں جا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ بہت جلد ہندوستان آزادی حاصل کر لے گا اور انگریز چلے جائیں گے اور قادیان مرزا البشیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدین محمود کے قدموں سے نکل جائے گا۔“

۱۹۳۶ء میں مولانا مظہر علی اظہر، احرار اسلام کی طرف سے مرزا محمود کی دعوت مباہلہ پر قادیان گئے تھے اور انہوں نے قادیان میں مندرجہ بالا تقریر کی تھی اور دنیا نے اس پیش گوئی کی صداقت کو اگست ۱۹۴۷ء میں دیکھا کہ مرزا بشیر الدین محمود قادیان سے نکل کر ”رتن باغ“ لاہور میں پناہ گزین ہوئے اور پھر چنیوٹ (ربوہ موجودہ چناب نگر) میں اپنا مرکز قائم کیا۔

مولانا احمد علیؒ اور بزرگان احرار

میں نے حضرت مولانا احمد علیؒ کے شباب کا زمانہ نہیں دیکھا ہے لیکن جب انہیں دیکھا تو ان کی داڑھی اور مونچھوں میں سفید بال آ گئے تھے اور ان کے درسِ قرآن میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی اور میں نے مولانا کو قرون اولیٰ کے بزرگان کے نورانی پیکر میں دیکھا ان کے درس قرآن میں دُور دُور سے علماء فضلاء اور طلباء آ کر شریک ہوتے تھے اور فیض یاب ہو کر اپنے گھروں کو رخصت ہوتے تھے۔ جہاں تک میری یادداشت کام کرتی ہے ان کے درس قرآن میں ندوۃ العلماء کے سید ابوالحسن علی میاں اور ”مدرسہ باقیات صالحات“ ویلور (مدراس) کے مولانا صبغت اللہ بختیاری بھی ہوا کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں سید ابوالحسن علی میاں کا جو مکتوب میرے خط کے جواب میں آیا ہے ملاحظہ ہو:

”رائے بریلی

مکرمی محترم خان غازی صاحب! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنائت نامہ مورخہ ۱۹ فروری پہنچ کر موجب مسرت ہوا۔ آپ نے یاد فرمایا بڑی خوشی ہوئی۔ دفتر ''برہان'' میں آپ سے ملنا مجھے یاد ہے اور میں نے آپ کے مضامین دلچسپی سے پڑھے ہیں۔ مجھے حضرت مولانا احمد علیؒ سے نہ صرف یہ تلمیذ بلکہ ارادت کا شرف بھی حاصل ہے۔ لیکن میں مولانا پر ایک مبسوط مضمون لکھ چکا ہوں جو میری کتاب ''پرانے چراغ'' کی زینت ہے۔ اس سے زیادہ میں مستقبل قریب میں کچھ نہیں لکھ سکتا۔ کئی مصروفیتیں حائل اور بعض طویل سفر درپیش ہیں۔ مولانا کے خطوط کا بے شک میرے پاس ایک اچھا مجموعہ ہے لیکن وہ نجی اور تربیتی ہیں. اس لئے عام اشاعت بغیر ان کو Quote کئے ہوئے مناسب نہیں۔ امید ہے کہ آپ ان لوگوں کو جنہوں نے اس کام کا بیڑہ اٹھایا ہے مطلع فرمائیں گے۔ حضرت مولانا عبدالحق سے بھی مجھے ذاتی نیاز حاصل ہے اور ان کے صاحبزادہ مولانا سمیع الحق صاحب خصوصی کرم فرما ہیں ''پرانے چراغ'' کا ایک ایڈیشن پاکستان سے شائع ہوا ہے یقیناً ان حضرات کی نظر سے بھی گزرا ہو گا۔ آپ کی نظر سے یہ کتاب نہ گزری ہو تو مجھے مطلع فرمادیں میں ایک نسخہ بھیجنے کی کوشش کروں گا۔ والسلام

مخلص ابوالحسن علی

۲۴ فروری ۱۹۷۸ء''

سید بخاری کو ''امیر شریعت'' کا خطاب

درس قرآن مجید کے بعد میرے خیال میں حضرت مولانا کا دوسرا شاہکار اور کارنامہ ''انجمن خدام الدین'' کے زیر اہتمام سینکڑوں علمائے کرام کا وہ اجتماع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظیم تھا جس میں دین اور دنیا کے نامور مشاہیر نے بھی شرکت کی تھی۔ جہاں مولانا شبیر احمد عثمانیؒ' مولانا انور شاہ کشمیریؒ اجتماع میں موجود تھے وہاں سر محمد اقبال اور سر میاں محمد شفیع لاہوری بھی حاضرین میں سے تھے ان کے علاوہ بے شمار دنیا دار و سرکار پرست لوگ علمائے کرام کے افکار و خیالات سننے کے لئے گوش بر آواز موجود تھے۔ یہی وہ اجتماع تھا جس میں سید انور شاہ کشمیریؒ نے بلبلِ ریاضِ رسول مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو ''امیر شریعت'' کے خطاب سے سرفراز کیا تھا اور بر سرِ اجلاس سیّد انور شاہ کشمیری امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے بیعت ہوئے تھے لیکن افسوس کہ آج بعض علمائے کرام نے انہیں اس لئے فراموش کر دیا کہ ان کی یاد سے بہت سی ایسی تلخیاں وابستہ ہیں جو انگریزوں کے کالے جانشینوں کو پسند نہیں یقیناً خلد آشیاں بخاری کی روح شاعر کی زبان میں کہہ رہی ہوگی۔

وابستہ میری یاد سے کچھ تلخیاں بھی ہیں
اچھا ہوا کہ تم نے فراموش کر دیا

شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ کی یاد

حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور قائد احرار مولانا مظہر علی اظہرؒ سچ فرمایا کرتے تھے کہ آج مسلمان جن آفات و بلیات میں مبتلا ہیں صرف اس وجہ سے ہیں کہ انہوں نے نہ صرف حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی توہین کی تھی بلکہ انہیں سخت ایذائیں بھی پہنچائی تھیں اور جب تک مسلمان سچے دل سے ان گناہوں [illegible] سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکل کر سلامتی کے کنارے پہنچنا بے حد دشوار اور مشکل بات ہے۔

میں جب ۱۹۶۵ء میں "پاکتیا" (افغانستان) گیا تھا تو میں نے بمقام "علی شیر" وہاں کے پہاڑوں میں حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کے تقویٰ اور حریت افروز زندگی اور مولانا احمد علی لاہوریؒ کے درس قرآن کی گونج سنی تھی اور وہاں کے علماء کرام نے پوچھا کہ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور مولانا احمد علی لاہوریؒ کس حال میں ہیں اور جب میں نے کہا کہ یہ دونوں بزرگان دین و دنیا اپنے رفیق اعلیٰ سے مل چکے ہیں تو سب کی آنکھوں سے آنسوؤں کی ایسی جھڑی رواں ہوئی کہ ان کی داڑھیاں تر بہ تر ہو گئیں۔ اس مجلس میں "پاکتیا" کے "والی" یعنی گورنر، تورن جرنیل محمد حسین خان بھی موجود تھے۔ یہ اجتماع انہوں نے ہی میرے اعزاز میں کیا تھا۔

مولانا احمد علی لاہوریؒ اور احرار

بزرگانِ احرار سے حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے تعلقات نہایت گہرے اور بے حد مخلصانہ اور دوستانہ تھے۔ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر احرارِ اسلام تو جب کبھی باہر کے دوروں سے لاہور آتے تھے تو "انجمن خدام الدین" میں حضرت شیخ کے پاس ہی قیام کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، شیخ حسام الدین امرتسریؒ اور قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ بھی لاہور آتے تو حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے ملاقات کرنا اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے۔

میں عرض کر چکا ہوں کہ اگرچہ "اشرار" کی نظروں میں میری حیثیت "احرار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہند‘‘ میں بہت بلند تھی مگر میں نے خود کو ہمیشہ ہی بزرگانِ احرار میں ’’بدھومیاں‘‘ اور مُشتِ خاک سے زیادہ کبھی نہیں سمجھا۔ اس لئے ’’بزرگانِ احرار‘‘ کی ایسی محفلوں اور مجلسوں میں جن میں مولانا احمد علی لاہوریؒ موجود ہوتے تھے اور آپس میں سیاسی یا دوسرے مسائل پر گفتگو کیا کرتے تھے مجھے ان گفتگوؤں میں مداخلت کی کبھی جسارت اور جرأت نہیں ہوئی البتہ ایسے موقعوں پر بزرگانِ احرار اور مولانا احمد علی لاہوریؒ اور مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی خدمت بابرکت میں چائے کے جام پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوتی رہی ہے۔ بزرگانِ احرار اور مولانا احمد علی لاہوریؒ کے درمیان ایسی مجلسیں اکثر ڈاکٹر عبدالقوی لقمان صاحب کے گھر یا دکان پر ہوا کرتی تھیں۔ آسٹریلیا والی مسجد کے قریب ڈاکٹر عبدالقوی لقمان کی دکان تھی۔ خدا جانے آج کل ڈاکٹر صاحب کہاں ہیں اور کہاں نہیں مگر نہایت زندہ دل، مہمان نواز اور مجلس احرار کے شعبہ خدمت خلق کے صدر بھی تھے۔ مولانا احمد علی لاہوریؒ اور بزرگان احرار کے درمیان ہمیشہ مذہبی اور ملکی مسائل پر تبادلہ خیالات اور مشورے ہوا کرتے تھے لیکن حضرت شیخ مولانا احمد علی لاہوریؒ کا عشق درسِ قرآن اور انجمن خدام الدین سے ہی تھا۔ مارچ ۱۹۴۰ء میں جب سر سکندر حیات خاں کی سرکار نے خاکساروں کو گولیوں سے بھون ڈالا تھا تو جہاں تک میری یادداشت کام کرتی ہے اس زمانے میں حضرت مولانا احمد علی لاہور سنٹرل جیل پہنچا دیئے گئے تھے اور پھر مولانا عبید اللہ سندھی کی کوششوں سے باہر آ گئے تھے۔ یہ گرفتاری کس دفعہ کے تحت عمل میں آئی تھی یہ مجھے معلوم نہیں لیکن جب حضرت شیخ گرفتار ہوئے تو اس وقت چودھری افضل حقؒ اور راقم (خان غازی کابلی) مرکزی دفتر احرار اسلام ہند واقع شاہ محمد غوث لاہور میں بیٹھے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اکبری منڈی کے سوداگر غلّہ جناب شیخ محمد حسین صاحب جو مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خاص دوستوں اور معتقدوں میں سے تھے یہ خبر لائے کہ مولانا مرحوم کو سکندری مظالم کے خلاف احتجاج اور خاکساروں سے ہمدردی کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

مولانا عبید اللہ سندھیؒ اور مجلس احرارِ اسلام

حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی طویل جلاوطنی کے بعد ۱۹۳۹ء میں مراجعت فرمائے وطن ہونے کی خبر جب ہندوستان پہنچی تو بزرگانِ احرار باہر کے دوروں پر تھے۔ دفتر میں صرف راقم (خان غازی کابلی) موجود تھے اور مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر ''احرار اسلام ہند'' نے دہلی سے مجھے ایک خط لکھا چونکہ اس خط سے احرار اور مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے مخلصانہ تعلقات پر روشنی پڑتی ہے اس لئے درج کیا جاتا ہے خط ملاحظہ ہو:

''دہلی ۲/۳/۳۹ کنگ ناگرہ شو کمپنی دہلی

محترم بھائی خان کابلی صاحب سلام مسنون!

مولانا عبید اللہ سندھیؒ وطن واپس تشریف لا رہے ہیں آپ ''خدام الدین'' میں جا کر حضرت مولانا احمد علی سے مفصل معلومات حاصل کر کے میری طرف سے اخبارات میں اعلان کر دیں کہ حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ کراچی سے براستہ ہور ہوتے ہوئے دہلی پہنچیں تو ہر اسٹیشن پر مجالس احرار ان کا باقاعدہ طور پر شاندار استقبال کریں بالخصوص ملتان' خانیوال' میاں چنوں' منٹگمری' لاہور' امرتسر اور جالندھر و لدھیانہ۔ حضرت مولانا ۵/۳/۳۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو "المدینہ" جہاز سے کراچی پہنچیں گے اور اسی شام کو کراچی میل سے روانہ ہوں گے۔ ۳۹/۳/۶ کی شام کو لاہور پہنچیں گے اور اسی وقت فرنٹیئر میل سے دہلی روانہ ہو جائیں گے۔ میں نے مولانا محمد صادق صاحب کو کراچی لکھ دیا ہے کہ وہ بذریعہ تار مولانا کی روانگی کے متعلق آپ کو اور چودھری افضل حق، مولانا مظہر علی اظہر کو لاہور مطلع کر دیں یہ اعلان تمام انگریزی اور اردو اخبارات میں شائع کرا دیں۔ تار پہنچنے پر پھر دوبارہ اعلان کرائیں کیونکہ شاید مولانا بذریعہ ہوائی جہاز دہلی پہنچیں۔

والسلام

آپ کا بھائی حبیب الرحمٰن"

بزرگان احرار اور مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے تعلقات خصوصی طور پر صدرِ احرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کا مذکورہ خط روشن اور بیّن دلیل کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ اس زمانے میں چودھری افضل حق، مولانا مظہر علی اظہر اور راقم (خان غازی کابلی) دفتر مجلسِ احرار اسلام ہند واقع شاہ محمد غوث بیرون دہلی دروازہ لاہور مستقل طور پر موجود رہا کرتے تھے اور مخالفین کے خیال میں چودھری افضل حقؒ احرار کے دماغ اور پالیساں بنانے والے تصور کیے جاتے تھے اور مولانا حبیب الرحمٰن اور حضرت امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاریؒ اور شیخ حسام الدینؒ کو مجلس احرار اسلام کے "لاؤڈ سپیکروں" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ مولانا عبید اللہ سندھیؒ اور مولانا احمد علیؒ کا بزرگان احرار کتنا لحاظ اور احترام کرتے تھے اس کا اندازہ اس واقعہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ناخوشگوار واقعہ اور میری معذرت

طویل جلاوطنی اور بڑھاپے نے حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے مزاج میں تیزی اور شدت پیدا کر دی تھی اس لئے اکثر وہ کرخت لہجے میں بے باکی کے ساتھ گفتگو کیا کرتے تھے۔ کبھی کھلے سر رہتے تھے اور کبھی سر پر کھدر کا ٹوپ رکھ کر اور ننگے سر نماز پڑھنے کی باتیں کرنے لگتے تھے۔ انکے ان انتہا پسندانہ خیالات اور بے باکانہ و کرخت گفتگو کے پیش نظر ایک روز میں نے مزاحاً چودھری افضل حق صاحب کے سامنے کہا کہ حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ مسلمانوں کے "بابا کھڑک سنگھ" ہیں اس پر چودھری صاحب تو مسکرا دیئے تھے لیکن جب مولانا مظہر علی اظہر، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، شیخ حسام الدین امرتسری کو معلوم ہوا تو بے حد برا منایا اور مجھے بلا کر کہا کہ:

> "خان بھائی احرار کے دل میں آپ کی بڑی عزت ہے لیکن آپ نے مولانا عبیداللہ سندھیؒ کو جو یہ "بابا کھڑک سنگھ" کا خطاب دیا ہے اس سے ہمیں سخت تکلیف ہوئی ہے۔ حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ ہمارے ان بزرگوں کی یادگار ہیں جنہوں نے حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور ان کے احکامات کی تعمیل میں زندگی کی بہترین بہاریں لٹائی ہیں۔ ہم مولانا کی غلطیاں بھی پکڑنا گناہ سمجھتے ہیں اور "خطائے بزرگاں گرفتن خطا است" یقین کرتے ہیں ایسی حالت میں ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو عبرت ناک سزا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں۔کہو کیا سزا دیں؟“

بزرگانِ احرار اور زعمائے احرار کی یہ باتیں سن کر میں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ میں اس سلسلہ میں بحث کرنا پسند نہیں کرتا ”قصوروار ہوں۔بے شک قصور میں نے کیا“ اور تہہ دل سے معذرت خواہ ہوں‘ اس کے باوجود آپ جو سزا تجویز کریں اسے بھگتنے کو تیار ہوں۔اس پر حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے مجھے گلے سے لگایا اور کہا کہ:

”آپ خود کو معمولی نہ سمجھیں آپ پر ہم ناز کرتے ہیں اور باہر کی دنیا آپ کی ہر بات کو فرمودۂ احرار یقین کرتی ہے۔اس لئے آپ کی ہر بات جچی تلی اور متانت پر مبنی ہونی چاہیے اور آئندہ اس کا ہمیشہ خیال رکھیں۔“

وے صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں

اب دیکھنے کو جن کے اکھیاں ترستیاں ہیں

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا!

کے تحت چونکہ مولانا محمد علی مرحوم کو مقاماتِ مقدسہ اسلامیہ کی سیاسیات سے بہت ہی گہرا تعلق تھا اس لئے وفات کے بعد قبلۂ اول بیت المقدس میں سپرد خاک ہوئے۔مولانا مفتی کفایت اللہؒ اور مولانا احمد سعید قدیم دہلی کے پرستار و عاشق تھے اس لئے انہوں نے موت کو لبیک کہا تو قدیم دہلی کے قبرستان میں حضرت بختیار کاکیؒ کے پہلو میں دفن ہوئے مولانا آزاد شروع ہی سے تنہائی پسند

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شاہانہ زندگی کے عادی تھے اس لئے وفات کے بعد مغلوں کے لال قلعہ اور شاہی مسجد کے درمیان چٹیل میدان میں سپرد خاک ہوئے۔ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی ؒ اپنے مزاج کے مطابق برادرانِ وطن اور برادرانِ اسلام دونوں کے درمیان یعنی دریبہ اور جامع مسجد کے درمیان دفن ہوئے۔ اور چونکہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ کو ہمیشہ ہی ملتان سے عشق رہا ہے اور برادرانِ ملتان بھی ان کے عاشق، فداکار اور عقیدت مند تھے اس لئے بخاری دفن بھی وہیں ہوئے:

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا!

یہ ایک ایسی روشن حقیقت ہے جس سے بخاری کے دشمنوں کو بھی مجال انکار نہیں ہے کہ تحریک جدوجہد آزادی میں بخاری کا مقام اپنے تمام ہمعصروں میں سے سب سے جدا اور بلندر ہا ہے۔ بڑے سے بڑے لیڈر نے بھی سفر آزادی میں کسی نہ کسی مقام پر رک کر ستانے کی کوشش کی ہے اور اپنے پاؤں کے چھالوں کو گنا ہے لیکن یہ شان صرف بخاری کی رہی کہ جو ۱۹۱۹ء سے لے کر طلوع آزادی (۴۷ء) تک اور آزادی حاصل کرنے کے بعد بھی کالے انگریزوں سے ہر محاذ پر ہر طوفانِ حوادث سے ٹکرائے ہیں اور کبھی اور کسی جگہ رک کر پاؤں کے چھالوں کو گننے کی ادنیٰ سی کوشش بھی نہیں کی ہے بلکہ ہمیشہ قوم سے یہی کہتے رہے ہیں:

لاکھ طوفان کرے موجِ حوادث برپا
دب کے رہتے نہیں دنیا میں ابھرنے والے
بیٹھ کے پاؤں کے چھالوں کو نہیں گنتے ہیں
راہ پُرخار محبت سے گزرنے والے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۱۹ء اور ۱۹۲۲ء میں جب مجلس خلافت اور کانگرس کی وجہ سے اقوام ہند نے انگریز کے خلاف ترک موالات کا فیصلہ کیا تو فضاؤں میں چاروں طرف اس قسم کے نعرے گونج رہے تھے۔

اب تو دُنیا میں کہیں ترک موالات نہیں
آج کافر بھی مسلمان ہوئے جاتے ہیں

۱۹۳۰ء میں جہادِ آزادی ہند کا جب ملک گیر بگل بجا تو اس پر لبیک کہنے کے لئے علمائے ہند کا امروہہ ضلع مراد آباد میں اجتماع ہوا۔ جس میں بخاری نے شمولیت کر کے علماء کو بحث و مذکرات کی دلدل سے نکال کر میدان جہادِ آزادی میں لا کر کھڑا کیا اس زمانے میں سرحداتِ افغانستان۔ پاکستان اور ایران سے لے کر راس کماری، خلیج بنگال اور کوہ ہمالیہ کے پاس چین تک کے تمام بڑے بڑے شہروں سے ضلع کے حاکموں نے بخاری کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے تھے لیکن سرکاری انتظامات اور پولیس کی ٹکڑیوں کے باوجود تمام ہندوستان میں بخاری نے طوفانی دورہ کیا اور اقوام ہند کو پیغام آزادی وطن سنایا اور انگریز کے لئے ہندوستان جنت نشان ''آتشستان'' بن گیا حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان بھر میں بہ شمولیت کانگرس تمام جماعتوں میں سب سے زیادہ کام کرنے کا شرف اور فخر تنہا بخاری کو حاصل رہا ہے۔

یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دارورسن کہاں

۱۹۲۵ء میں جالندھر کے ایک جلسے میں پتھروں کی بارش کے باوجود بخاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریر کرتے رہے اور لوگ چُپ چاپ سنتے رہے اور جب پتھروں کی بارش تیز ہوئی تو بخاری نے کلہاڑی کو میز پر مارتے ہوئے ایک عجیب والہانہ انداز میں یہ شعر پڑھنے شروع کیے ۔

وطن کے عشق میں خدا جس جس کا رہبر ہو
وہ قافلہ کسی خطرے سے رُک نہیں سکتا
جو دل ہو پاک غرض سے مثال آئینہ
وہ ٹوٹ کے صدموں سے جھک نہیں سکتا

اس پر پتھروں کی بارش بند اور شور وغل ختم ہوا۔ گیس بھی روشن ہو گئے اور بخاری نے اپنی تقریر پوری شان کے ساتھ جاری رکھی درمیان میں صرف ایک نوخیز پتلون والے نے اتنا کہا:

''بخاری جی تسی بولی جاؤ۔ آزادی تے تہانوں ملنی نہیں اے۔''

اس پر آپ نے کئی شعر جواب میں سنائے' ان میں ایک شعر کا مفہوم کچھ یوں تھا کہ:

''پیارے عزیز! تم ابھی ایک کلی ہو' تمہیں کیا معلوم کب کھلنا ہے اور کب کھل کر مرجھا جانا ہے۔''

''غازی'' اگرچہ احرار وطن میں سب سے آخر میں آئے لیکن اُسے اس بات پر ہمیشہ فخر اور ناز رہے گا کہ بخاری دہلی دروازہ کے باہر ہزاروں کے اجتماعات میں بآواز بلند اسے ہی اکثر نام لے کر یاد فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بخاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیل سے رہا ہو کر لاہور میں تشریف فرما ہوئے۔ دہلی دروازے کے باہر ان کے اعزاز میں ایک جلسے کا اہتمام کیا گیا۔ بخاری اس میں تقریر فرما رہے تھے کہ کسی نے ان کی تقریر سے متاثر ہو کر واہ واہ کا نعرہ بلند کیا۔ اس پر بخاری نے جوش میں آ کر ٹوپی کو سر سے اتار کر زلفوں کو پریشان کیا اور کہا:

''اے ساکنان کوفۂ لاہور! تمہاری ریت بھی دُنیا سے نرالی ہے بخاری جیل میں ہوتا ہے تو آہ آہ کے نعرے بلند کرتے ہو اور جب جیل سے باہر ہوتا ہے تو واہ واہ کے ڈونگرے برساتے ہو تمہاری اس آہ اور واہ میں تو بخاری کا بیڑا ہو گیا تباہ!

اس قدر کہنے کے بعد غازی کو حاضرین میں بیٹھا دیکھا تو بآواز بلند ہنس کر دریافت فرمایا:

کیوں غازیا تے کابلیا میں سچ کہنا ہاں کہ جھوٹ؟

مجلس احرار اسلام میں مختلف مسالک کے انگریز مخالف لوگ جمع ہو گئے تھے چودھری افضل حق' امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی' شیخ حسام الدین' ماسٹر تاج الدین حنفی المذہب سنی' صاحبزادہ فیض الحسن' مولانا عنایت اللہ چشتی سنی بریلوی' مولانا داؤد غزنوی اہل حدیث اور مولانا مظہر علی اظہر شیعہ تھے ان سب کی ایک دوسرے سے محبت دیدنی تھی۔۔

خامۂ غازی انگشت بدنداں ہے کہ وہ بخاری کی زندگی کے کون کون سے گوشے پر جولانیاں دکھائے۔ ان کی محبت کا ایک واقعہ صرف اس لئے سپرد قلم کیا جاتا ہے کہ شاید اسے کسی اور کا قلم نہ لکھے کیونکہ اس کے ساتھ بخاری کے نادار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفلس عاشق کا تعلق ہے جس کا نام حکیم غوث محمد جام پوری ہے۔ یہ ایک نہایت ہی سیدھے سادے آدمی تھے بخاری کی محبت اور عشق میں قیس کوہکن سے بھی کوسوں آگے بڑھے ہوئے تھے اور جب بخاری جیل چلے جاتے تھے تو یہ دفتر احرار میں ڈیرہ جما لیتے تھے اور غازی جیسے خوش مزاج اُنہیں اکثر چھیڑ چھیڑ کر ان کی گالیوں سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ انکا نام احمد یار خان رزمی وغیرہ نے ناظم اعلیٰ رکھ چھوڑا تھا۔

ایک دن بخاری جیل سے دفتر میں تشریف لائے اس وقت غالباً رزمی بھی موجود تھے انہوں نے ناظم اعلیٰ کے عنوان سے ایک نظم پنجابی میں لکھی تھی اس وقت بھری محفل میں بخاری نے بڑی شدت سے فرمایا:

> ”دیکھو غازیا تے کابلیا۔ مجھے مولانا حبیب الرحمٰن کے بعد سب سے زیادہ محبت حکیم غوث محمد سے ہے۔ لوگ اسے میرا عاشق سمجھتے ہیں مگر میں یہ کہتا ہوں کہ یہ میرا عاشق بھی ہے اور بھائی بھی اگر اسے پھر کبھی آپ نے یا کسی اور نے چھیڑا یا مذاق کیا تو بخاری سے زیادہ کسی کو بُرا نہ پاؤ گے۔ حکیم غوث محمد کی تکلیف اور دکھ میں اپنی تکلیف اور دکھ سمجھتا ہوں۔

اس پر غازی نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور ہمارے رہنما اور امیر شریعت ہیں۔ اور آپ کا عاشق ہمارا عاشق اور آپ کا بھائی ہمارا بھائی ہے۔ آئندہ کبھی آپ نہیں سنیں گے کہ حکیم غوث کو ہم سے کوئی تکلیف پہنچی ہے۔

بخاری کی ہنگامہ خیز اور سرتاپا طوفانی زندگی کو کون ہے جو احاطہ تحریر میں لا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکے گا۔ اور کوئی لکھنے بیٹھے گا تو ان کے حالات پر کئی من کتابیں لکھ کر بھی حق ادا نہ کر سکے گا۔ ایسی حالت میں غازی کے خامۂ افغان کی کیا مجال ہے کہ وہ بخاری پر کچھ لکھنے کی جرأت کر سکے مختصر یہ کہ بخاری ہی وہ شخصیت ہے جس کے متعلق کسی شاعر نے کہا:

ہے آدمی بجائے خود ایک محشر خیال
ہم انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہی کیوں نہ ہو

بخاری پر انگریز سرکار نے دو مقدمات قائم کئے ایک قادیانیت جو مقدمہ خاص گورداسپور کے نام سے مشہور ہے اور دوسرا دوسری جنگ عظیم میں قائم ہوا جو مقدمہ گجرات کہلایا جس میں لدھا رام چیف گواہ صفائی تھے۔ غازی بخاری کی طرف سے گواہ صفائی پیش ہوئے تھے اس میں مرزا البشیر الدین محمود کا وہ خط پیش کیا تھا جس میں غازی کا داخلہ سرزمین قادیان میں حکماً بند کیا گیا تھا۔ یہ کمیٹی مولانا مظہر علی اظہر، خان کابلی اور شیخ عبدالملک گجراتی پر مشتمل تھی ...... افسوس کہ دوران مقدمہ ہی مولانا مظہر علی اظہر جیل بھیج دیے گئے اس لئے کمیٹی ٹوٹ کر منتشر ہو گئی۔ یہ کمیٹی قائم رہتی تو مسٹر لدھا رام کی صفائی بھی پیش کرتی اور اسے جیل کی ہوا نہ کھانی پڑتی۔

آزادی کی جدوجہد کے بارے میں بہت سی یادیں میری یادوں کے جھروکوں ''میں پھڑ پھڑا رہی ہیں لیکن آشوب چشم کی وجہ سے انہیں صفحۂ قرطاس پر پیش کرنے سے معذور ہوں۔ برادران پاکستان کو شاید معلوم نہیں کہ ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۰ء تک میری دونوں آنکھیں بند رہی تھیں اور ۱۹۷۱ء میں صرف ایک آنکھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اتنی روشنی واپس آ گئی ہے کہ چشمہ لگا کر اخبار پڑھ لیتا ہوں۔ ایک آنکھ نور سے بالکل محروم ہو چکی ہے۔

خان غازی کابلی احراری (دہلی)

مئی ۱۹۷۸ء

خان غازی کابلی کی بصارت نے جب تک ساتھ دیا وہ اپنی یادداشتیں مسلسل رقم کرتے رہے۔ سردست جو کچھ دستیاب ہو سکا کتاب کی صورت میں سب کے سامنے ہے۔ تادم واپسیں وہ اپنے راہوار قلم سے ان گنت حاشیے زینت قرطاس بناتے رہے۔ اس سلسلے میں تمام ضروری دستاویزات اور متعلقہ مواد کی تلاش تندہی سے جاری ہے۔ بقیہ مسودہ ملتے ہی ان قیمتی یادداشتوں پر مشتمل الگ کتاب شائع کر دی جائے گی۔ (مرتب)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ حال

یا الٰہی پائیں ترے فضل سے رنگ قبول
پھول کچھ میں نے چنے ہیں انکے دامن کے لئے

....

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی ہنگامہ خیز زندگی کو ضبط تحریر میں لانا بہت بڑا کام ہے اسکے لئے یہ مختصر تو کیا ضخیم کتاب بھی کافی نہیں ہوسکتی۔ تاہم میں نے ہندوستان کے اس جلیل القدر فرزند کے حالات اور ملفوظات ان اوراق میں جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ امید ہے کہ میری اس سعی کو حلقہ عقیدتمندان بخاری میں خصوصیت کے ساتھ بنظر استحسان دیکھا جائے گا اور عام مسلمان بھی بقدرِ ہمت مستفید ہوں گے۔

میں مولانا انعام اللہ خان صاحب ناصر حسن پوری کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مسودہ پر نظر ثانی کرنے کے علاوہ شاہ صاحب کے ملفوظات مہیا کرنے میں مدد دی۔

نذیر احمد صاحب بٹالوی جنہوں نے اس کتاب کی طباعت کا بوجھ باوجود اس کساد بازاری کے اپنے ذمہ لیا ہے۔ میرے شکریہ کے خاص طور پر مستحق ہیں۔

آخر میں قارئین سے گزارش ہے کہ اگر کتاب میں کوئی فروگزاشت نظر آئے تو اس سے مطلع فرمائیں تاکہ طبع ثانی میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔

لاہور ۱۰ جون ۱۹۴۰ء خان کابلی (احرار)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریب

دوستوں کی بعض فرمائشیں عجیب ہوتی ہیں۔ لیکن رفیق خان کابلی کی اس فرمائش سے عجیب تر کوئی نہیں ہو سکتی کہ:

"حسین بخش روز روشن میں چراغ جلا اور دنیا کو آفتاب
عالمتاب کی صورت میں دکھا"

میں نے کہا بھائی آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ کیسی باتیں کرتے ہو قطرۂ ناچیز اور بحرِ زخار کا تعارف کرائے؟

ذرۂ بیمقدار اور جلوہ گاہِ خورشید میں نقیب بنے؟
برگ کاہ اور بہار جان افروز کی مداحی؟
یک مشتِ خس اور فردوس کی ثناگستری؟

آزادی ہند کی بے چین روح اور استخلاص کی بے قرار تمنا نے اپنی پرسوز تقریروں سے زندگی کے ٹھٹھرے ہوئے دل کو اس قدر گرم کر دیا ہے کہ اس سے اٹھنے والے شعلے خود کلام کی حیات آفرینی پر گواہی دیتے ہیں۔ اسی آگ کے ایک شرر سے میرے وجود کی خاکستر گرم ہے اور کیا کہوں

حسنش غایتے دارد نہ سعدی راسخن پایاں
بمیر و تشنہ مستقی و دریا ہمچناں باقی

از غازی حسین بخش ڈکٹیٹر مجلس احرار اسیر سنٹرل جیل لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

۱۹۲۰ء کی بات ہے جنگ عظیم کو ختم ہوئے تین برس ہو رہے تھے یورپ کی فاتح قوم مالِ غنیمت آپس میں تقسیم کر کے غرور و استکبار کے نشے میں سرشار تھی اور محکوم قومیں انگریزی محاورے کے مطابق اپنے زخموں کو چاٹ کر مندمل کرنے میں مصروف۔ دونوں طرف امن وسکون کا دور دورہ تھا لیکن عالم اسلام فتح اور شکست دونوں حالتوں میں کراہ رہا تھا۔ جن علاقوں نے اتحادیوں کو مصیبت کے وقت میں مدد دی تھی اور آزادی کے حصول کے لئے خلافت عثمانیہ سے بغاوت کی تھی۔ وہ بھی اتحادیوں کا طوق غلامی اپنی گردنوں میں آویزاں دیکھ رہے تھے اور جنہوں نے جرمنی کا ساتھ دیا تھا وہ بھی اتحادیوں کے غیظ وغضب کا شکار تھے۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جنگ نہ جرمنی سے تھی نہ آسٹریا سے بلکہ عالم اسلام سے تھی۔ جس کی قوت کو پارہ پارہ کر دینا ضروری تھا فلسطین شام اور عراق کے باشندوں نے خلیفہ آلِ عثمانی سے بغاوت کر کے فتح مند اتحادیوں کا ساتھ دیا لیکن ان میں سے بھی فلسطین وعراق انگریزوں کے حصے میں آ گئے تھے۔ شام پر فرانس نے قبضہ جما لیا۔ رہ گیا عرب تو اس پر شریف حسین مرحوم کی شاہانہ کٹھ پتلی متمکن کر دی گئی تھی۔

جرمنی آسٹریا اور بلغاریہ کی آزادی شکست کے باوجود سلب نہیں ہوئی تھی لیکن جزیرۃ العرب کی آزادی فتح مندی کے باوجود ختم کر دی گئی تھی۔

جنگ عظیم کے اس عجیب وغریب نتیجے پر عالم اسلام کا اضطراب لازمی تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان جو دوسو برس سے برطانیہ کا محکوم تھا۔ اپنی عظیم اسلامی آبادی کے باعث خصوصیت سے بے قراری اور تشویش کی آماجگاہ تھا۔ ہندوستان کی غیر مسلم آبادی غیر معمولی طور پر ہمدرد اور معاون تھی مولانا ابوالکلام آزاد' مولانا محمد علی مرحوم' حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمتہ اللہ علیہ کی سیادت اور قیادت میں عدم تعاون کی ہنگامہ خیز تحریک شروع ہو چکی تھی طالب علم مدرسوں سے' مدرس اسکولوں سے' وکلاء عدالتوں سے یہاں تک کہ سرکاری محکموں سے بیشمار ملازم مستعفی ہو کر ''مظالم خلافت'' کے خلاف عملی طور پر صدائے احتجاج بلند کر رہے تھے مسلم و غیر مسلم کا کوئی امتیاز نہیں رہا تھا۔ اسی زمانے کا واقعہ ہے غالباً دسمبر کا مہینہ تھا کہ میں بھی لائل پور (فیصل آباد) کے نیم سرکاری اسلامیہ ہائی سکول سے ترکِ خدمت کر کے گجرات کے آزاد مسلم ہائی سکول کی خدمت میں منسلک ہو گیا تھا۔ ابھی مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اس شاندار ہائی سکول کی آبادی و قیام کا باعث کون شخص تھا۔ جو پنجاب کا سب سے بڑا تعلیمی ادارہ تھا۔ جس میں بارہ سو لڑکے تعلیم پا رہے تھے اور جس کی کفالت گجرات کا خطہ یونان مگر مفلوک الحال ضلع کر رہا تھا۔ سننے میں آیا تھا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری ایک واعظ اور خطیب ہیں جو اس جسم کی روح اور اس بدن کی جان ہیں لیکن ان کی صورت تک دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ مولانا محمود حسن رحمتہ اللہ علیہ کے انتقال کے غم انگیز سانحے کی اطلاع سے گجرات کے در و دیوار پر غم اور افسردگی کی تاریکی چھا گئی تھی اور کوچہ و بازار میں اعلان کر دیا گیا تھا کہ شہر کے باہر کی ایک غیر آباد مسجد میں جو آزاد ہائی سکول کی وجہ سے آباد ہو گئی تھی فاتحہ خوانی کے لئے مسلمان جمع ہوں۔ اس اجتماع میں شامل ہونے کی سعادت مجھے بھی حاصل ہوئی۔ قرآن خوانی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد یکا یک ایک صاحب مجمع میں کھڑے ہو گئے حلیہ پوری طرح تو اب یاد نہیں چشمِ تصور کے سامنے اس طرح معلوم کہ چھریرے بدن کے ایک نوجوان مولوی سر پر کھدر کی پگڑی لپیٹے' خلافتی کُرتا اور طالبعلمانہ گھٹنا پہنے' کندھے پر رومال رکھے سامنے کھڑے ہیں۔ ہاتھ میں ایک ڈنڈا ہے۔ روشن آنکھیں' چھوٹی سی داڑھی جس کو چگی کہا جائے تو زیادہ موزوں ہے۔ ناک سامنے سے ذرا اوپر کو اٹھی ہوئی پاٹ دار آواز میں خطبۂ مسنونہ پڑھنے لگے۔ انہوں نے خطبے کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک فقرے کو تکرار کے ساتھ اس خوش الحانی کے ساتھ پڑھا کہ تمام مجمع پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ یہ لحن اور قرآن پڑھنے کا یہ انداز دیکھا تھا۔ قرأت سے فارغ ہو کر قاری نے لوگوں سے کہا کہ آپ نے جتنا قرآن مجید پڑھا ہے کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ اسے مولانا محمود حسن رحمتہ اللہ علیہ کی روح پاک تک پہنچانے کے لئے اللہ سے دعا کروں۔ لوگوں نے خوشی سے یہ خدمت سپرد کی۔ میں نے پاس کے ایک دوست سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں جو زندوں اور فوت شدوں کے مابین سفارت کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ جواب ملا یہی تو ہیں سید عطاءاللہ شاہ بخاری۔

میں نے کہا خوب! لیکن اس وقت کس کو معلوم تھا کہ یہ نوجوان سید آئندہ چل کر ہندوستان کی مردہ مسلمان قوم کو فی الواقع زندہ کرنے کے لئے مسیحائی کا کام کرے گا۔

اس کے بعد مجھے شاہ صاحب سے ملنے کا زیادہ اتفاق ہونے لگا۔ گجرات میں ان کی پرستش ہوتی تھی۔ (اگر عقیدت کے بے پناہ جذبے کو اس غیر اسلامی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ سے تعبیر کرنے کی اجازت ہو) شاہ صاحب کے پاس نہ دولت تھی نہ حکومت نہ خطاب و جاگیر نہ علم و تقدس کا ادعاء۔ پھر بھی گجرات میں دلوں پر انکا تختِ عقیدت بچھا ہوا تھا۔ ان کے طویل وعظ سننے کیلئے عالم و جاہل اور موافق و مخالف بے تاب رہتے تھے ضلع بھر میں انہوں نے اپنے نعرۂ حق سے ایک آگ سی لگا دی تھی اور آبادی کی آبادی تحریک خلافت سے وابستہ ہو گئی تھی۔ ایک شاندار اسلامیہ ہائی سکول ان کے وعظوں پر چل رہا تھا۔ جب وہ انگورہ فنڈ کے لئے اپیل کرتے تھے اور ان زہرہ گداز حالات کا تذکرہ کرتے تھے۔ جن میں سے ترکوں کی بہادر مگر معتوب فرنگ قوم گزر رہی تھی تو بھری ہوئی جیبیں خالی ہو جاتی تھیں۔ روتے روتے عورتوں کی ہچکیاں بندھ جاتی تھیں بالیوں سے کان اور چوڑیوں سے ہاتھ بے نیاز ہو جاتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گجرات کے اس سید خطیب کے سینے میں ایک آگ بھڑک رہی ہے۔ جو اس کی شعلہ بیانی کے ذریعے قوم کے دلوں میں آگ لگا رہی ہے بار ہا ایسا ہوا کہ شاہ صاحب عشاء کی نماز پڑھ کر ممبر پر چڑھے وعظ ہوتا رہا مجمع کے آنسو بہتے رہے آہیں نکلتی رہیں کبھی قہقہے بلند ہوتے کبھی اشکوں سے رخسار تر ہو جاتے' وقت اس خاموشی کے ساتھ گزرتا گویا گردشِ لیل و نہار کو روک کر رکھ دیا ہے' نہ رات ختم ہونے والی ہے' نہ صبح آنے والی بلکہ کارکنان قضاء نے حکم دے دیا ہے کہ اب دنیا کا شغل صرف سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا وعظ سننا ہے۔ واعظ ایک ہوشیار مغنی کی طرح جو کبھی غم کے تار چھیڑتا ہے اور کبھی مسرت کے' کبھی حال کی مصیبتوں پر اشک و آہ کا طوفان اٹھاتا ہے اور کبھی مستقبل کی تعمیر کے متعلق دلوں میں امیدوں کا سیلاب برپا کرتا ہے مجمع ہمہ تن گوش رہتا۔ یہاں تک کہ سپیدۂ سحر کی نمود کے ساتھ موذن اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکبر کی صدا بلند کر دیتا ہے اور مجمع اس طرح گویا رات بھر سوتا رہا ہے اور ابھی اذان سن کر جاگا ہے حیران ہو کر پوچھتا ہے کہ کیا واقعی صبح ہو گئی ہے؟

شاہ صاحب کی زندگی دو لفظوں کا ماحصل ہے۔ قول اور عمل۔ یعنی اپنے عقائد کے مطابق تبلیغ و دعوت اور اس کی پاداش میں ابتلاء و مصیبت ان دونوں فرائض کو شاہ صاحب نے اس اہتمام کے ساتھ ادا کیا ہے کہ نہ تسلسل میں فرق آیا ہے اور نہ مدارج میں کمی۔ وعظ کہتے ہیں اور جیل چلے جاتے ہیں۔ جیل سے آتے ہیں اور وعظ کہنے لگتے ہیں۔ ہندوستان میں شاید ہی کوئی شخص ہو جو اس معاملے میں شاہ صاحب کی ہمسری کر سکے۔ دوسرے لوگ کئی ایک قسم کے جرائم میں جیل جاتے ہوں گے اور کسی ایک نوع کا پیغام دنیا کو پہنچاتے ہوں گے۔ شاہ صاحب ہر قسم کا وعظ کہتے ہیں اور ہر قسم کی پاداش بھگتتے ہیں۔ تبلیغ اسلام کی رداء کندھے پر' یکا یک راجپالی فتنہ نمودار ہوا۔ اور شاہ صاحب حرمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی پاداش میں جیل چلے گئے۔ اس مرحلے سے فارغ ہوئے کہ حقوق کا ہنگامہ برپا ہو گیا اور انہیں آزادی وطن کی خاطر جیل کی زیارت کا اتفاق ہونے لگا۔ اس معاملے میں انہوں نے قوتِ عمل کا ایسا ثبوت دیا کہ اگر پرانے زمانے کا ماحول ہوتا تو انہیں غازیوں سے تشبیہ دی جاسکتی جنہوں نے ہندوستان کے ایک سرے میں علمِ جہاد بلند کیا اور دوسرے سرے پر پہنچ کر دم لیا۔ بختیار خلجی کی طرح یہ نوجوان سید پشاور سے چلا وہ آگے آگے دعوتِ حق دیتا جاتا اور ہر ضلع کا وارنٹ گرفتاری اس کے پیچھے پیچھے تعاقب کرتا جاتا۔ یہاں تک کہ وہ بنگال پہنچ گیا اور شاہ صاحب کے مطابق موسلا دھار بارش نے ان کی راہیں بند کر دیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ حریت سے فراغت نصیب ہوئی تو قادیانی فتنے نے ان کے ایمان و جذبۂ جہاد کا امتحان لینا چاہا اور یہاں بھی وہی صورت پیش آئی یعنی وعظ اور اس کی پاداش میں جیل اور کچھ شک نہیں کہ شاہ صاحب کی قربانی نے یہاں بھی حیرت انگیز نتائج پیدا کئے۔ ان کے مقدمہ گورداس پور (مسٹر جی ڈی کھوسلہ کے تاریخی فیصلہ کی طرف اشارہ ہے) نے تاریخی حیثیت حاصل کر لی۔ اور ان کی روحانیت نے جج سے اس قسم کے الفاظ مقدمہ میں درج کرائے کہ پوری قادیانی قوم کی دعائیں اور آنسوان کو نہ مٹا سکے۔

شاہ صاحب اس دور کے سب سے باکمال اور کامیاب واعظ تھے۔ انہوں نے وعظ کے فن میں انقلاب برپا کر دیا' خوش الحانی' بلند آہنگی' خوش بیانی اور حسنِ ادا کے ساتھ مزاح و تاثر کا لطیف امتزاج ان کے وعظ کی خصوصیات ہیں اور اس معاملے میں کوئی شخص ان کا ہمسر نہیں۔ شاہ صاحب وعظ وعظ کے طور پر نہیں کہتے بلکہ اس جوش اور احساس کے ساتھ کہ ان کو ایک زبردست مہم درپیش ہے جس کو غازیانہ ہمت وقوت کے ساتھ انہیں سر کر لینا ہے سخت سردی کے موسم میں بھی ان کی فراخ پیشانی سے پسینے کے دھارے بہہ نکلتے ہیں ان کا دبیز کھدر کا کرتا تر ہو جاتا ہے لیکن اس جوش وخروش کے باوجود نہ ان کی ظرافتِ طبع میں فرق آتا ہے اور نہ وہ تکان محسوس کرتے ہیں۔

یہ سب کچھ ہے مگر اس سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ اپنے کمالِ فن پر انہیں ناز ہے نہ فخر وغرور۔ غالباً ۱۹۳۵ء کا واقعہ ہے میں فیروز آباد ضلع آگرہ سے بجنور آ رہا تھا۔ گجرولے کے اسٹیشن پر گاڑی بدلنی پڑتی تھی۔ میں اپنا سامان دوسری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گاڑی میں رکھوا کر کھڑکی سے باہر جھانک رہا تھا کہ کچھ فاصلے پر ایک ''دغاروڑا'' نظر پڑا جو خاکی شلوار اور کتھئی کرتا پہنے سر پر پٹکا لپیٹے سامان سے لدا پھندا چلا آ رہا تھا ایک ہاتھ میں جستی چادر کا سوٹ کیس' اسی بغل میں بستر' دوسرے میں لوٹا اور لمبے دستے کی کلہاڑی۔ میں حیران تھا کہ یو۔ پی کے اس نواح میں یہ افغان کہاں سے آ گیا قریب آیا تو معلوم ہوا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری ہیں اور یو۔ پی میں سیرت کی تقریریں کرتے ہوئے آ رہے ہیں۔ علیک سلیک مصافحے اور معانقے کے بعد میں نے کہا شاہ صاحب بجنور کے لوگ آپ کو بہت یاد کرتے ہیں فوراً بولے کہ مجھے کون یاد کرتا ہے۔ پھر گول مول سرخ اور نوکدار زبان دکھا کر فرمایا سب اس کم بخت کو یاد کرتے ہیں میں اس باکمال محبوب اور سحر انگیز و عظ کے اس فقرے سے متاثر بھی ہوا اور افسردہ بھی۔ متاثر شاہ صاحب کے انکسار سے اور افسردہ قوم کی بدمذاقی کے باعث!

شاہ صاحب کے کیرکٹر کی عجیب ترین خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے مقام کا پورا احساس رکھتے ہیں۔ ان کی راہ' ان کے عقائد' ان کے فرائض اور ان کا طریق کار بالکل معین ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کا کام کیا ہے اور اس کام کو انہیں کس طریق پر کرنا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت' لالچ اور فریب ان کو اس سے الگ نہیں کر سکتا۔ ان کی زندگی جماعتی زندگی ہے۔ اس لئے وہ ہر قسم کے اختلافِ رائے کو خود بھی برداشت کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی برداشت کرانا چاہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے ان سے ایک مسئلے پر گفتگو کی۔ کہنے لگے تم درست کہتے ہو لیکن جب تک اپنے دوستوں سے مشورہ نہ کر لوں میں کوئی رائے نہیں دوں گا۔ ہماری قوم میں شاید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی کوئی شخص ہو جس نے دوسروں کی رائے کی خاطر اس طرح تکلیفیں اٹھائی ہوں گویا وہ رائے خود اس کی اپنی تھی لیکن شاہ صاحب وہی شخص ہیں اور شاید ایثارِ نفس کا یہ سب سے بڑا اور دشوار مقام ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ شاہ صاحب خالی خولی ایک واعظ اور سیاسی کارکن ہی ہیں۔ ان کے اخلاص' ان کی دین داری اور ان کے جذبۂ جہاد نے ان کو روحانی تصرف بھی عطا کر دیا ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے ساتھ اپنا معاملہ بہت ہی خوش گوار کر لیا ہے۔ زبان کی تاثیر خدا کی دین ہے۔ ع

قبول خاطر و لطف ، سخن خدا داد است

اور اس سے ان کے سامعین کا متاثر ہو جانا کچھ بعید نہیں۔ لطف یہ ہے کہ انہوں نے عدالتوں اور ان کے کاروبار کے رخ بھی پھیر دیئے ہیں۔ گورداس پور کے مقدمے میں ان کو جو عدیم النظیر فتح حاصل ہوئی اور گجرات' راولپنڈی (مقدمہ سر سکندر حیات خان کے ایماً پر بنایا گیا۔ لیکن سرکاری رپورٹر لدھا رام کے بیان صادق نے حضرت امیر شریعتؒ کی بے گناہی کی تصدیق کر دی اور آپ باعزت بری کر دیئے گے۔) کے تازہ ترین مقدمات کا جو حشر ہوا وہ اس بے ضرر سید کے روحانی تصرفات کا نہایت لطیف کرشمہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی خاطر عدالتوں اور سرکاری گواہوں کے دل تک بدل ڈالے۔ سیاسی مقدمات کی تاریخ میں لدھا رام کا معاملہ پہلا مقدمہ ہے۔ اور شاید آخری بھی ہو لیکن اس کی تہہ میں صرف شاہ صاحب کی روحانیت اور تعلق باللہ کارفرما تھا۔

زندہ آدمی کے سوانح حیات خود اس زندہ آدمی کو لکھنے چاہئیں۔ خود نوشت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوانح عمری سے بہتر درس و بصیرت کی کوئی شے نہیں۔ افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں اور خصوصاً ہماری قوم میں اس کا رواج نہیں۔ ہمارے اعظم رجال میں سے بجز مولانا ابوالکلام آزاد کے کسی بزرگ نے اس کی طرف توجہ نہ کی اور وہ بھی ہزار فرمائشوں کے بعد لیکن ان کی تکمیل کا بھی جو حسرت ناک انجام ہوا وہ ''تذکرہ'' کی صورت میں موجود ہے۔ مولانا ابوالکلام نے سب کچھ کہا مگر وہی نہ لکھا جس کی فرمائش کی تھی۔ ایسی حالت میں خود شاہ صاحب سے توقع کرنا کہ وہ اپنے حالاتِ زندگی لکھیں آرزوئے خام ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہمارے قومی کارکنوں کی سوانح عمریاں دوسرے لوگ لکھیں تاکہ قومی زندگی کی تاریک وادیوں میں وہ ہدایت کی مشعلوں کا کام دے کر نئے کارکنوں کی رہنمائی کریں۔ اس کتاب کے مؤلف (خان کابلی) نے شاہ صاحب کی زندگی میں ہی ان کے سوانح حیات مرتب کرنے کی جسارت کر کے بہت بڑی ذمہ داری قبول کی ہے۔ علی الخصوص ایسے شخص کی سوانح حیات جس کی جہاد پرور زندگی کا ماحصل وعظ اور جیل ہے لیکن اولین کوشش کے اعتبار سے اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے تاکہ یہ سلسلہ آگے چلے۔ ہماری قوم میں نئے کارکن پیدا ہوں جانے والوں کی خالی مسندوں پر آنے والے متمکن ہوں اور ترقی کی شاہراہ پر تیزی سے گامزن ہوں۔ موجودہ زمانے کے دشوار و مشکل حالات میں جو لوگ کلمۃ الحق بلند کر کے قوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ ان کی قدر و قیمت کا اندازہ اس وقت لگے گا جب اس کلمۃ الحق کے ثمرات مرتب ہوں گے۔ آج مولانا اسمٰعیل شہید اور ان کے رفقاء کی زندگیاں ہمارے لئے چراغِ ہدایت ہیں۔ کل کو آج کے بزرگانِ قوم کے واقعاتِ حیات ہمارے رہنما ہوں گے۔ علی الخصوص ان پیکرانِ اخلاص کی زندگیاں جنہوں نے حق کی تبلیغ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اس کی پاداش بھگتی اور پاداش بھگتنے کے باوجود راہِ حق سے نہ ڈگمگائے انہوں نے وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْ بِالصَّبْرِ کی تعمیل کردی دنیا میں خواہ ان کو وزارتیں بنگلے موٹریں اور کرسیاں دستیاب نہ ہوں لیکن آخر کار زمانہ شہادت دے گا کہ وہی سب سے زیادہ نفع میں رہے۔

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔

اچھرہ۔لاہور ۱۰ جون ۱۹۴۰ء

ملک نصر اللہ خاں عزیز

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

سالہا باید کہ تا یک مرد حق پیدا شود
بو علی اندر خراساں یا اویس اندر قرن

ولادت اور ابتدائی تعلیم:

ہندوستان کے مشہور آتش بیان خطیب مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ۲۳ ستمبر ۱۸۹۲ء (بروز جمعہ بوقتِ سحر یکم ربیع الاوّل ۱۳۱۰ھ) میں بمقام پٹنہ (بہار) میں پیدا ہوئے اور یہیں قرآن مجید پڑھا اور قرأت سیکھی۔ آپ چھوٹی عمر میں ہی نہایت ذہین اور ذکی واقع ہوئے تھے اور آپ کی ذہانت اور ذکاوت کا چرچا دور دور تک پہنچ گیا تھا چنانچہ مولانا عبداللہ صاحب ڈار امرتسری کی ایک روایت ہے کہ انہیں بیروت میں ایک ترک عالم سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اس نے دوران گفتگو میں کہا کہ "میں نے ہندوستان میں جس کو سب سے زیادہ ذہین اور ذکی پایا ہے۔ وہ پٹنہ کے ایک نوعمر طالب علم عطاء اللہ شاہ بخاری تھے۔"

مراجعت وطن:

۱۴ برس کی عمر میں آپ اپنے والد محترم حضرت مولانا سید ضیاالدین صاحب بخاری کے ہمراہ پٹنہ سے اپنے وطن موضع ناگڑیاں ضلع گجرات (پنجاب) آئے ناگڑیاں میں کچھ عرصہ قیام فرمانے کے بعد امرتسر کی جامع مسجد خیر الدین مرحوم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مدرسہ عربیہ میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل ہوئے اور ایک عرصہ تک اس مدرسہ میں دینی تعلیم حاصل کرتے رہے۔

تحریک احیائے خلافت:

۱۹۲۱ء و ۱۹۲۲ء میں جب احیائے خلافت کیلئے ہندوستان میں تحریک شروع ہوئی تو مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری خدمتِ اسلام کے پاکیزہ جذبہ سے میدانِ عمل میں آئے اپنی آتش بیانی اور حریت پرور نغموں سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ہندو و مسلمانوں کو گرمایا اور مسلمانوں کو حکومت سے ترکِ موالات پر آمادہ کیا لوگوں نے نہ صرف حکومت سے ترکِ موالات کیا بلکہ آپ کے ارشادات کے مطابق ہزاروں مسلمانوں نے عدمِ تشدد کے اصول پر عمل پیرا ہو کر جیلوں کو بھی بھر دیا۔ آخر کار آپ کو حکومت نے ۱۲۴: الف تعزیرات ہند کے تحت ۱۴ مارچ ۱۹۲۱ء کو بمقام امرتسر گرفتار کر کے تین سال کے لئے قید کر دیا یہ وہ زمانہ تھا کہ تحریک ترکِ موالات شباب پر تھی اور آزادی کے دیوانے شمع حریت پر پروانہ وار قربان ہو رہے تھے اور جیل کے باہر رہنا بہادروں کی شان کے خلاف سمجھا جاتا تھا۔ جو اسیرِ سلاسل ہوتا تھا وہ اس پر فخر و ناز کرتا نظر آتا تھا اور جو باہر رہ جاتا تھا وہ اپنی اس نامرادی پر کفِ افسوس ملتا تھا۔ غرضیکہ جیلوں کے باہر کی دنیا سنسان اور ویران نظر آتی تھی اور قید خانے غیرتِ جنت بنے ہوئے تھے۔

فرقہ وارانہ فسادات:

تین سال کی میعادِ اسیری گذارنے کے بعد جب آپ باہر آئے تو ملک کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضا بدل چکی تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ ہندو مسلمان باہم شیر و شکر تھے اور ہر طرف اتحاد کے شیریں نغمے سنائی دیتے تھے۔ یا اب یہ زمانہ آیا کہ ہندو مسلمان ایک دوسرے کے خون کے پیاسے نظر آتے تھے۔ ملک میں چاروں طرف شدھی اشدھی' اور سنگھٹن تنظیم کی تند و تیز ہوائیں چل رہی تھیں۔ محبانِ وطن ان حالات کو دیکھ کر انگشت بہ دندان تھے کہ ملک سے اتحاد و اتفاق کے نغمے یک لخت مفقود ہو گئے ہیں۔ تمام قوم پرور محبانِ وطن ہندو اور مسلمانوں کی باہمی کشیدگی اور نفاق کو دیکھ کر کڑھتے تھے اس زمانے میں بڑے بڑے حریت پسند بھی فرقہ پرستی کے عمیق ترین گڑھے میں گر گئے اور آزادی کی راہ کو چھوڑ کر غلامی پر قانع ہو گئے۔ لیکن شاہ صاحب موصوف بدستور نہایت استقلال کے ساتھ حریت طلبی کے میدان میں ڈٹے رہے اور ابنائے وطن کو آزادی اور اتحاد کی تلقین کرتے رہے۔

تحریک قباب:

ہندو مسلم ابھی گائے اور باجوں کے جھگڑوں اور سر پھٹول سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ اسی دوران ارضِ حجاز پر سلطان ابن سعود کے قبضہ اور شریف حسین کی شکست نے ہندوستان کے مسلمانوں کیلئے آپس میں جھگڑنے کے لئے قبہ شکنی اور قبہ پرستی کا نیا میدان تیار کر دیا۔ اس تحریک میں بڑے بڑے چالاک اور غرض پرست لوگوں نے شامل ہو کر فائدہ اٹھایا۔ کاسہ لیسان ازلی بھی خدمتِ اسلام کے نام سے محبانِ وطن کے مقابلہ میں آئے اور ان کو بدنام کر کے حکومت کو خوش کرنے کی کوشش کی۔ اس دور پُر آشوب میں بھی سید صاحب نہایت ہمت اور جرأت کے ساتھ محبانِ وطن کے ساتھ رہ کر ملک و ملت کی خدمت انجام دیتے رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے مثل مقرر:

''تحریک قباب'' کے دوران ہی ۱۹۲۶ء میں محبانِ وطن کا ایک جلسہ لاہور میں رئیس الاحرار مولانا محمد علی صاحب مرحوم کی صدارت میں ہوا جس میں آپ نے ایک ایسی پُر تاثیر تقریر ارشاد فرمائی کہ صدر محترم سمیت تمام سامعین تقریر کے کیف سے بے خود ہو گئے۔ چنانچہ اس جلسہ کی کیفیت کو رئیس الاحرار نے اپنے اخبار ''ہمدرد'' کی اشاعت مورخہ ۱۲ نومبر میں لکھتے ہوئے شاہ صاحب کو بے مثال مقرر لکھا ''ہمدرد'' میں مولانا محمد علی صاحب مرحوم کی تحریر حسب ذیل ہے۔

> ''میری صدارتی تقریر باوجود چند ایسے جملوں کے جن کو اگر مین نے زبان سے نہ نکالا ہوتا تو بہتر ہوتا۔ دفتر ''زمیندار'' میں بہت مقبول ہوئی۔ مولانا احمد سعید کی تقریر نے بھی پورا اثر کیا مگر کامیابی کا سہرا نہ ان کے سر رہا اور نہ میرے بلکہ اس بے مثل مقرر کے سر رہا جس کا نام سید عطاء اللہ شاہ بخاری ہے۔ ان کی خوش الحانی، ان کی قرآن خوانی، ان کی اردو، ان کی پنجابی، ان کی سنجیدگی اور ظرافت ہر چیز نے سامعین کو مسحور کر دیا...... لوگوں کا تقاضا تھا کہ عطاء اللہ شاہ صاحب سے ہی پھر تقریر کرائی جائے سید صاحب تیار تھے مگر میں ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے کہنے سے انکار کر دیا اور جلسہ غالباً دو بجے ختم ہوا ورنہ وہیں صبح ہو جاتی''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رئیس الاحرار کا مشورہ:

لاہور کے اس جلسہ کے بعد رئیس الاحرار مولانا محمد علی صاحب مرحوم نے یہ مشورہ دیا کہ

"سید عطاء اللہ صاحب سے مجھے محبت ہے انہیں بھی بظاہر مجھ سے محبت ہے اسی گھمنڈ پر میں نے ان سے کہا کہ بھائی میں تمہاری تقریر سے بہت خوش ہوا مگر اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ جو رنج ہوا اس کا بھی ذکر کر دوں۔ تم نے سامعین کو بالکل مسحور کر دیا تھا اور اگر اس کے بعد تم ان سے کوئی غلط کام بھی کرانا چاہتے تو وہ تمہاری تقریر کے کیف سے اس قدر بے خود تھے کہ فوراً کر بیٹھتے جو قدرت تم کو اپنی زبان پر ہے وہ خداداد ہے اور خدا کی ایک بڑی نعمت ہے مگر ایک بڑی خطرناک نعمت ہے اور تمہاری مقبولیت بہت بڑھ گئی ہے جب تک تم اسے حق کی راہ میں استعمال کرو گے۔ فلاح دارین حاصل کرو گے لیکن اگر کبھی یہ باطل کی راہ میں استعمال کی گئی تو ہزاروں بندگانِ خدا کو بھی گمراہ کرنے کیلئے کافی ہوگی۔ میرا منصب نصیحت کرنے کا نہیں مگر تم سے جو محبت مجھے اور مجھ سے تم کو ہے اس کی بنا پر اس قدر کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ لوگوں کو مسحور کرنا اچھا نہیں' سحر کاری میں نہ سحر کاروں کو نہ مسحوروں کیلئے فلاح ہے ضرورت اس کی ہے کہ ہر مسئلہ کے دونوں پہلو سامعین کے سامنے پیش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دو اور ان ہی سے اس مسئلہ کا حل اور فیصلہ کراؤ اس طرح تم عوام کی قوت فیصلہ کو ترقی دے سکو گے ورنہ کالانعام مشہور ہیں۔ آج تم نے انہیں مسحور کر دیا تو کل اسی چرب زبانی اور ظرافت کے باعث ان پر کسی دوسرے کا جادو بھی چل سکے گا اور اس طرح حق و باطل کی تمیز انہیں تا قیامت نہ آئے گی۔ کبھی تمہارے ساتھ ہوگی۔ کبھی تمہارے مخالفین کے۔ آج تمہیں تخت پر بٹھائیں گے کل تمہیں اتار کر کسی دوسرے کو سریر آرا بنا دیں گے۔[1]

تحریک تحفظ ناموس رسالت:

۱۹۲۷ء میں ہائی کورٹ لاہور نے رسوائے عالم کتاب ''رنگیلا رسول'' کے مقدمہ کی اپیل کا فیصلہ سناتے ہوئے کتاب کے ناشر کو بری کر دیا۔ اس فیصلہ کے خلاف مسلمانوں میں ہیجان و اضطراب کا طوفان برپا ہو گیا اور انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایک ایسا قانون بنایا جائے جس کی رو سے پیشوایانِ مذاہب کی توہین کرنے والے کو عبرت انگیز سزا دی جا سکے۔ اس سلسلہ میں مسلمانانِ لاہور کی طرف سے بیرون دہلی دروازہ میں ایک جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ جس کو حکومت نے ۱۴۴ کے نفاذ سے رکوا دیا۔ اس لئے مجبوراً جلسہ میاں عبدالرحیم صاحب کے احاطہ میں کیا گیا۔

[1] ''ہمدرد'' ۱۲ نومبر ۱۹۲۶ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِحاطہ میاں عبدالرحیم کا تاریخی جلسہ ۱۹۲۷ء:

یہ جلسہ ۴ اور ۵ جولائی کی درمیانی رات کو منعقد ہوا تھا۔ جس میں مفتی کفایت اللہ صاحب بھی موجود تھے حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے مسلمانوں سے یوں خطاب کیا:

"آج آپ لوگ جناب فخر رسل محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس کو برقرار رکھنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ جنسِ انسانی کو عزت بخشنے والے کی عزت خطرے میں ہے آج اس جلیل القدر ہستی کا ناموس معرضِ خطر میں ہے جس کی دی ہوئی عزت پر تمام موجودات کو ناز ہے میں گیارہ سال سے آپ لوگوں میں تقریریں کر رہا ہوں۔ آج مفتی کفایت اللہ صاحب اور مولانا احمد سعید صاحب کے دروازے پر اُم المومنین عائشہ صدیقہؓ اور اُم المومنین خدیجہؓ آئیں اور فرمایا کہ ہم تمہاری مائیں ہیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں۔

ارے دیکھو تو اُم المومنین عائشہؓ دروازے پر تو کھڑی نہیں؟ (یہ سن کر حاضرین میں کہرام مچ گیا اور مسلمان دھاڑیں مار مار کر رونے لگے تمہاری محبت کا تو یہ عالم ہے کہ عام حالتوں میں کٹ مرتے ہو لیکن کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج سبز گنبد میں رسول اللہ ﷺ تڑپ رہے ہیں۔ آج خدیجہؓ اور عائشہؓ پریشان ہیں۔ بتاؤ تمہارے دلوں میں اُمہات المومنین کی کیا وقعت ہے۔ آج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُم المومنین عائشہؓ تم سے اپنے حق کا مطالبہ کر رہی ہیں وہی
جنہیں رسول ﷺ پیار سے حمیرا کہہ کر پکارتے تھے۔ جنہوں
نے سید عالم صلی علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے وقت مسواک چبا
کر دی تھی۔ اگر تم خدیجہؓ اور عائشہؓ کے ناموس کی خاطر جانیں
دے دو تو کچھ کم فخر کی بات نہیں ہے۔ یاد رکھو جس دن یہ موت
آئے گی۔ پیامِ حیات لے کر آئے گی۔"[1]

شاہ صاحب کی گرفتاری اور سزایابی:

شاہ صاحب نے کئی مقامات پر تقریریں کر کے فرزندانِ توحید کو خوابِ غفلت سے بیدار کیا۔ اور ان کو ناموسِ رسول کے تحفظ پر قربانی پر آمادہ کیا۔ پولیس نے دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری کے تحت آپ کو بتاریخ ۶ جولائی ۱۹۲۷ء ساڑھے چار بجے بعد دوپہر گرفتار کر لیا اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے سامنے پیش کیا۔ آپ سے تین تین ہزار کی دو ضمانتیں اور مچلکے داخل کرنے کے لئے کہا گیا۔ لیکن آپ نے نہ صرف ضمانتیں اور مچلکے داخل کرنے سے بلکہ صفائی پیش کرنے اور عدالت میں بیان دینے سے بھی انکار کر دیا۔ چنانچہ اس مقدمہ میں آپ کو ایک سال کے لئے زندان میں محبوس کر دیا گیا۔

امیر شریعت کا خطاب:

مارچ ۱۹۳۰ء میں انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور کے سالانہ اجلاس

[1] ("زمیندار" ۷ جولائی ۱۹۲۷ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے موقع پر پانچ سو علمائے ہند نے آپ کو امیر شریعت منتخب کیا۔ اس اجتماع میں سب سے پہلے دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب کاشمیری رحمتہ اللہ علیہ نے جو حضرت شاہ صاحب کے استاد بھی تھے بیعت کی۔ دنیا کی تاریخ میں یہ پہلی ہے کہ استاد نے اپنے شاگرد کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے بعد پانچ سو علمائے کرام (جن میں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ اور مولانا احمد علی لاہوریؒ بھی شامل تھے) نے آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اطاعت و فرمانبرداری کی بیعت کی۔

مجلس احرار کی تشکیل:

۱۹۲۹ء میں جب مجلس احرار کی تشکیل عمل میں آئی تو آپ اس کے پہلے صدر منتخب کئے گئے۔ [1]

[1] مجلس احرار کے قیام میں اس وقت قائد احرار مولانا مظہر علی صاحب، فخر قوم چودھری افضل حق صاحب، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، شیخ حسام الدین صاحب بی۔ اے، صدر مجلس احرار ہند مولانا ظفر علی خان، غازی عبدالرحمٰن امرتسری، حکیم نورالدین صاحب لائلپوری، مولانا سید محمد داؤد صاحب غزنوی نے نمایاں حصہ لیا تھا اس کے بعد اس قافلہ میں صاحبزادہ فیض الحسن صاحب، ماسٹر تاج الدین انصاری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا غلام غوث ہزاروی، مفتی عبدالقیوم پوپلزئی، مولانا احسن عثمانی، نوابزادہ نصراللہ خاں، رفیق شورش کاشمیری، صوفی عنایت محمد پسروری، مولانا گل شیر خاں صاحب وغیرہ شامل ہوئے۔ قیام اس لئے عمل میں لایا گیا تھا کہ پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کے تعصب اور تنگ نظری نے مسلمانوں کو اس بات پر مجبور کر دیا تھا کہ مسلمانوں میں کوئی ایسی جری جماعت تیار ہو جس کا مقصد آزادیٔ وطن کے لئے ہر لحہ قربان ہونا اور اسلام کی عظمت دیرینہ کا علم بلند کرنا اور شریعت اسلام کے دامن سے عام وابستگی قائم کرنا ہو چنانچہ احرار مسلمانوں کا ایک ایسا اجتماع چاہتے ہیں جو طاقت کے بل پر دنیا میں اپنی جگہ پیدا کرے اور اس اصول کو ختم کر دے کہ ہندو یا انگریز کی دریوزہ گری سے کچھ حاصل ہوگا۔ احرار مسلمانوں کو اتنا طاقتور دیکھنا چاہتے ہیں کہ انگریز ہندو اور دوسری قومیں ان کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ جی کے زمانہ صدارت میں مجلس احرار کی شاخیں تمام پنجاب میں قائم ہوئیں جواب تک موجود اور مجلس مرکزیہ سے وابستہ ہیں۔

کانگریس کی نمکین سول نافرمانی:

انڈین نیشنل کانگریس نے ۱۹۲۹ء کے اجلاس میں بمقام لاہور جب آزادی کامل کی قرارداد منظور کی تو اس کی تائید و اشاعت میں آپ نے نہایت انہماک اور سرگرمی سے حصہ لیا۔ اور جب مہاتما گاندھی جی کی قیادت میں آزادی کا بگل بجایا گیا اور نمکین سول نافرمانی کا ملک میں آغاز ہوا تو آپ پیش پیش رہے اور تمام ہندوستان کے طوفانی دورے کیے۔ ؎۲

اور آخر کار بتاریخ ۳۰ اگست ۱۹۳۰ء کو دنیاج پور بنگال میں ۱۰۸' الف کے تحت گرفتار کر لئے گئے۔ اس وقت آپ کے وارنٹ گرفتاری ہندوستان کے

مجلس کے اغراض و مقاصد کا مختصر خاکہ حسب ذیل ہے۔

(۱) پُرامن ذرائع سے ہندوستان کے لئے مکمل آزادی حاصل کرنا۔

(۲) ہندوستان اور بیرون ہند کی اسلامی سیاست میں مسلمانانِ ہند کی صحیح رہنمائی کرنا۔

(۳) دیسی مصنوعات کی ترقی اور سودیشی اشیاء کی ترویج کے لئے کوشش کرنا۔

(۴) مزدوروں اور کسانوں کو اقتصادی اصولوں پر منظم کرنا۔

(۵) ہر جگہ جیش احرار اسلام قائم کرنا۔

(۶) اور تمام ہندوستان میں مسلمانوں کو منظم کرنے کے لئے مجالس احرار قائم کرنا۔

؎۲ (حضرت شاہ جیؒ نے انگریز دشمنی کی بناء پر دیگر مسلمانانِ برصغیر کی طرح تحریکِ سول نافرمانی میں شرکت کی تھی۔ آپ نے ۳ مئی ۱۹۳۰ء امروہہ ضلع مراد آباد میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"میں ہندو کو اپنا دوست نہیں سمجھتا لیکن اس کی دشمنی ساحلِ سمندر تک محدود ہے۔ جبکہ انگریز تو سمندر پار تک اسلام کا تعاقب کر رہا ہے اس لئے میں اگر اپنے چھوٹے دشمن (ہندو) کے ساتھ مل کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف مقامات سے جاری ہوئے تھے۔ لیکن مقدمہ صرف ایک تقریر کی بنا پر ہی چلایا گیا۔ اس مقدمہ میں آپ کو ۲۰ اکتوبر کو چھ ماہ سخت کی سزا دی گئی شاہ صاحب نے معیاد اسیری علی پور اور ڈم ڈم جیل میں گزاری۔

بچہ ءنور:

۱۹۳۰ء میں حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری جب بمبئی میں آزادی وطن کا پیغام لے کر پہنچے تو وہاں ایک بھرے جلسہ میں ایک منظم سازش کے تحت آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ اس وقت کوہاٹ صوبہ سرحد کا ایک پٹھان اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر شاہ صاحب کی حفاظت کیلئے نہ صرف سینہ سپر ہوا بلکہ اس پیکرِ قربانی نے اپنی جان پروانہ وار شمع آزادی پر قربان کر دی اور اس طرح ۲۱ سالہ بچۂ نور کی اس قربانی نے امیر شریعت جیسے وجود گرامی کو بچا لیا یہ قربانی ہندوستان کے نوجوانوں کے لئے یادگار رہے۔ اور مجلس احرار کی تاریخ میں زریں عنوان سے لکھی جائے گی۔

گاندھی کیپ یا اجمل کیپ:

جب آپ ڈم ڈم جیل میں آ گئے تو آپ کے سر پر وہ مشہور ٹوپی تھی جس کو

اسلام کے بڑے دشمن انگریز کو شکست دے سکوں تو یہ سودا مہنگا نہیں۔

علمائے کرام!

میرا بس چلے تو میں انگریز کو مارنے کے لئے سؤروں سے بھی اتحاد کرنے میں گریز نہ کروں کیونکہ اس کی زندگی سے اسلامی تہذیب وتمدن اور انسانیت کی موت واقع ہو جائے گی۔ اور اس کی موت سے اسلام اور مسلمان زندہ ہو جائیں گے۔ اسلامی ممالک میں اتحاد بڑھے گا اور مسلمانوں میں روح جہاد جاگ اٹھے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگ گاندھی ٹوپی کہتے ہیں۔جیل کے یورپین افسر[1] کے حکم سے داروغہ جیل نے شاہ صاحب کے سر کی طرف یہ کہہ کر ہاتھ بڑھایا کہ گاندھی ٹوپی کو اتار کر ہمارے حوالے کرو' آپ نے جواب میں فرمایا کہ یہ گاندھی ٹوپی نہیں بلکہ اجمل کیپ ہے اس کا نام حامد کیپ بھی ہے۔ مراد آباد' امروہہ اور یو پی کے دیگر مقامات میں اس کو مسلمان شرفا پہنتے ہیں۔اس یورپین افسر نے کہا علما کہتے ہیں یہ گاندھی ٹوپی ہے۔آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں خود عالم ہوں میں کہتا ہوں کہ یہ گاندھی ٹوپی نہیں بلکہ اجمل کیپ ہے۔یورپین افسر کے اصرار کے باوجود شاہ صاحب نے ٹوپی اپنے سر سے نہ اتاری۔

بٹالہ میں ورود:

بٹالہ قادیان کا دروازہ ہے رجعت پسند ہمیشہ اپنے اس مرکز کو بچانے کے لئے اس کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے رہے ہیں ایک قادیانی جس کے ہاتھوں ایک نوجوان مستری محمد حسین قتل ہوئے۔ بٹالہ اور قادیاں کے گردونواح پر قادیانیوں کی چیرہ دستیوں سے خوف و ہراس چھا گیا تھا۔ان حالات میں بٹالہ کی انجمن شباب المسلمین کے معزز ارکان حاجی عبدالرحمٰن صاحب اور آپ کے برادر اصغر حاجی عبدالغنی صاحب مرحوم کی کوششوں سے مسلمانانِ بٹالہ نے مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو بٹالہ آنے کی دعوت دی تا کہ آپ کے حریت پرور نغموں سے بٹالہ کے مسلمانوں میں زندگی پیدا ہو اور ان کے دلوں سے مرزائیت کا رعب جاتا رہے۔

[1] اس افسر کا نام سمسن انسپکٹر جیل خانہ جات تھا جو بعد میں بنگال کے انقلاب پسندوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ شاہ صاحب بٹالہ پہنچے اور قادیانیوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

"اب آئین ہمارے ہاتھ میں آ رہا ہے۔ مرزائی کہتے ہیں کہ ہمارا فرض حکومتِ وقت کی اِطاعت کرنا ہے اب ہماری حکومت ہوگی مرزائی ہمارے ماتحت ہونگے اور ان کے مذہبی اصول کے پیش نظر ہم ان کے اولی الامر ہونگے"

اس تقریر نے مسلمانوں میں از سرنو ولولہ عمل پیدا کر دیا جواب تک موجود ہے۔

تحریک کشمیر:

جب حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری ڈم ڈم جیل سے رہا ہو کر ۱۹۳۱ء میں پنجاب آئے تو باشندگانِ کشمیر کی حمایت میں اور ان کے لئے ذمہ دار حکومت کے حصول کے لئے احرار نے قائد احرار مولانا مظہر علی اظہر صاحب کی قیادت میں تحریک کشمیر شروع کی تھی۔ [1]

ابھی شاہ صاحب نے اس تحریک میں کوئی عملی حصہ نہ لیا تھا کہ حکومت نے ۲۴

[1] (اسی تحریک کے نتیجہ میں علامہ اقبال نے قادیانیوں کی کشمیر کمیٹی سے استعفیٰ دیدیا تھا۔ یہ تحریک اس لئے شروع کی گئی تھی کہ وہاں پرانے دقیانوسی نظام کے ماتحت رعایا کی حالت نہایت ابتر ہو گئی تھی اور آزادی جو ہر انسان کا پیدائشی اور موروثی حق ہے اس سے محروم تھی۔ چنانچہ مجلس احرار نے مولانا مظہر علی صاحب کی قیادت میں ریاست کے مظلوم باشندوں کی آزادی' ذمہ دار حکومت کے قیام کے لئے جدو جہد شروع کی اس تحریک کے دوسرے ڈکٹیٹر شیخ حسام الدین صاحب اور اس کے بعد سینکڑوں ڈکٹیٹر سرخ پوشوں کے عساکر کو ساتھ لیکر غلامی سے سوچیت گڑھ اور میر پور کے میدانوں میں ٹکرائے پچاس ہزار مسلمان کلکتہ' پشاور' کراچی' سہارن پور' دہلی اور اجمیر غرض کہ ہندوستان کے ہر حصہ سے آ کر احرار کے جھنڈے کے نیچے قید ہوئے اور اٹھارہ سے زائد مجاہدین نے جام شہادت کو لبیک کہا جن میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الف تعزیرات ہند کے ماتحت گرفتار کرلیا۔ اور آپ کو ایک سال قید سخت کی سزا کا حکم سنا دیا گیا اس گرفتاری کے متعلق قائد احرار مولانا مظہر علی ڈکٹیٹر اوّل تحریک حُریت کشمیر نے اپنے ایک مکتوب میں جو آپ نے حکومت ہند کو کشمیر کے مسئلہ کے متعلق بعض غلط بیانیوں کی تردید میں لکھا تھا اس کے آخر میں ذیل کی تصریحات کی تھیں کہ۔

کیا امیر شریعت کی گرفتاری میں مرزا محمود کا ہاتھ تھا؟

"عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے خلاف جو دفعہ ۱۲۴ لگائی گئی ہے اس میں مرزا بشیر الدین محمود احمد کا بھی ہاتھ ہے۔ تحریک مغلپورہ کے سلسلہ میں حکومت پنجاب کے بعض اعضاء اور ارکان سے میں نے گفتگو کی تو

چنیوٹ کے شہید الٰہی بخش اور ملتان کے نواب شیر محمد خاں مرحوم کا پتہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے ایک پیغام سے مجھے معلوم ہوا ہے۔ جو آپ نے شہید موصوف کی شہادت پر مسلمانانِ ملتان کو دیا تھا تحریک کا مرکز پنجاب کا مشہور تجارتی شہر سیالکوٹ تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ سیالکوٹ کے باشندوں نے اس تحریک کو کامیاب بنانے میں انتہائی طور پر قربانیاں پیش کیں اور کئی ماہ تک ہزاروں سرخ پوشوں کی مہمان نوازی کے فرائض انجام دینے کے علاوہ کاروبار کا سلسلہ بھی بند رکھا۔ سیالکوٹ کے علاوہ جہلم۔ راولپنڈی۔ کوہاٹ بھی تحریک کے مرکز تھے۔

احرار کے پچاس ہزار سرخ پوشوں کی قربانی سے کشمیر کے لوگوں میں جرأت اور اپنے حقوق کے لئے لڑ مرنے کا بے پناہ جذبہ پیدا ہوا چنانچہ ریاست میں اسمبلی کا قیام بھی عمل میں آیا اگرچہ یہ اسمبلی ذمہ دار نہیں ہے مگر احرار نے جس ذمہ دار اسمبلی کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کیلئے اب خود کشمیر کے ذمہ دار رہنما اور عوام احرار کے تیار کئے ہوئے لائحہ عمل پر گامزن ہو کر ذمہ دار حکومت کے قیام کا مطالبہ اور اس کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ احرار کو تحریک کشمیر کے دوران میں راجہ' حکومت ہند' رجعت پسند مسلمان' آل انڈیا کشمیر کمیٹی (جس کا صدر مرزا محمود احمد قادیانی تھا۔ مہاسبھائی کانگریسی ہندوؤں سے بھی مقابلہ تھا اگرچہ کانگریس آج ریاستوں میں ذمہ دار حکومت کا مطالبہ کر رہی ہے۔ لیکن یہ فخر صرف احرار کو اور اس کے زعما کو حاصل ہے کہ ان کو سب سے پہلے ۱۹۳۱ء میں ریاستوں میں ذمہ دار حکومت کے قیام کا احساس ہوا تھا۔)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خیال کی تائید ہوئی اس سلسلہ میں ایک دوسری اطلاع یہ بھی ہے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے خلاف کاروائی کرنے کی منظوری دینے کی ذمہ دار صرف حکومت دہلی ہی نہیں ہے بہر حال حکومت ہند اور حکومت پنجاب کی پوزیشن خواہ کچھ ہی ہو۔ عام خیال یہی ہے کہ حکومت پنجاب نے دوسری پارٹی کی حوصلہ افزائی کی خاطر ایک پارٹی کو ہدفِ ناوکِ بیداد بنا دیا۔ ہماری جماعت (احرار) کے لوگ کسی سیاسی مقصد کے حصول کے لئے جیل جانے سے نہیں ڈرتے لیکن ایک دوسری جماعت کی خاطر ہماری جماعت کو تختۂ مشق بنانا کسی طرح کوئی ساز گار فضا پیدا نہیں کرسکتا محض سرکاری اعلان یا کسی دوسرے ذریعہ سے اس امر کی تردید کافی نہ ہوگی اگر حکومت رائے عامہ کو مطمئن کرنا چاہتی ہے تو اس کی ایک ہی صورت ہے کہ مقدمہ واپس لے اور اگر کسی صوبہ کی حکومت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو محبوس زنداں کرنے کی بہت مشتاق ہے تو اس کے صدہا دوسرے مواقع تلاش کرسکتی ہے۔

مولانا مظہر علی صاحب کی مندرجہ بالا تصریحات کا جواب حکومت کی طرف سے خاموشی کے سوا کچھ نہ ملا۔ اس لئے عوام میں یہی خیال رہا کہ شاہ صاحب کی اس گرفتاری میں مرزا بشیر الدین محمود کا ہاتھ تھا۔" [1]

تبلیغ کانفرنس قادیان کی صدارت:

تحریک حریت کشمیر کے بعد ۱۹۳۴ء میں احرار نے تحریک قادیان جاری کی کشمیر کی تحریک میں پہلی مرتبہ اس حقیقت کا انکشاف ہوا تھا کہ قادیان صرف

---

[1] "زمیندار" ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک نام نہاد مذہبی جماعت کا مرکز نہیں بلکہ یہاں سے غیر ملکی مقاصد کی تکمیل بھی ہوتی ہے ۔ اس چھوٹی سی بستی سے غلامی کے جراثیم وسیع پیمانے پر مسلمانوں میں پھیلائے جاتے ہیں۔ مذہب کی آڑ میں یہاں ایک خوفناک نظام قائم ہے جس کے تحت ''حسن بن صباح'' جیسے کارنامے انجام دیئے جاتے ہیں۔ ان حالات اور باشندگانِ قادیان کی فریاد نے احرار کو مظالم قادیان کے انسداد کے لئے مجبور کیا۔ چنانچہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو حضرت امیر شریعت کی زیر صدارت قادیان میں تبلیغ کانفرنس ہوئی کانفرنس میں آپ نے جو ہنگامہ خیز خطبہ ارشاد فرمایا تھا اس کی بنا پر آپ کے خلاف گورداس پور کی عدالت میں ۱۵۳۔ الف کے تحت مقدمہ دائر ہوا۔ کئی ماہ کے بعد عدالت نے آپ کو چھ ماہ قید سخت کی سزا کا حکم سنایا اس کے خلاف سیشن جج مسٹر کھوسلہ کی عدالت میں اپیل کی گئی۔

سیشن جج گورداسپور کا تاریخی فیصلہ:

حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے اس تاریخی مقدمہ میں ان کی اپیل پر مسٹر کھوسلہ سیشن جج گورداس پور نے بزبان انگریزی جو فیصلہ صادر کیا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

مرافعہ گزار سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو تعزیرات کی دفعہ ۱۵۳ کے ماتحت مجرم قرار دیتے ہوئے اس تقریر کی پاداش میں جو انہوں نے ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو تبلیغ کانفرنس قادیان کے موقع پر کی چھ ماہ کی قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا اور مرزائیت:

مرافعہ گزار کے خلاف جو الزام عائد کیا گیا ہے اس پر غور و خوض کرنے سے قبل چند ایسے حقائق اور واقعات کو بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے جن کا تعلق امور زیر بحث سے ہے۔ آج سے تقریباً پچاس سال قبل قادیان کے ایک باشندے مسمی غلام احمد نے دنیا کے سامنے یہ دعویٰ پیش کیا کہ میں مسیح موعود ہوں اس اعلان کے ساتھ ہی اس نے اسقف اعظم کی حیثیت بھی اختیار کر لی اور ایک نئے فرقے کی بنیاد ڈالی جس کے ارکان اگرچہ مسلمان ہونے کے مدعی تھے لیکن ان کے بعض عقائد و اصول عام عقائد اسلامی سے بالکل متبائن تھے۔ اس فرقے میں شامل ہونے والے لوگ قادیانی یا مرزائی یا احمدی کہلاتے ہیں ان کا مابہ الامتیاز یہ ہے کہ یہ لوگ فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد کی نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔

قادیانیت کی تاریخ:

بتدریج یہ تحریک ترقی کرنے لگی۔ اور اس کے مقلدین کی تعداد چند ہزار تک پہنچ گئی مسلمانوں کی طرف سے مخالفت ہونا ضروری تھا۔ چنانچہ مسلمانوں کی اکثریت نے مرزا کے دعاوی بلند و بانگ خصوصاً اس کے دعاوی تفوق دینی پر بہت ناک بھوں چڑھایا اور مرزا نے ان لوگوں پر کفر کا جو الزام لگایا اس کے جواب میں ان لوگوں نے بھی سخت لہجہ اختیار کیا۔ مگر قادیانی حصار میں رہنے والے اس بیرونی تنقید سے کچھ بھی متاثر نہ ہوئے اور اپنے مستقر یعنی قادیان میں مزے سے ڈٹے رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کا تمرّد اور شورہ پشتی:

قادیانی مقابلتاً محفوظ تھے اس حالت نے ان میں متمردانہ غرور پیدا کر دیا۔ انہوں نے اپنے دلائل دوسروں سے منوانے اور اپنی جماعت کو ترقی دینے کیلئے ایسے حربوں کا استعمال شروع کیا جنہیں ناپسندیدہ کہا جائے گا جن لوگوں نے قادیانیوں کی جماعت میں شامل ہونے سے انکار کیا انہیں مقاطعہ قادیاں سے اخراج اور بعض اوقات اس سے بھی مکروہ تر مصائب کی دھمکیاں دے کر دہشت انگیزی کی فضاء پیدا کی بلکہ بسا اوقات انہوں نے ان دھمکیوں کو عملی جامعہ پہنا کر اپنی جماعت کے استحکام کی کوشش کی۔ قادیان میں رضا کاروں کا ایک دستہ (والنٹیر کور) مرتب ہوا۔ اور اس کی تربیت کا مقصد غالباً یہ تھا کہ قادیان میں لمن الملک الیوم کا نعرہ بلند کرنے کیلئے طاقت پیدا کی جائے۔ انہوں نے عدالتی اختیارات بھی اپنے ہاتھ میں لے لئے دیوانی اور فوجداری مقدمات کی سماعت کی۔ دیوانی مقدمات میں ڈگریاں صادر کیں اور ان کی تعمیل کرائی گئی۔ کئی اشخاص کو قادیان سے نکالا گیا۔ یہ قصہ یہیں ختم نہیں ہوتا بلکہ قادیانیوں کے خلاف کھلے طور پر الزام لگایا گیا ہے کہ انہوں نے مکانوں کو تباہ کیا' جلایا اور قتل تک کے مرتکب ہوئے اس خیال سے کہیں ان الزامات کو احرار کے تخیل ہی کا نتیجہ نہ سمجھ لیا جائے۔ میں چند ایسی مثالیں بیان کر دینا چاہتا ہوں جو مقدمہ کی مسل میں درج ہیں۔

کم از کم دو اشخاص کو قادیان سے اخراج کی سزا دی گئی۔ اس لئے کہ ان کے عقائد مرزا کے عقائد کے متفاوت تھے۔ وہ اشخاص رفیق حبیب الرحمٰن (خان کابلی) گواہ صفائی نمبر ۲۸۔ اور مسمی اسمٰعیل ہیں مسل میں ایک چٹھی (ڈی زیڈ ۲۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہے جو موجودہ مرزا کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ اور جس میں یہ حکم درج ہے کہ رفیق حبیب الرحمٰن (خان کابلی گواہ نمبر ۲۸) کو قادیان آنے کی اجازت نہیں مرزا بشیر الدین گواہ صفائی نمبر ۳۷ نے اس چٹھی کو تسلیم کرلیا ہے اسمٰعیل کے اخراج اور داخلے کی ممانعت کو گواہ صفائی نمبر ۲۰ نے تسلیم کرلیا ہے کئی اور گواہوں نے (قادیانیوں) کے تشدد و ظلم کی عجیب و غریب داستانیں بیان کی ہیں بھگت سنگھ گواہ صفائی نے بیان کیا ہے کہ قادیانیوں نے اس پر حملہ کیا ایک شخص مسمی غریب شاہ کو قادیانیوں نے زدو کوب کیا لیکن جب اس نے عدالت میں استغاثہ کرنا چاہا تو کوئی اس کی شہادت دینے کے لئے سامنے نہ آیا قادیانی ججوں کے فیصلہ کردہ مقدمات کی مسلیں پیش کی گئیں ہیں۔ (جو شامل مسل ہذا ہیں) مرزا بشیر الدین محمود نے تسلیم کیا کہ قادیان میں عدالتی اختیارات استعمال ہوتے ہیں۔ عدالت کی ڈگریوں کا اجراء عمل میں آتا ہے اور ایک واقعہ سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ ایک ڈگری کے اجراء میں ایک مکان فروخت کر دیا گیا۔ اشٹام کے کاغذ قادیانیوں نے خود بنا رکھے ہیں۔ جو ان درخواستوں اور عرضیوں پر لگائے جاتے ہیں جو قادیانی عدالتوں میں دائر ہوتی ہیں۔ قادیانیوں میں ایک والنٹیر کور کے موجود ہونے کی شہادت گواہ صفائی نمبر ۴۰ مرزا شریف احمد نے دی ہے۔

محمد حسین کا قتل:

سب سے سنگین معاملہ عبدالکریم (ایڈیٹر مباہلہ) کا ہے جس کی داستان، داستانِ درد ہے۔ یہ شخص مرزا کے مقلدین میں شامل ہوا۔ اور قادیاں میں جاکر مقیم ہوا۔ وہاں اس کے دل میں (مرزائیت کی صداقت کے متعلق) شکوک پیدا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔اور وہ مرزائیت سے تائب ہو گیا۔اس کے بعد اس پر ظلم و ستم شروع ہوا۔ اس نے قادیانی معتقدات پر تنقید کرنے کے لئے ''مباہلہ'' نامی اخبار جاری کیا مرزا البشیر الدین محمود نے ایک تقریر میں جو دستاویز ڈی۔زیڈ (الفضل مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۰ء میں درج ہے) مباہلہ شائع کرنے والوں کی موت کی پیشگوئی کی ہے۔اس تقریر میں ان لوگوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو مذہب کے لئے ارتکاب قتل پر بھی تیار ہو جاتے ہیں اس تقریر کے بعد جلد ہی عبدالکریم پر قاتلانہ حملہ ہوا۔لیکن وہ بچ گیا ایک شخص جو اس کا معاون تھا اور ایک فوجداری مقدمے میں جو عبدالکریم کے خلاف چل رہا تھا۔اس کا ضامن بھی تھا۔اس پر حملہ ہوا اور قتل کر دیا گیا قاتل پر مقدمہ چلا اور اسے پھانسی کی سزا کا حکم ملا۔

محمد حسین کے قاتل کا رتبہ:

پھانسی کے حکم کی تعمیل ہوئی۔اس کے بعد قاتل کی لاش قادیان میں لائی گئی اور اسے نہایت عزت و احترام سے بہشتی مقبرے میں دفن کیا گیا۔مرزائی اخبار ''الفضل'' میں قاتل کی مدح سرائی کی گئی۔فعل قتل کو سراہا گیا اور یہاں تک لکھا گیا ''کہ قاتل مجرم نہ تھا۔پھانسی کی سزا سے پہلے ہی اس کی روح قفس عنصری سے آزاد ہو گئی اور اس طرح وہ پھانسی کی ذلت انگیز سزا سے بچ گیا خدائے عادل نے یہ مناسب سمجھا کہ پھانسی سے پہلے ہی اس کی جان قبض کر لے''۔

مرزا محمود کی دروغ گوئی:

عدالت میں مرزا محمود نے اس کے متعلق بالکل مختلف داستان بیان کی اور کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ "محمد حسین کے قاتل کی عزت افزائی اس لئے کی گئی کہ اس نے اپنے جرم پر تاسف اور ندامت کا اظہار کیا تھا اور اس طرح وہ گناہ سے پاک ہو چکا تھا" لیکن دستاویز ڈی زیڈ ۴ اس کی تردید کرتی ہے۔ جس سے مرزا کی دلی کیفیت کا پتہ چلتا ہے۔ میں یہاں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اس دستاویز کے مضمون سے عدالت عالیہ لاہور کی توہین کا پہلو بھی نکلتا ہے۔

محمد امین کا قتل:

محمد امین ایک مرزائی تھا۔ اور جماعت مرزائیہ کا مبلغ تھا۔ اس کو تبلیغ مذہب کے لئے بخارا بھیجا گیا۔ لیکن کسی وجہ سے بعد میں اسے اس خدمت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اس کی موت کلہاڑی کے ایک وار سے ہوئی۔ جو چودھری فتح محمد گواہ صفائی نمبر ۲۱ نے لگائی۔ عدالت ماتحت نے اس معاملہ پر سرسری نگاہ ڈالی ہے لیکن یہ زیادہ غور و توجہ کا محتاج ہے محمد امین پر مرزا کا عتاب نازل ہو چکا تھا اس لئے مرزائیوں کی نظر میں وہ موقر و مقتدر نہیں رہا تھا۔ اس کی موت کے واقعات خواہ کچھ بھی ہوں اس میں کلام نہیں کہ محمد امین تشدد کا شکار ہوا اور کلہاڑی کے وار سے قتل کیا گیا۔ پولیس میں وقوعہ کی اطلاع پہنچی لیکن کوئی کارروائی عمل میں نہ آئی۔ اس بات پر زور دینا فضول ہے کہ قاتل نے حفاظت خود اختیاری میں محمد امین کو کلہاڑی کی ضرب لگائی اور یہ فیصلہ کرنا اس عدالت کا کام ہے جو مقدمہ قتل کی سماعت کرے۔ چودھری فتح محمد کا عدالت میں یہ اقرار صالح بیان کرنا تعجب انگیز ہے کہ اس نے محمد امین کو قتل کیا مگر پولیس اس معاملے میں کچھ نہ کر سکی۔ جس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ مرزائیوں کی طاقت اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ کوئی گواہ سامنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ کر سچ بولنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ ہمارے سامنے عبدالکریم کے مکان کا واقعہ بھی ہے۔ عبدالکریم کو قادیان سے خارج کرنے کے بعد اس کا مکان نذرِ آتش کر دیا گیا اور قادیان کی سال ٹاؤن کمیٹی سے حکم حاصل کر کے نیم قانونی طور پر اسے گرانے کی کوشش کی گئی۔

یہ افسوسناک واقعات اس بات کی منہ بولتی شہادت ہیں کہ قادیان میں قانون کا احترام بالکل اُٹھ گیا تھا۔ آتش زنی اور قتل تک کے واقعات ہوتے تھے۔ مرزا نے کروڑوں مسلمانوں کو جو اس کے ہم عقیدہ نہ تھے دشنام طرازی کا نشانہ بنایا اس کی تصانیف ایک اسقف اعظم کے اخلاق کا انوکھا مظاہرہ ہے۔ جو صرف نبوت کا مدعی نہ تھا۔ بلکہ خدا کا برگزیدا انسان اور مسیح ثانی ہونے کا مدعی بھی تھا۔

حکومت مفلوج ہو چکی تھی:

معلوم ہوتا ہے۔ کہ (قادیانیت کے مقابلہ میں) حکام غیر معمولی حد تک مفلوج ہو چکے تھے۔ دینی و دنیوی معاملات میں مرزا کے حکم کے خلاف کبھی آواز بلند نہیں ہوئی۔ مقامی افسروں کے پاس کئی مرتبہ شکایت پیش ہوئی لیکن وہ اس کے انسداد سے قاصر رہے۔ مسل پر کچھ اور شکایات بھی ہیں لیکن یہاں ان کے مضمون کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے۔ اس مقدمہ کے سلسلہ میں صرف یہ بیان کر دینا کافی ہے کہ قادیان میں جور و ستم رانی کا دور دورہ ہونے کے متعلق نہایت واضح الزامات عائد کئے گئے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ قطعاً کوئی توجہ نہ ہوئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبلیغ کانفرنس کا مقصد:

ان کاروائیوں کے سد باب کے لئے مسلمانوں میں زندگی کی روح پیدا کرنے کے لئے تبلیغ کانفرنس منعقد کی گئی۔ قادیانیوں نے اس کے انعقاد کو بہ نظر ناپسندیدگی دیکھا اور اسے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے ایک شخص ایشر سنگھ نامی کی زمین حاصل کی گئی تھی۔ قادیانیوں نے اس پر قبضہ کر کے دیوار کھینچ دی اور اس طرح احرار اس قطعہ زمین سے بھی محروم ہو گئے۔ جو قادیان میں انہیں مل سکتا تھا۔ مجبوراً انہوں نے قادیان سے ایک میل کے فاصلے پر اپنا اجلاس منعقد کیا۔ دیوار کا کھینچا جانا اس حقیقت کا مظہر ہے کہ اس وقت فریقین کے تعلقات میں کتنی کشیدگی تھی اور قادیانیوں کی شورہ پشتی کس حد تک پہنچی ہوئی تھی کہ وہ اپنی دست درازی کے قانونی نتائج سے اپنے آپ کو بالکل محفوظ خیال کرتے تھے۔

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا مقناطیسی جذب:

بہر حال کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت کے لئے اپیلانٹ سے کہا گیا۔ وہ بلند پایہ خطیب ہے اور اس کی تقریر میں جذب مقناطیسی موجود ہے۔ اس نے اس اجلاس میں ایک جوش انگیز خطبہ دیا۔ اس کی تقریر کئی گھنٹوں جاری رہی بتایا گیا ہے کہ حاضرین تقریر کے دوران بالکل مسحور تھے۔ اپیلانٹ نے اس تقریر میں اپنے خیالات ذرا وضاحت سے بیان کئے۔ اس کے دل میں مرزا اور اس کے معتقدات کے خلاف جو نفرت کے جذبات موجزن تھے ان پر پردہ ڈالنے کی اس نے کوئی کوشش نہ کی تقریر پر اخبارات میں اعتراض ہوئے معاملہ حکومت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجاب کے سامنے پیش ہوا جس نے عطاء اللہ شاہ بخاری کے خلاف مقدمہ چلانے کی اجازت دے دی۔

اپیلانٹ کے خلاف جو الزام ہے اس کے ضمن میں اس تقریر کے سات اقتباسات درج ہیں۔ جنہیں قابل گرفت ٹھہرایا گیا ہے وہ اقتباسات یہ ہیں۔

(۱) فرعونی تخت الٹا جارہا ہے۔ انشاءاللہ یہ تخت نہیں رہے گا۔

(۲) وہ نبی کا بیٹا ہے۔ میں نبی کا نواسہ ہوں۔ وہ آئے تم سب چپ چاپ بیٹھ جاؤ۔ وہ مجھ سے اردو پنجابی' فارسی میں ہر معاملہ میں بحث کرے۔ یہ جھگڑا آج ہی ختم ہو جائے گا۔ وہ پردے سے باہر آئے نقاب اٹھائے کشتی لڑے۔ مولا علی کے جوہر دیکھے۔ وہ ہر رنگ میں آئے وہ موٹر میں بیٹھ کر آئے میں ننگے پاؤں آؤں۔ وہ ریشم پہن کر آئے۔ میں کھدر شریف' وہ مزعفر' کباب یاقوتیاں اور پلومر کی ٹانک وائن اپنے ابا کی سنت کے مطابق کھا کر آئے۔ اور میں اپنے نانا ﷺ کی سنت کے مطابق جو کی روٹی کھا کر آؤں۔

(۳) یہ ہمارا مقابلہ کیسے کر سکتا ہے۔ یہ برطانیہ کے دم کٹے کتے ہیں۔ وہ خوشامد اور برطانیہ کے بوٹ کی ٹو صاف کرتا ہے۔ میں تکبر سے نہیں کہتا۔ بلکہ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھ کو اکیلا چھوڑ دو۔ پھر بشیر کے اور میرے ہاتھ دیکھو' کیا کروں لفظ تبلیغ نے ہمیں مشکل میں پھنسا دیا ہے۔ یہ اجتماع سیاسی اجتماع نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ او مرزائیو! اگر باگیں ڈھیلی ہوتیں میں کہتا ہوں اب بھی ہوش میں آؤ۔ تمہاری طاقت اتنی بھی نہیں جتنی پیشاب کی جھاگ ہوتی ہے۔

(۴) جو پانچویں جماعت میں فیل ہوتے ہیں۔ وہ نبی بن جاتے ہیں ہندوستان میں ایک مثال موجود ہے۔ کہ جو فیل ہوا وہ نبی بن گیا۔

(۵) مسیح کی بھیڑو۔ تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا۔ جس سے اب سابقہ ہوا ہے یہ مجلس احرار ہے۔ اس نے تم کو ٹکڑے کر دینا ہے۔

(۶) او مرزائیو! اپنی نبوت کا نقشہ دیکھو۔ اگر تم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو نبوت کی شان تو رکھتے۔

(۷) اگر تم نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ تو انگریزوں کے کتے تو نہ بنتے۔

مرافعہ گزار نے عدالت ماتحت میں بیان کیا۔ کہ اس کی تقریر درست طور پر قلم بند نہیں کی گئی۔ جملہ نمبر ۵ کے متعلق اس نے بہ صراحت کہا ہے۔ وہ اس کی زبان سے نہیں نکلا اور اگر چہ اس نے تسلیم کیا کہ باقی جملوں کا مضمون میرا ہے لیکن ساتھ ہی اس نے یہ کہا ہے کہ عبارت غلط ہے عدالت ماتحت نے قرار دیا ہے کہ ایک جملہ کی رپورٹ غلط ہے۔ اور اس کے سلسلہ میں مرافعہ گزار کو مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لہٰذا مرافعہ گزار کی سزایابی کا مدار دوسرے چھ فقروں پر ہے۔ مرافعہ گزار کے وکیل نے تسلیم کیا کہ فقرات ۔۱۔۲۔۳۔۴۔۶۔۷۔ مرافعہ گزار نے کہے۔ میرے سامنے یہ امر فیصلہ طلب ہے کہ کیا یہ چھ جملے جو مرافعہ گزار نے کہے۔ ۱۵۲ الف کے ماتحت قابل گرفت ہیں۔ اور یہ الفاظ کہنے سے مرافعہ گزار کس جرم کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتکب ہوا ہے؟

عدالت کا استدلال:

میں نے اس سے قبل وہ حالات و واقعات بہ تفصیل بیان کر دیئے ہیں۔ جن کے ماتحت تبلیغ کانفرنس منعقد ہوئی۔ مرافعہ گزار نے بہت سی تحریری شہادتوں کی بنا پر یہ دکھانے کی کوشش کی ہے۔ کہ مرزا اور اس کے مقلدین کے ظلم و ستم پر جائز اور واجبی تنقید کرنے کے سوا اس کا کچھ مقصد نہ تھا۔ اس کا بیان ہے۔ کہ اس کی تقریر کا مدعا سوئے ہوئے مسلمانوں کو جگانا اور مرزائیوں کے افعال ذمیمہ کا بھانڈا پھوڑنا تھا۔ اس نے اپنی تقریر میں جا بجا مرزا (محمود) کے ظلم و تشدد پر روشنی ڈالی ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے کہ جو مسلمان مرزا کی نبوت سے انکار کرنے اور اس کے خانہ ساز اقتدار کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے مورد آفات و بلیات ہیں ان کی شکایات رفع کی جائیں میں نے قادیان کے حالات کی روشنی میں مرافعہ گزار کی تقریر پر غور کیا ہے مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ تقریر مسلمانوں کی طرف سے صلح کا پیغام تھی لیکن اس تقریر کے سرسری مطالعہ سے ہر معقول شخص اسی نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اعلان صلح کے بجائے یہ دعوت نبرد آزمائی ہے۔ ممکن ہے کہ مرافعہ گزار نے قانون کی حدود کے اندر رہنے کی کوشش کی ہو۔ لیکن جوش فصاحت و طاقت میں وہ ان متناعی حدود سے آگے نکل گیا ہے۔ اور ایسی باتیں کہہ گیا ہے۔ جو سامعین کے دلوں میں مرزائیوں کے خلاف نفرت کے جذبے کے سوا اور کوئی اثر پیدا نہیں کر سکتیں۔ ... ما کے مارک انٹونی کی طرح مرافعہ گزار نے یہ اعلان تو کر دیا کہ وہ احمدیوں سے طرح آویزش نہیں ڈالنا چاہتا لیکن صلح کا یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام ایسی گالیوں سے پُر ہے۔ جن کا مقصد سامعین کے دلوں میں احمدیوں کے خلاف نفرت پیدا کرنے کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔

اس میں کلام نہیں کہ کہ مرافعہ گذار کی تقریر کے بعض حصے مرزا کے افعال کی جائز اور واجبی تنقید پر مشتمل ہیں۔ غریب شاہ کو زدوکوب کا واقعہ محمد حسین اور محمد امین کے واقعات قتل اور مرزا کے جبر و تشدد کے بعض دوسرے واقعات جن کا حوالہ دیا گیا ہے ایسے ہیں جن پر تنقید کرنے کا ہر سچے مسلمان کو حق ہے۔ نیز اس تقریر کے دوران میں ان توہین آمیز الفاظ کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ جو قادیانی، پیغمبر اسلام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شان میں استعمال کرتے رہتے ہیں اور جو مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔

مرزائی اور مسلمان:

مسلمانوں کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المرسلین ہیں۔ لیکن مرازئیوں کا اعتقاد ہے کہ محمد ﷺ کے بروز میں کئی نبی مبعوث ہو سکتے ہیں اور وہ سب مہبط وحی ہو سکتے ہیں نیز یہ کہ مرزا غلام احمد نبی اور مسیح ثانی تھا۔ اس حد تک مرافعہ گزار کی تقریر قانون کی زد سے باہر ہے لیکن وہ جب دشنام طرازی پر آتا ہے اور مرزائیوں کو ایسے ایسے ناموں سے پکارتا ہے جنہیں سننا بھی کوئی آدمی گوارہ نہیں کر سکتا تو وہ جائز حدود سے تجاوز کر جاتا ہے اور خواہ اس نے یہ باتیں جوش و فصاحت میں کہیں یا دیدہ دانستہ کہیں۔ قانون انہیں نظر انداز نہیں کر سکتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریر کے اثرات:

مرافعہ گزار کو معلوم ہونا چاہیے تھا کہ اس کے سامعین میں اکثریت جاہل دیہاتیوں کی بھی ہے نیز یہ کہ اس قسم کی تقریر ان کے دلوں میں نفرت وعناد کے جذبات پیدا کرے گی واقعات مظہر ہیں کہ تقریر نے سامعین پر ایسا ہی اثر ڈالا اور مقرر کی لسانی سے متاثر ہو کر انہوں نے کئی بار جوش وخروش کا مظاہرہ کیا۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ سامعین نے اس وقت کیوں مرزائیوں کے خلاف کوئی متشددانہ اقدام نہ کیا۔ اگرچہ فریقین کے تعلقات عرصہ سے اچھے نہ تھے مگر اس تقریر نے راکھ میں دبے ہوئے شعلوں کو ہوا دے کے بھڑکایا۔

فرد جرم میں جن سات فقروں کو قابل گرفت قرار دیا گیا ہے ان میں سے تیسرا اور ساتواں سب سے زیادہ قابلِ اعتراض ہیں۔ ان میں اپیلانٹ نے مرزائیوں کو برطانیہ کے دم کٹے کتے کہا ہے۔ میرے نزدیک دوسرے حصے ۱۵۲' الف تعزیرات ہند کے ماتحت قابل گرفت نہیں دوسرے حصے کا تعلق مرزا کی غذا اور خوراک سے ہے۔ اس کے متعلق یہ امر قابل ذکر ہے کہ مرزائے اوّل نے اپنے مریدوں میں سے ایک کے نام چھٹی لکھی تھی جس میں اسکی خوراک کی تمام تفصیلات درج تھیں۔ یہ خطوط کتابی شکل میں چھپ چکے ہیں اور ان کے مجموعہ کا ایک مطبوعہ نسخہ اس مسل میں بھی شامل ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا ایک ٹانک استعمال کرتا تھا جس کا نام پلومر کی شراب تھا۔ ایک موقع پر اس نے اپنے مریدوں میں سے ایک کو لکھا کہ پلومر کی شراب لاہور سے خرید کر مجھے بھیجو پھر دوسرے خطوط میں یاقوتی کا تذکرہ ہے۔ مرزا محمود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے خود اعتراف کیا ہے کہ اس کے باپ نے ایک دفعہ پلومر کی شراب دوا' استعمال کی تھی ۔ چنانچہ میرے نزدیک یہ حصہ بھی قابل اعتراض نہیں ۔ چوتھے حصہ میں مرزا غلام احمد کے امتحان میں ناکام ہونے کا تذکرہ ہے ۔ چھٹے حصے میں مرزا پر لابہ گوئی اور کاسہ لیسی کا الزام لگایا گیا ہے ۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ چاپلوسی اور لابہ گوئی پیغمبر کی شان کے خلاف ہے ۔

عدالت کا تبصرہ :۔

میری رائے میں تیسرے اور ساتویں حصہ کے سوا اور کوئی حصہ تقریر کا قابل گرفت نہیں اس کا یہ مقصد نہیں کہ مرافعہ گزار کی تمام تقریر میں صرف وہ حصے قابل اعتراض ہیں تقریر کے اندر سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں مرافعہ گزار مرزائیوں کے افعال شنیعہ کی دھجیاں بکھیرنا چاہتا تھا ۔ وہاں مسلمانوں کے دلوں میں ان کے خلاف نفرت پیدا کرنا چاہتا تھا ۔ یہ امر کہ سامعین اس کی تقریر سے متاثر ہو کر امن شکنی پر کیوں نہ اتر آئے ۔ اس کے جرم کو ہلکا کرنے کا موجب ہو سکتا ہے ۔

مجھے اس میں کلام نہیں کہ اپیلانٹ مرزائیوں پر تنقید کرنے میں حق بجانب تھا لیکن وہ اس حق کو استعمال کرنے میں جائز حدود سے تجاوز کر گیا اور تقریر کے قانونی نتائج بھگتنے کا سزاوار بن گیا ۔ مرافعہ گزار کے اس فعل کی مدح و ثناء کرنا آسان ہے لیکن ایسے حالات میں جہاں جذبات میں پہلے ہی سے ہیجان واشتعال ہو اس قسم کی تقریر کرنا جلتی پر تیل ڈالنے کے مترادف ہے اور اگرچہ مرافعہ گزار نے صرف ایک اصطلاحی جرم کا ارتکاب کیا ہے لیکن قانون کی ہمہ گیری کا احترام از قبیل لازم ہے ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ:۔

مقدمے کے تمام پہلوؤں پر نظرِ غائر ڈالنے اور سامعین پر مرافعہ گزار کی تقریر کے اثرات کا اندازہ کرنے سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مرافعہ گزار تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۵۳ کے ماتحت جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ اور اس کی سزا قائم رہنی چاہیے مگر سزا کی سختی و نرمی کا اندازہ کرتے وقت ان واقعات کو پیش نظر رکھنا بھی ضروری ہے جو قادیان میں رونما ہوئے نیز یہ بات نظر انداز کیے جانے کے قابل نہیں کہ مرزا نے خود مسلمانوں کو کافر، سؤر اور ان کی عورتوں کو کتیوں کا خطاب دے کر ان کے جذبات کو بھڑکایا۔ میرا خیال یہی ہے کہ اپیلانٹ کا جرم محض اصطلاحی تھا۔ چنانچہ میں اس کی سزا کو کم کر کے اسے تا اختتام عدالت قید محض کی سزا دیتا ہوں۔

دستخط

جی۔ ڈی کھوسلہ

سیشن جج

گورداسپور

٦ جون ۱۹۳۵ء

تحریک مباہلہ یا تحریک جمعہ:۔

اگست ۱۹۳۵ء کے ہنگامہ مسجد شہید گنج کے زمانے میں جب پنجاب کے رجعت پسندوں نے چاروں طرف سے احرار کو گھیر لیا۔ اور مسجد شہید گنج کی آڑ میں مرزا محمود سے سازش کر کے مجلس احرار کو بدنام کرنا شروع کر دیا۔ تو احرار کی توجہ عارضی طور پر قادیاں سے ہٹ گئی مگر مرزا محمود قادیانی نے احرار کو اس بناء پر چیلنج دیا کہ چونکہ شیخ حسام الدین صاحب احرار نے اپنی ایک تقریر میں یہ کہا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مرزائی رسول اللہ ﷺ کی توہین کرتے ہیں اس لئے احرار مجھ سے اس مسئلہ میں قادیان آکر مباہلہ کر لیں۔ احرار نے اس مسئلہ میں مولانا مظہر علی صاحب اظہر ایم۔ ایل۔ اے کو ڈکٹیٹر مقرر کیا۔ چنانچہ مولانا مظہر علی صاحب اظہر اس سلسلہ میں قادیان پہنچے اور ایک عام جلسہ میں مرزا بشیر الدین محمود کی دعوت مباہلہ کو قبول کرتے ہوئے اعلان کیا کہ احرار ۲۳ نومبر ۱۹۳۵ء کو مباہلہ کے لئے قادیان پہنچیں گے۔

مرزا محمود کا فرار:۔

مباہلہ کا مقررہ وقت آیا تو مرزا محمود نے خطبوں اور طویل تحریروں اور پوسٹروں میں معاملہ الجھانے کی کوشش کی اور جب اس طرح کام نہ چلا تو حکومت سے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کروا کر راہِ فرار اختیار کی۔

جمعہ کا اجتماع:۔

احرار نے اس خیال سے کہ قادیانی اپنی روایات کے مطابق کہیں ہم پر فرار کا الزام نہ لگائیں اور اس طرح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش نہ شروع کر دیں۔ یہ ضروری سمجھا کہ جمعہ کی نماز قادیان میں ادا کی جائے۔ اگر قادیانیوں کی طرف سے چیلنج مباہلہ کو دہرایا گیا تو جواب اسی وقت دے دیا جائے گا ورنہ نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد ہم واپس آجائیں گے لیکن قادیانیوں کو یہ بھی گوارا نہ ہوا کہ مسلمان قادیان میں نماز جمعہ کے لئے جمع ہو سکیں۔ اس لئے انہوں نے دفعہ ۱۴۴ کے ذریعہ نماز بند کرا دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناموسِ شریعت کیلئے قربانی:

چونکہ حکومت پنجاب اور امارت قادیاں کو یہ حق حاصل نہیں تھا کہ وہ کسی مقام پر یا کسی مسجد میں نماز ادا کرنے سے کسی کو روکے اس لئے حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے بحیثیت امیر شریعت یہ ضروری سمجھا کہ دفعہ ۱۴۴ کو توڑیں چنانچہ آپ ٦ دسمبر ۱۹۳۵ء کو قادیاں میں جمعہ پڑھنے کے عزم سے روانہ ہوئے۔ پولیس آپ کو گرفتار کر کے گورداس پور لے گئی اور گورداس پور کی عدالت نے چھ ماہ قید کی سزا دی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ امیر شریعت کی یہ گرفتاری نہایت دردانگیز حالات میں عمل میں آئی۔ رفیقہ حیات بیمار تھیں۔ اور چھوٹے بچے گھر میں تھے۔ ایسے حالات میں گھر سے جُدا ہونا قربانی کو چار چاند لگنے کے مُترادف ہے۔ یہ چھ ماہ کی میعاد اسیری آپ نے گورداس پور اور ملتان جیل میں گزاری۔

جماعت کے نظام کی پابندی:۔

ملتان جیل سے رہائی[1] کے بعد مجلس احرار کے پروگرام کی تکمیل کے لئے تمام پنجاب اور یوپی میں طوفانی دورے کئے آپ مجلس کے نظام کے تحت کے ساتھ پابند ہیں۔ مجلس کا پروگرام خلاف مزاج بھی ہو تو بھی اس کی تعمیل نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ عام انتخابات میں مجلس احرار نے ایک ایسے شخص کی حمائت کا فیصلہ کیا کہ اس نے مسئلہ شہید گنج میں حق گوئی کی تھی شخص مذکورہ مجلس احرار کا اشد ترین دشمن تھا جس نے مجلس احرار کی مخالفت کے سلسلہ میں شاہ

[1] (آپ ۱۵ اپریل ۱۹۳۶ء کو سنٹرل جیل لاہور سے رہا ہوئے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی شان میں ایسی گستاخانہ اور گندی تحریریں شائع کی تھیں۔ جن کو کوئی شریف انسان پڑھنا اور سننا گوارا نہیں کر سکتا لیکن جب اس شخص نے مجلس احرار سے درخواست کی کہ میری امداد کیجئے تو مولانا مظہر علی صاحب اظہر نے کہا کہ شاہ صاحب آپ اس کے حلقہ میں تشریف لے جائیں۔ آپ بلا توقف و تامل اس شخص کی حمایت میں تقریر کے لئے گئے۔

آزادی کا پیغام:

آپ آزادی وطن کے پیغامبر ہیں اور ہمیشہ مسلمانوں کو یہ تلقین کرتے ہیں کہ:۔

"مسلمانوں کو اپنی تمام تر توجہ آزادی کے حصول کی طرف مبذول کرنی چاہئے۔ آزادیٔ وطن کے لئے مسلمانوں کی قربانیاں اس قدر شاندار ہونی چاہیں کہ برادران وطن اس معاملہ میں مقابلہ کی جرات نہ کر سکیں اور مسلمان نہایت فخر و ناز سے شہیدان وطن کی لاشیں گن کر دوسروں کو چیلنج دیں کہ آؤ دیکھو ملک و ملت کی آزادی کے لئے اتنے مسلمان نوجوان جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔"

قادیان میں دفتر احرار قائم ہوتا ہے:۔

قادیان میں مجلس احرار کا دفتر ۱۹۳۴ء سے قائم ہے۔ اور مولانا عنایت اللہ صاحب چشتی امیر مجلس احرار قادیان کی نگرانی' مولانا محمد حیات صاحب فاضل'

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ محمد خاں صاحب' مولانا لال حسین صاحب اختر، مولانا عبدالکریم مباہلہ، حافظ عبدالکریم کیمل پوری، مولوی قطب الدین، میاں رحمت اللہ اور دیگر مبلغین تردیدِ قادیانیت کا کام نہایت احسن طریق سے انجام دے رہے ہیں۔ دفتر ایک عظیم الشان عمارت میں قائم کیا گیا ہے۔ جو قادیان کے عین وسط میں ہے جس پر سرخ ہلالی پرچم لہرا رہا ہے۔ اور دامِ غلامی کے اسیروں کو دعوت حریت دیتا ہے۔ قادیان کے مدرسہ، مبلغین اور دفتر کا ماہوار خرچ تین سو روپے سے زائد ہے اور اس تمام خرچ کی کفالت حضرت امیر شریعت کے ذمہ ہے اور آپ کی ہی کوششوں سے قادیان کا کام ابھی تک بند نہیں ہوا بلکہ پہلے سے زیادہ سرگرمی سے کام جاری ہے۔ قادیان کے سلسلہ میں حضرت امیر شریعت کا سب سے زیادہ اہم کام تقریروں کے علاوہ وہ ہے جس کو وقف ختم نبوت کہتے ہیں۔

وقف ختم نبوت:۔

حضرت امیر شریعت کی کوشش سے قادیان کے مشہور پیر حضرت سید شاہ چراغ صاحب نے ۱۴ کنال زمین وقف کر کے ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو حسب ذیل سے رجسٹری کرادی ہے۔ نقل رجسٹری وقف نام مورخہ ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء حسب ذیل ہے

منکہ سید شاہ چراغ ولد سید صابر علی شاہ قوم سید ساکن موضع قادیان مغلاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداس پور کا ہوں۔ بروئے اندراج کاغذات مال اراضی موازی ۱۴ کنال

اراضی - مندرجہ کھاتہ ہائے نمبری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴_۱۵_۱۷_۳۳_۳۹_۴۰_۴۳_۵۱_۶۵_کھتونی ہائے نمبر ۳۵_ ۶ ۴۶_
۵۶_۸۹_۹۵_۱۱۷_۱۴۶_۱۵۷_۱۷۹_۲۱۳_خسرہ ہائے نمبر ۳۲_۳۲/۱_
۲۶_۳۵_۳۲_۲۴_۳۱_۱۲تا۳۴_۲۳_۲۱/۶۰۷،۲۱/۶۰۶،۴،۱/۲۰

قطعات ۱۴ قسم چاہی و مستعار چاہی بھائی والا واقعہ موضع ناتھ پورہ حد بست ۱۷۴ تحصیل بٹالہ کا من مقر بلا شرکت غیرے مالک اور قابض ہے۔ اور اراضی مشروحۃ الصدر ہر قسم کے بار کفالت سے مبرا ہے۔ اور اراضی مذکور مظہر کی خود پیدا کردہ ہے۔ سو اب مظہر اس اراضی موازی ۱۴ کنال مذکورہ بالا کو وقف فی سبیل اللہ قرار دیتا ہے تا کہ اس اراضی پر تحفظ مسئلہ ختم نبوت اور تبلیغ اسلام کے لئے تبلیغی کالج دینی اور دنیوی تعلیم کے مدرسے اور کالج ہسپتال یتیم خانہ اور بیوگان۔ مریضوں، بڈھوں، کمزوروں اور ناتوانوں، ناداروں کے لئے امدادی ادارے قائم کیے جاویں۔

چونکہ اس زمانے میں اسلام کی تیرہ سو سال کی اس تعلیم کے خلاف کہ پیغمبر اسلام سرور کونین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا کئی مفتری اور کذاب پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے تعلیماتِ اسلامی سے روگردانی کرتے ہوئے نبوت اور رسالت کے دعوے کیے ہیں اور قصبہ قادیان بالخصوص اس کذب و افترا کا مرکز بنا ہوا ہے۔ جہاں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا اور جہاں اور لوگ بھی مثل احمد نور کابلی کے مدعی نبوت و رسالت موجود ہیں اور جہاں یہ کہا جاتا ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نہیں ہزاروں نبی آئیں گے اور اس طرح ایک عظیم فتنہ برپا کیا جا رہا ہے جس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر انسداد و تدارک نہ کیا گیا تو دین اسلام کی تباہی و بربادی کا اندیشہ ہے۔ اس لئے مظہر نے اراضی مذکورہ و بالا کو اغراض مذکورہ بالا کے لئے وقف قرار دیا ہے۔ مظہر اور بھی کوشش کرے گا کہ اس اراضی کے ساتھ مزید اراضی اس موضع یا دیگر مواضعات میں وقف کرے اور وقف کی آمدنی کو زیادہ کرنے کی کوشش کرے۔ تاکہ ہندوستان اور بیرون ہند میں مبلغ بھیجے جاسکیں اور ہر جائز و مناسب طریق پر مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ اور تبلیغ اسلام کے لئے تعلیمی تبلیغی اور خیراتی ادارے قائم کئے جاسکیں۔ مثل ان اداروں کے جن کا ذکر اوپر آچکا ہے چونکہ یہ کام بہت اہم ہے۔ اور مظہر تن تنہا اس کام کو سرانجام نہیں دے سکتا۔ اس لئے مظہر اس وقف کا جس کا نام ختم نبوت وقف ہوگا اپنے آپ کو بھی متولی مقرر کرتا ہے۔ متولیان کے اسمائے گرامی اور اپنے ساتھ میر خلیق الرحمٰن خلف الرشید سید عبداللطیف صاحب ساکن محلّہ چوڑی والاں دہلی و میاں قمر الدین صاحب مہتمم دارالعلوم فتحیہ اچھرہ متصل لاہور۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری خلف الرشید سید حافظ ضیاء الدین صاحب ساکن امرتسر۔ صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب سجادہ نشین آلو مہار شریف ضلع سیالکوٹ مولانا سید محمد داؤد صاحب غزنوی خلف الرشید سید عبدالجبار صاحب غزنوی امام و خطیب مسجد چینیاں والی لاہور اور مولوی مظہر علی صاحب اظہر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ ساکن گورداسپور کو متولیان مقرر کرتا ہے۔ جملہ متولیان کا ایک بورڈ ہوگا۔ جو بحیثیت ٹرسٹی کے کاروبار وقف کو سرانجام دیں گے۔ چونکہ وقف کے نظام اور اس کے کاروبار کے متعلق ابھی تمام امور کلیتہً پیش نظر نہیں ہیں۔ اس لئے اس بورڈ کا فرض ہوگا کہ وہ عرصہ سات سال کے اندر اندر وقف کا کام چلانے کے لئے قواعد مرتب کرے اور اس کی رجسٹری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرائے تا کہ وہ ہمیشہ کے لئے محفوظ رہیں۔ اور ان کے متعلق کسی وقت غلط فہمی کا امکان نہ رہے۔ ان قواعد میں سے بورڈ متولیوں کو آیندہ متولیوں کے تقرر کے متعلق قواعد بنانا ضروری ہوگا تا کہ اغراض وقف کے فوت ہونے کا اور مخالفین کے دخول یا غلبہ کا کوئی اندیشہ نہ رہے۔ لیکن قواعد مرتب کرتے وقت اور ان کے نافذ ہونے سے پہلے حسب ذیل امور کا لحاظ رکھا جائے گا۔

(۱) یہ کہ کوئی ایسا شخص بورڈ متولیاں کا رکن نہ بن سکے گا جو مسئلہ ختم نبوت کا اس معنی میں قائل نہ ہو کہ سرکار مدینہ جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا۔ خواہ وہ اپنے آپ کو ظلی یا بروزی یا تشریعی یا غیر تشریعی کہے۔ یا کوئی اور اصطلاحی قسم اختراع وایجاد کرے۔

(۲) کوئی ایسا شخص جو مسئلہ ختم نبوت کا حسب مراد بیان کردہ ضمن نمبر ا قائل نہ ہو۔ وہ کسی متولی کے تقرر میں کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھ سکے گا اور اگر متولیوں کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوا سے رائے دینے کا کوئی حق نہ ہوگا۔

(۳) کوئی شخص جو مسئلہ ختم نبوت کا منکر ہو یعنی اس معنی میں قائل نہ ہو جو ضمن نمبر ا میں بیان کیا گیا ہے۔ یا وہ کسی ایسے شخص کو جس نے کسی رنگ میں یا کسی الفاظ و معانی میں نبوت کا دعویٰ کیا ہو کسی حیثیت سے خواہ وہ نبوت و کرامت کے علاوہ ہو۔ مقتدا یا مصلح تسلیم کرتا ہو۔ وقف کا متولی کارندہ ملازم یا رائے دہندہ نہیں ہو سکے گا۔

(۴) حالاتِ موجودہ میں ہر شک وشبہ کو دور کرنے کے لئے یہ وضاحت کر دی جاتی ہے کہ کوئی مرزائی خواہ وہ قادیانی جماعت سے تعلق رکھتا ہو یا لاہوری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے یا کسی اور جماعت سے جو پیدا ہو جائے۔ جب تک وہ مرزا غلام احمد کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا زبان و دل سے قائل نہ ہو جائے بورڈ متولیان کا رکن' کارندہ' ملازم یا رائے دہندہ نہیں ہو سکے گا۔

(۵) اگر کوئی شخص جو وقف کا متولی کارکن کارندہ ملازم یا رائے دہندہ ہو مسئلہ ختم نبوت کا منکر ہو جائے تو اس کا تعلق وقف سے منقطع سمجھا جائے گا۔

(۶) جو شخص مرزائیت نواز ہو یعنی مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار نہ دیتا ہو یا مسئلہ ختم نبوت کے بارہ میں سست عقیدہ رکھتا ہو اور تحفظ مسئلہ ختم نبوت میں عملی سرگرمی اور دلچسپی کا اظہار نہ کرتا ہو وہ باوجود مسلمان ہونے کے بورڈ متولیان کا کسی وقت بھی رکن نہیں ہو سکے گا اور نہ بحیثیت کارکن کارندہ' ملازم یا رائے دہندہ کے کام کر سکے گا۔

(۷) اگر کسی موجودہ بورڈ متولیاں کے ارکان میں سے کوئی فوت ہو جائے یا کسی سبب سے کام کرنے کے ناقابل ہو جائے یا کام کرنے سے انکار کر دے یا مستعفی ہو جائے تو باقی ارکان کو اختیار ہو گا کہ وہ اس کی جگہ نیا متولی مقرر کر لیں اور ایسے تقرر میں وہ وقف یا بورڈ متولیان کے کسی رکن کے کسی رشتہ دار یا تعلق دار کو مقرر کرنے کے پابند نہیں ہوں گے بلکہ جس شخص کو مناسب سمجھیں گے حسب شرائط وقف نامہ ہذا متولی مقرر کریں گے۔

(۸) بورڈ متولیان کو اختیار ہو گا کہ وہ بورڈ کے ارکان میں مزید ارکان کا اضافہ کر لیں۔

(۹) بورڈ متولیان کا فیصلہ اگر اتفاق رائے سے نہ ہو سکے تو کثرت رائے سے ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا۔

(۱۰) مستقل قواعد مرتب کرنے سے پہلے جن کا نفاذ تاریخ رجسٹری وقف نامہ حسب منشاء مذکورہ بالا سات سال تک ہو جانا ضروری ہے بورڈ کو اختیار ہو گا کہ کاروبار کے لیے عارضی قواعد مرتب کرے لیکن اس کا رجسٹری کرانا ضروری نہیں ہو گا۔

(۱۱) بورڈ متولیان کو اختیار ہو گا کہ وقف کے کاروبار کے لئے مرکز میں جہاں وقف ابتدأء قائم کیا جا رہا ہے اور دیگر مقامات پر جہاں وقف کا کام آئندہ وسعت پکڑے ماتحت بورڈ یا کمیٹیاں قائم کرے جو ضروری امور کو سرانجام دیں اس سلسلہ میں اگر وقف کی غیر منقولہ جائیداد دیگر مقامات پر بھی پیدا ہو جائے تو اس کے انتظام کے لئے حسب ضرورت بورڈ متولیان ماتحت بورڈ کمیٹیاں بھی مقرر کر سکے گا۔

(۱۲) بورڈ متولیان کو اختیار ہو گا کہ وہ اغراض وقف کی تکمیل کے لئے وقف کی غیر منقولہ جائیداد کا تبادلہ کر سکیں بورڈ متولیان کے سیکرٹری مولوی مظہر علی صاحب اظہر ہوں گے وہ بورڈ کا اجلاس اول طلب کریں گے تاکہ صدر کا انتخاب ہو جائے اور مزید کاروائی کی جا سکے۔ بورڈ متولیان کو اختیار ہو گا کہ اغراض مذکورہ بالا کے علاوہ اور کسی مذہبی یا خیراتی غرض کے لیے جس کی شریعت اسلامیہ اجازت دیتی ہو وقف کی جائیداد یا سرمایہ کو استعمال کرے بورڈ کو یہ بھی اختیار ہو گا کہ جو روپیہ اس کی تحویل میں وقف کے سلسلے میں آئے اسے اغراض وقف کی تقویت کے پیش نظر منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خرید میں صرف کرے یا صنعتی تجارتی اور زراعتی اغراض میں کام میں لائے تاکہ جائز منافع حاصل ہو سکے۔ اور ضروریات وقف کے لئے اخراجات حاصل کرنے کا بہتر یا مستقل بندوبست ہو سکے اور غرباء و مساکین کو آوارہ گردی سے بچا کر کام پر لگایا جا سکے۔ بورڈ متولیان کو یہ بھی اختیار ہو گا کہ اغراض و مقاصد وقف کی اشاعت و تکمیل کے لئے اشتہارات اخبارات کتب و رسائل وغیرہ حسب ضرورت شائع کرے یا ان کی اشاعت میں مدد دیں یا ان کو خرید کر حسب ضرورت لوگوں میں تقسیم کرے بورڈ متولیان کو اختیار ہو گا۔ کہ وقتاً فوقتاً اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے مختلف اداروں میں ملازمین کا تقرر کرے یا مبلغین کو مقرر کرے اور ان کی مشرح اجرت یا تنخواہ کا فیصلہ کرے۔ اور اس سلسلہ میں مناسب شرائط طے اور عاید کرے اور ان کی ترقی یا تنزلی کا فیصلہ کرے۔ اراضی وقف شدہ کا قبضہ بورڈ متولیان کے سپرد کر دیا گیا۔ کاغذات مال میں داخل خارج بھی کر دیا جائے گا۔ بورڈ کو حق حاصل ہو گا کہ وہ داخل خارج اور قبضہ کے متعلق خود بھی مناسب کاروائی کرے تاکہ کسی قسم کا سقم یا اندیشہ باقی نہ رہے اور وقف جائز اور شرعی طور پر قائم و دائم ہو جائے اور مظہر یا وارثان مظہر کو کسی وقت کسی اعتراض کا حق نہ رہے۔ مظہر کی طرف سے وقف کو کامل اور مکمل کیا گیا ہے مظہر یا وارثان مظہر کو اسے واپس لینے کا کوئی حق نہیں ہو گا۔ اللہ تعالی مظہر کی نیت اور عمل کو قبول فرمائے۔ خدمت دین کی توفیق دے اور وقف کی اغراض و مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچائے آمین ثم آمین۔ لہٰذا وقف نامہ ہذا بقائمی ہوش و حواس خود بلا جبر و اکراہ تحریر کر دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ سند ہو وے المرقوم ۹ اکتوبر ۱۹۲۷ء متولیان کی جانب سے مولوی مظہر علی صاحب اظہر ایم۔ ایل۔ اے موجود ہیں۔ حلیہ واقف رنگ گندمی عمر تقریباً ۵۶ سالہ داغ نشان چوٹ بر پیشانی بقلم بشیر حسین عرائض نویس بٹالہ مکرر آنکہ اراضی وقف شدہ مندرجہ بالا جمعبندی سال ۳۵، ۱۹۳۴ء ہے اور سطر ۲۹ میں لفظ مرتب بالائے سطر درست تحریر ہے دستخط موجود ہیں۔ تحریر صدر ۴۸۳ (نوٹ) مالیت اراضی مذکورہ چھ ہزار روپیہ ہے۔

گواہ شد...... حاجی محمد شریف ولد میاں بڈھا قوم لوہار ساکن بٹالہ

نشان انگوٹھا

گواہ شد...... سید شاہ چراغ واقف سید شاہ چراغ بقلم خود.......... العبد

مولوی مظہر علی صاحب یکے از متولیان مظہر علی اظہر

مولوی عنایت اللہ صاحب ولد حافظ نور خان قوم اعوان ساکن قادیان مغلاں تحصیل بٹالہ متوطن چکڑالہ ضلع میانوالی عنایت اللہ بقلم خود

"ختم نبوت وقف کی زمین پر شاہ صاحب کی موجودگی میں جامع مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز عنقریب دوسری تعمیرات کا کام بھی نہایت سرگرمی کے ساتھ جاری ہو جائے گا۔

تحریک خاکساریت:۔

تحریک حریت وطن کا بے پناہ سیلاب جو صوبہ سرحد میں خان عبد الغفار خاں کی قیادت میں امنڈا تھا۔ اس وقت سرحد میں آزاد ہندوستان کی قومی فوجوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناکام "علمائے اسلام کو بدنام اور امپیریلزم کے وقار کو قائم کرنے کی غرض سے ایک شخص علامہ عنایت اللہ المعروف بہ مشرقی ساکن امرتسر نے خاکسار تحریک کو جنم دیا اور تعلیماتِ اسلام کو لوگوں کے سامنے نہایت مسخ صورت میں پیش کیا ان علماء اسلام کو جو امپیریل ازم کے دشمن اور تحریک آزادی کے علم بردار تھے بدنام کرنے کے لئے منظم طور پر تمام ہندوستان میں پروپیگنڈا جاری کیا۔ حضرت شاہ صاحب نے بحیثیت امیر شریعت اس تحریک کے خلاف آواز بلند کی۔ اور سینکڑوں تقریریں اس کی تردید میں ارشاد فرمائیں چونکہ تحریکِ خاکسار کا مرکز صوبہ سرحد تھا اس لئے آپ نے ایبٹ آباد، اکوڑہ خٹک، پشاور میں خاص طور پر عظیم الشان جلسوں میں تقریریں کر کے مسلمانوں کو خاکساریت کے خلاف آمادہ کیا۔ حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی اور مولانا غلام غوث نے جو صوبہ سرحد میں تحریک آزادی کے سرگرم کارکن تھے۔ حضرت امیر شریعت کو اپریل ۱۹۳۹ء میں صوبہ سرحد آنے کی دعوت دی چنانچہ ۹ اپریل کو شاہی باغ پشاور میں تبلیغ کانفرنس آپ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں شاہ صاحب نے آزادیِ وطن کی اہمیت اور علامہ مشرقی کی تعلیمات کی تردید میں مسلسل کئی تقریریں کر کے وہاں کے غیور افغانوں میں بیداری پیدا کی اور جنگِ آزادی اور خاکساریت کے مقابلے پر تمام صوبہ میں متعدد "بخاری جیش" قائم ہو گئے۔ اور علامہ مشرقی کو بہت حد تک ناکامی ہوئی۔

شمالی پنجاب کو آزادی کا پیغام:

صوبہ سرحد میں آزادی کا پیغام پہنچانے کے بعد آپ نے شمالی پنجاب کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اضلاع کیمبل پور، میانوالی وغیرہ کی طرف توجہ مبذول فرمائی یہ امپیریلزم کے خاص مرکز تھے۔ جن میں حریت کے جذبات قطعاً مفقود تھے۔

جب ۱۹۳۷ء میں مسلم لیگ کی قرارداد کی بنا پر سر سکندر سے شہید گنج کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا اور قائد احرار مولانا مظہر علی اظہر کی قیادت میں سول نافرمانی کی تحریک جاری ہوئی تو ان اضلاع سے بعض سعید روحوں نے لاہور آ کر اپنی قربانیاں پیش کیں جیل سے رہا ہونے کے بعد انہوں نے اپنے علاقوں میں احرار کا چرچا کیا۔ حضرت امیر شریعت اور دیگر احرار زعماء کو اپنے علاقہ میں آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سب سے پہلے ضلع کیمبل پور میں احرار کانفرنس مولانا مظہر علی صاحب کی صدارت میں بمقام پنڈی گھیپ یکم جون ۱۹۳۹ء میں منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت امیر شریعت نے شرکت فرمائی اس علاقہ کے ایک مشہور مسلم لیگی رہنما مولانا گل شیر خاں جو اس علاقہ میں بے حد اثر و رسوخ کے مالک تھے۔ احرار کے جھنڈے تلے تحریک حریت وطن کے سپاہیوں میں شامل ہو گئے۔[1]

اور مولانا باز گل خاں صاحب نے[2] خاکسار تحریک سے علیحدگی اختیار کر کے زمرہ احرار میں شمولیت اختیار کر لی احرار کی موجودہ تحریک میں بھی نمایاں قربانیاں پیش کر کے اس علاقہ کے مسلمانوں نے حضرت شاہ صاحب سے اپنی قلبی محبت و

---

[1] (مولانا محمد گل شیر شہیدؒ کا تعلق مجلس احرار اسلام سے مارچ ۱۹۳۹ء میں ہی ہو گیا تھا۔ لیکن آپ نے بوجوہ جولائی ۱۹۳۹ء میں باقاعدہ مجلس احرار میں شمولیت کا اظہار کیا۔)

[2] موصوف مولانا محمد گل شیر شہیدؒ کے بھانجے تھے۔ جون ۱۹۹۰ء میں انتقال کر گئے۔ تحریک خاکساریت کے روح رواں تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدت کا ثبوت دیا ہے۔

راولپنڈی میں شاہ صاحب کا دورہ:۔

پنڈی گھیپ کیمبل پور سے واپسی پر صوفی عنایت محمد صاحب پسروری اور دیگر عقیدتمندوں کی دعوت پر آپ نے راولپنڈی (امپیریلزم کے مشہور مرکز) میں اعلائے کلمۃ الحق کرتے ہوئے وہاں کے مسلمانوں کو وطن کی آزادی اور حب الوطنی کا پیغام دیا۔

ضلع میانوالی میں طوفانی دورہ:۔

اگست ۱۹۳۹ء میں رفیق خاں زمان خاں اسیر مسجد شہید گنج آف دتہ خیل ضلع میانوالی اور صوفی اللہ داد صاحب رئیس عیسے خیل اور دیگر مجاہدین تحریک حریت مسجد شہید گنج کی دعوت پر احرار کا ایک وفد (مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی قیادت میں مولانا یب الرحمٰن لدھیانوی، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد گل شیر شہید اور شاعر احرار، عبدالرحیم عاجز پر مشتمل۔) ضلع میانوالی میں حضرت امیر شریعت کی قیادت میں گیا۔ اور اس مظلوم اور پس افتادہ ضلع کا طوفانی دورہ کیا۔ حضرت شاہ صاحب نے اس ضلع کے تمام اہم مراکز میں تقریروں کے ذریعہ آزادی کا پیغام مسلمانوں کو پہنچایا اس ضلع کے بعض مسلمانوں نے (راقم الحروف سے) بیان کیا ہے کہ شاہ صاحب کی زیارت کے لئے اور ارشادات سننے کے لئے دور دراز سے ہزاروں کی تعداد میں مرد و زن پیدل آئے۔ اور آپ سے بے مثال عقیدت کا اظہار کیا آپ کی تقریروں اور حریت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرور پیغامات کا میانوالی کے لوگوں پر یہ اثر ہوا کہ تحریک حریت وطن کے سلسلہ میں احرار کے ۱۱ ستمبر ۱۹۳۹ء کے فیصلہ امرتسر کے تحت روکھڑی اور دتہ خیل کے کئی احرار جیلوں میں محبوس ہیں اس سے قبل اس ضلع کے لوگوں میں قطعاً حکومت کے ساتھ ٹکرانے کی جرأت نہ تھی۔

ایک عجیب واقعہ:۔

ضلع میانوالی میں عیسٰے خیل ایک ایسا قصبہ ہے جو رجعت پسندی اور امپیریلزم کا مشہور گڑھ ہے۔ اور یہ وہی بدنام قصبہ ہے جس میں خدائی خدمت گاروں کے قائد خان عبدالغفار اپنے ساتھیوں سمیت آزادی کا پیغام پہنچانے کے لئے گئے تو آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا مکمل بائیکاٹ کیا گیا ٹھہرنے اور تقریر کرنے کے لئے بھی جگہ نہ دی گئی۔ ایک شخص مسمی جگل کشور نے فخرِ افغان کو اپنے گھر میں جگہ دی اور ان کے قیام و طعام کا انتظام کیا تو اس شخص کو کئی سال کے لئے گاؤں سے نکال دیا گیا۔ لیکن اسی گاؤں میں حضرت امیر شریعت فاتحانہ شان سے داخل ہوئے اور صوفی اللہ داد خاں صاحب[1] اور دوسرے خوانین نے شاندار استقبال کیا اور ایک پبلک جلسہ میں آپ کے پیغامِ آزادی کو نہایت اطمینان اور سکون سے سُنا۔ آپ کی بصیرت افروز تقریروں کا یہ معجزانہ اثر ہوا کہ آج ضلع میانوالی میں عیسٰے خیل احرار کا ایک نہایت قوی مرکز بن گیا ہے۔ اور صرف اسی ایک قصبہ میں سینکڑوں منظّم احرار سرخ پوش رضا کار باوردی کلہاڑی بدوش موجود ہیں۔

[1] (رئیس صوفی صاحب مرحوم ضلع میانوالی کے معروف رہنما تھے پاکستان بن جانے کے بعد آپ کا شمار نیشنل عوامی پارٹی کے مرکزی رہنماؤں میں ہوتا رہا۔ آپ ۱۶......اپریل ۱۹۶۵ء کو راہی ملک عدم ہوئے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر شریعت کی گرفتاری:۔

چونکہ ضلع میانوالی اور کیمبل پور امپیریلزم کے خاص فوجی مراکز ہیں۔ اور ان دو ضلعوں میں شاہ صاحب کے طوفانی دوروں نے امپیریلزم کے مقاصد پر کاری ضرب لگا دی تھی[1] اس سے حکومت کو بے حد تشویش لاحق ہوئی اور آخر کار۔ ۸ ستمبر کو ضلع مظفر گڑھ میں دورہ کرتے ہوئے ایک غیر معروف اسٹیشن پر ڈسٹرکٹ سیشن جج راولپنڈی کے وارنٹوں کی بنا پر زیر دفعات ۱۲۱۔ ۱۱۷۔ ۳۰۲۔ ۱۵۳/ ۱۲۴ الف گرفتار کر کے راولپنڈی جیل میں محبوس کر دیا گیا آپ کی گرفتاری پر راولپنڈی کی جامع مسجد میں مسلمانوں نے ایک جلسہ کیا جس میں پرزور احتجاج کیا گیا۔ اس احتجاج کے سلسلہ میں صوفی عنایت محمد صاحب پسروری کو بھی گرفتار کر کے ۶ سال کے لئے اسیر فرنگ کر دیا گیا۔

اے۔ ڈی۔ ایم راولپنڈی کی عدالت میں شاہ صاحب کا مقدمہ ۲۴ روز تک رہا اور کئی مرتبہ کی سماعت ہوئی آخر ۱۲۱' اور ۱۵۳/ ۱۲۴ کے ماتحت شاہ صاحب کو ۱۳

---

[1] ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء کو جنگ عظیم دوم کا آغاز ہوا تو حکومت برطانیہ نے ہندوستان کی تمام جماعتوں سے تعاون کی اپیل کی۔ مجلس احرار اسلام نے اس جنگ کو سامراجی جنگ قرار دیا اور ۱۱ ستمبر ۱۹۳۹ء کو امرتسر میں آل انڈیا مجلس احرار ہند ورکنگ کمیٹی نے جنگ میں برطانوی حکومت سے تعاون نہ کرنے کا فیصلہ کیا اور تحریک فوجی بھرتی بائیکاٹ کا آغاز کر دیا۔ مجلس احرار نے یہ جرأت مندانہ اقدام اس نازک دور میں کیا جب مسلم لیگ کانگریس جمعیت علماء ہند اور خاکسار تحریک ایسی جماعتیں حالات کی سنگینی کا اندازہ کر کے خاموش ہو کر رہ گئیں تھیں۔

تحریک فوجی بھرتی بائیکات چلانے کی پاداش میں احرار کے تمام مرکزی قائدین اور ہزاروں سرجوش رضا کار قید و بند کی جانگداز صعوبتوں سے دوچار ہوئے اور تاریخ آزادی برصغیر میں اپنے روشن کردار کو ہمیشہ کے لیے امر کر گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکتوبر ۱۹۳۹ء سیشن سپرد کر دیا گیا اور ابھی آپ کا مقدمہ سیشن جج کی عدالت میں سماعت کے لئے پیش نہ ہوا تھا کہ آپ پر ۲۸ جون ۱۹۳۹ء کی لالہ موسیٰ کی تقریر کی بنا پر گجرات میں حکومت پنجاب نے ۱۱۷/۳۰۲، ۱۵۳/۱۲۴ کے تحت وارنٹ جاری کر کے مقدمہ دائر کیا۔

گجرات کا تاریخی مقدمہ:۔

گجرات میں شاہ صاحب کے مقدمہ کی پہلی مرتبہ سماعت ۱۸ دسمبر ۱۹۳۹ء کو سب جیل گجرات میں لالہ لکھمی داس کے روبرو ہوئی۔ اور آخری سماعت ۱۱ جنوری ۱۹۴۰ء کو ہوئی جب لدھارام پولیس رپورٹر گجرات چیف گواہ استغاثہ نے وہ تاریخی اور ہیجان خیز بیان دیا۔ جس کی بنا پر گورنمنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے ۱۲ فروری کو ہائی کورٹ میں درخواست دی کہ مقدمہ ہائی کورٹ میں منتقل کیا جائے کیونکہ لدھارام گواہ استغاثہ نے سکندر حیات وزیر اعظم پنجاب کو جو لا اینڈ آرڈر کے انچارج ہیں اس مقدمہ میں پھنسانے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے کسی ماتحت عدالت پر اس مقدمہ کا فیصلہ نہیں چھوڑ دینا چاہیے۔ مسٹر سکیمپ نے درخواست کی سماعت کے بعد مقدمہ ہائی کورٹ میں منتقل کر دیا۔ ہائی کورٹ میں ۱۱، ۱۲ مارچ کو مسٹر رام لال اور چیف جسٹس مسٹر ینگ کی عدالت میں دو دن تک زیر سماعت رہنے کے بعد یکم اپریل ۱۹۴۰ء پر لدھا رام گواہ استغاثہ کی شہادت کے لئے ملتوی ہوا۔

یکم اپریل ۱۹۴۰ء کو دوبارہ حضرت امیر شریعت کے مقدمہ کی سماعت ہائی کورٹ میں ہوئی۔ اور اس دن چیف گواہ استغاثہ مسٹر لدھارام پولیس رپورٹر بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود بخود عدالت میں نہایت پراسرار طریق سے حاضر ہوا یکم اپریل سے لیکر ۱۳ اپریل تک لدھارام کی شہادت ہائی کورٹ میں جاری رہی اور بالآخر ۱۵ اپریل کو مقدمہ ختم کر دیا گیا۔

استغاثہ کا بیان:۔

اس مقدمہ میں استغاثہ کا بیان یہ تھا۔ کہ ۲۸ جون کو شاہ صاحب نے بمقام لالہ موسیٰ ضلع گجرات میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ۔

اسلامی حکومت اب نہیں رہی ہے اور مسلمانوں کو پھر عنانِ حکومت اپنے قبضہ میں لینی چاہئے اور مسلمان عورتوں کے نکاح کے فیصلے شیطان انگریز کرتے ہیں اور اسلامی قانون کو پیش نظر نہیں رکھا جاتا اور بعض غیر دیانتدار مورخین نے انگریزوں کے زیراثر تاریخی واقعات کو غلط پیرائے میں بیان کیا۔ مثال کے طور پر عالمگیر اورنگ زیب پر ہندوؤں کے جسم سے ۱۲ من جنیو روزانہ اتروانے کا واقعہ بیان کیا اور حاضرین کی حوصلہ افزائی پر شاہ صاحب نے کہا میں حکومت کا تختہ الٹ دونگا اور ان کو اتنے زور سے بحر میں دھکیل دوں گا کہ وہ پھر واپس نہ آ سکیں گے اور انگریزوں کے خون سے سمندر کے پانی کو سرخ کر دونگا اور زمین کو ان کے خون سے اس طرح سرخ کر دوں گا جس طرح یزید نے حضرت امام حسینؓ کی فوجوں کو قتل کر دیا تھا اور کہ علامہ مشرقی گورنمنٹ کا دلال ہے اس لئے حاضرین کو ان کی پیروی نہیں کرنی چاہئے اور مرزا غلام احمد ایک کافر ہے جس نے برٹش گورنمنٹ کی پانچ صد گھوڑ سواروں سے مدد کی۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر شریعت کا بیان:۔

چیف جسٹس کے سوالات کے جواب میں حضرت امیر شریعت نے ۵ اپریل کو استغاثہ کی تردید میں بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ:

"میں نے ۲۸ جون ۱۹۳۹ء کو لالہ موسیٰ میں تقریر کی اور اس میں کہا کہ ہندوستان کی سلطنت مسلمانوں کے ہاتھ سے گئی۔ اب مسلمانوں کو آزادیٔ وطن میں حصہ لینا چاہیے اور میں نے کہا تھا کہ وطن کے آزاد ہونے پر مسلمانوں کے مذہبی مقدمات شریعت کے مطابق فیصل ہوں گے۔ چونکہ جلسہ کانگریس کا تھا اور میں کانگریس پلیٹ فارم سے بول رہا تھا ہندو مسلم اتحاد کے ضمن میں میں نے کہا کہ بعض مورخین نے متعصبانہ رنگ میں یہ غلط بات مشہور کی ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر روزانہ ۱۲ من جنیو جلایا کرتا تھا۔ اگر وہ ایسا کرتا تو دہلی کے قرب جوار میں ایک ہندو بھی نظر نہ آتا حالانکہ اس وقت بھی وہاں ہندوؤں کی اکثریت تھی اور اب بھی ہے۔ چیف جسٹس؟ کیا آپ نے کہا تھا کہ اگر آپ لوگ میرے ساتھ ہو جائیں تو حکومت کا تختہ اُلٹ دوں اور شیطان انگریزوں کو ایسا دھکا دے کر باہر نکال دوں کہ واپس نہ آ سکیں؟ شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے اس قسم کے الفاظ نہیں استعمال کیے۔ ایک اور سوال کے جواب میں شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے اپنی تقریر میں یہ کہا تھا کہ انگریزوں کو اس طرح قتل کر دو جس طرح یزید نے حسین کی فوجوں کو قتل کیا تھا۔ میں تیس سال سے عدم تشدد کی تبلیغ کر رہا ہوں ہنگو سے ڈھاکہ تک اور شملہ سے بمبئی تک کروڑوں آدمیوں میں عدم تشدد کی تبلیغ کی اور لاکھوں کو اپنا رفیق بنایا اس قسم کے الفاظ میں نے کبھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال نہیں کئے۔ جہاں تک امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یزید کا تعلق ہے آپ کے سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ میں نے آپنے آپ کو یزید کہا اور انگریزوں کو حسینؓ۔ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ میں علامہ مشرقی کی تحریک کی مخالفت کرتا رہا ہوں ممکن ہے میں نے علامہ مشرقی کو ایجنٹ کہا ہو لیکن دلے کا لفظ تو میں اپنی زبان سے کہنا بھی نہیں چاہتا۔

مسٹر سلیم ایڈووکیٹ جنرل کے سوال کے جواب میں شاہ صاحب نے بیان کیا کہ میں نے ہزاروں مرتبہ مرزا غلام احمد کو کافر کہا کہتا ہوں اور کہتا رہوں گا۔ یہ میرا مذہب ہے۔ مرزا غلام احمد کی اپنی کتابوں میں درج ہے کہ انہوں نے گورنمنٹ کو اپنی وفاداری کا یقین ان الفاظ میں دلایا تھا کہ ان کے دادا نے ۱۸۵۷ء میں پانچ سو سواروں سے گورنمنٹ کی مدد کی اس کے سوا میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

فیصلہ اور شاہ صاحب کی براءت:

ہائی کورٹ نے گواہانِ استغاثہ کے بیانات اور شاہ صاحب کے بیان کے بعد ایک طویل فیصلہ لکھا جس میں تحریر کیا کہ استغاثہ کے حق میں کوئی ایسی باعتبار شہادت نہیں جس سے ۲۸ جون والی شاہ صاحب کی تقریر کی تصدیق ہوسکے اس لئے ہم شاہ صاحب کو بری کرتے ہیں:۔

لدھا رام جو اس مقدمہ کا خاص گواہ تھا اس کے متعلق عدالت نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ چونکہ لدھا رام نے عدالت میں جھوٹی شہادت دی ہے۔ اس لئے اس کے خلاف ہم مقدمہ چلائے جانے کی اجازت دیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ راولپنڈی فیصلہ:۔

شاہ صاحب کے خلاف ۳ جون ۱۹۳۹ء کی ایک تقریر کی بنا پر جو آپ نے نواں محلہ راولپنڈی میں کی تھی۔ ایک مقدمہ زیر دفعات ۱۲۱:۱۲۴/۱۵۳ الف تعزیرات ہند دائر تھا۔ اس کا فیصلہ مسٹر ڈی فالشا سیشن جج لاہور نے ۷ جون ۱۹۴۰ء کو سنا دیا۔ اور چاروں اسیروں کی رائے کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے شاہ صاحب کو بے گناہ قرار دے کر بری کر دیا اور شاہ صاحب کی براءت کی خبر اسی روز شام کو آل انڈیا ریڈیو سے نشر کی گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عادات وخصائل

شکل وشباہت:۔

گندمی رنگ، آفتابی چہرہ' میانہ قد' دوہرا بدن' داڑھی اور مونچھوں کے بال گھنے' سر کے بال گھنگریالے پٹے رکھتے ہیں۔ آنکھیں بڑی بڑی شربتی رنگ کی' چہرہ سے وقار و تمکنت نمودار۔

پوشاک:۔

ہاتھ کے کتے ہوئے سوت کے بنے ہوئے کھدر کے کپڑے پہنتے ہیں (جوگیا رنگ کو زیادہ پسند کرتے ہیں) بدیشی اور مشین کے بنے ہوئے کپڑوں سے آپ کو نفرت ہے۔ نہ صرف خود ہی کھدر کے لباس میں ملبوس رہتے ہیں اور لوگوں کو بھی کھدر کے کپڑوں کے استعمال کی تلقین فرماتے ہیں۔

بخاری کیپ:۔

ایک زمانہ میں قراقلی ٹوپی پہنتے تھے۔ لیکن آج کل اپنی ایجاد کی ہوئی ٹوپی پہنتے ہیں۔ جو تولیہ کو رنگ کر بنائی جاتی ہے۔

(پنجاب میں یہ ٹوپی آپ کے اور راقم الحروف کے سوا کوئی استعمال نہیں کرتا) دلی والوں کو آپ سے خاص عقیدت ہے۔ اس لئے وہاں کے تمام سرخ پوش رضا کار احرار کارکن یہی ٹوپی پہنتے ہیں۔ یہ ٹوپی بخاری کیپ کے نام سے مشہور ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈنڈے والا پیر:۔

پہلے آپ ہاتھ میں ڈنڈا رکھتے تھے۔اس وجہ سے پنجاب کے بعض اضلاع کے دیہات میں ''ڈنڈے والے پیر'' کے نام سے مشہور ہیں اس کے بعد کلہاڑی رکھنے لگے۔لیکن جب ۱۹۳۵ء میں مجلس احرار کی کوششوں سے تلوار کی عام اجازت ہو گئی۔تو آپ نے کلہاڑی راقم الحروف کے حوالے کر دی۔اور تلوار لے لی۔

خوراک:۔

خوراک نہایت سادہ ہوتی ہے۔سفر و بحالت قیام دفتر احرار آپکو اکثر دو پیسے کی تنور کی روٹی کو دو پیسے کے شوربہ کے ساتھ کھاتے دیکھا ہے۔گھر میں بھی خوراک ہمیشہ سادہ ہوتی ہے۔چائے رغبت سے پیتے ہیں سٹرونگ چائے زیادہ پسند فرماتے ہیں۔

ہندوستان کے اس بے مثل خطیب سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے ہاتھ پر لاہور میں اوّل حضرت مولانا سید انور شاہ کاشمیری رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے بعد پانچ سو علماء کرام نے بیعت کی۔اور ۴۸ سال کی عمر میں کئی بار زندان فرنگ کے مصائب بخندہ پیشانی برداشت کر چکے ہیں جیل سے باہر بھی جیل کے سے کپڑے زیب تن فرماتے ہیں۔ابتدا میں اپنی رفیقہ حیات کے ساتھ چکی پیستے رہے تاکہ جیل میں موٹا آٹا پیسنے کی وجہ سے خفت نہ ہو۔آپ نے ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں آزادی کا پیغام لاکھوں نہیں کروڑوں انسانوں تک پہنچایا ہے اور ان میں اسلام کی سربلندی اور حریت وطن کے لئے فداکاری کا جذبہ پیدا کیا ہے۔ہر دلعزیزی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کیفیت ہے کہ دنیا کا سخت سے سخت مخالف پروپگنڈا بھی آپ کے عزت ووقار کو صدمہ نہیں پہنچا سکتا ۱۹۱۵ء سے ۲۳ برس کی عمر میں آپ خدمت خلق اور ملک و ملت کے پاکیزہ جذبہ کو لے کر میدان عمل میں آئے اور جس طرح آج آپ چھ چھ گھنٹے تک طویل تقریر فرمایا کرتے ہیں۔ ابتدا میں بھی آپ اتنی ہی طویل تقریریں کرتے تھے۔ ۲۵ سال سے متواتر مذہبی اور سیاسی جلسوں میں تقریریں کر رہے ہیں لیکن آپ کی تقریروں اور سرگرمیوں کا کوئی مجموعہ موجود نہیں ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ جرائد پر جن لوگوں کا اقتدار قائم ہے وہ خود اپنی لیڈری اور قیادت کے پروپگنڈا میں مصروف ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ شاہ صاحب کبھی اس بات کی طرف متوجہ نہیں ہوئے کہ ان کی سرگرمیوں کا حال جرائد میں شامل ہو۔

سامان سفر:۔

سفر اور حضر دونوں حالتوں میں ایک سوٹ کیس اپنے پاس رکھتے ہیں۔ جس میں پہننے کے لئے کپڑوں کے علاوہ ریلوے ٹائم ٹیبل اور ادویہ، احباب کے خطوط، لفافے اور پوسٹ کارڈ بھی ہوتے ہیں۔ فرصت کے وقت احباب کے خطوط کا جواب لکھتے ہیں۔ سوٹ کیس کے علاوہ پانی کی ایک کیتلی اور گلاس ساتھ رکھتے ہیں۔ ایک بڑا بستر بھی ہمراہ رکھتے ہیں۔ بڑے بستر رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کا حلقہ عقیدت بہت وسیع ہے۔ اکثر سفر میں دور دراز کے لوگ ہمراہ ہوتے ہیں اگر ان لوگوں میں سے کسی کو بستر کی ضرورت پیش آ جائے تو اپنے بستر میں سے دوتہی یا دری وغیرہ نکال کر دے دیتے ہیں۔

آپ کو خوشامد اور تملق سے طبعی طور پر سخت نفرت ہے۔ آپ نے ملک وملت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بے غرض خدمات انجام دی ہیں اور اس راہ میں سینکڑوں مصیبتیں جھیلی ہیں آپ کی تمام سرگرمیاں اسلام کی سربلندی اور اللہ کی خوشنودی کے لیے وقف ہیں۔ اور اس کا معاوضہ وہ یہی سمجھتے ہیں کہ خدا راضی اور حق کو باطل پر غلبہ حاصل ہو۔ رات بھر میں شاید آپ کو ایک گھنٹہ ہی آرام کے لئے ملتا ہوگا اور دن تو سارا ہی سفر میں گذر جاتا ہے اس قدر مصروفیات کے باوجود آپ کے چہرے پر اضمحلال کے آثار کبھی نظر نہیں آئے اور ہمیشہ ہشاش بشاش نظر آتے ہیں۔ از راہ تفنن نجی صحبتوں میں مسائل حاضرہ پر مزاحیہ انداز میں گفتگو فرماتے ہیں۔ کسی شخص کو ملول اور افسردہ دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں:۔

خوش باش دمے کہ زندگانی ایں است

"میاں غم کیوں کرتے ہو۔ خوش رہا کرو۔ غم کرنے سے کیا حاصل"۔ ایک مرتبہ آپ دفتر احرار جالندھر میں بذلہ سنجی فرما رہے تھے۔ اس ذرۂ حقیر پر نگاہ پڑی تو فرمایا کہ "خان کیوں غمگین صورت بنائے بیٹھے ہو" میں نے حالات بیان کئے۔ آپ نے ہنس کر فرمایا کہ "پٹھان ہو کر غم کرتے ہو۔ مردوں کا کام مصائب و شدائد میں ہراساں ہونا اور گھبرانا نہیں ہے۔ سنو! شاد عظیم آبادی کیا کہتے ہیں۔

کانٹوں میں ہے گھرا ہوا چاروں طرف سے پھول

پھر بھی کھلا ہی پڑتا ہے کیا خوش مزاج ہے

چودھری افضل حق:۔

مجلس مرکزیہ احرار میں آکر چودھری افضل حق صاحب سے یوں خطاب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں:۔

''مہاتما جی؟ کیہ حال اے۔ہن تساں ساڈے لئی کیہ پروگرام بنایا اے!

ترجمہ''مہاتما جی! کیا حال ہے اب آپ نے ہمارے لئے کیا لائحہ عمل تجویز کیا ہے''

چودھری صاحب کو آپ مہاتما جی اس لئے کہتے ہیں کہ جس طرح کانگریس میں مہاتما گاندھی جی کا کوئی عہدہ نہیں لیکن اس کے باوجود کانگریس کا پروگرام انہی کی رائے سے متعین ہوتا ہے۔اسی طرح مجلس احرار میں چودھری افضل حق صاحب کی بھی بظاہر کوئی حیثیت نہیں لیکن وہی درجہ ہے جو کانگریس میں مہاتما گاندھی جی کا ہے۔

مولانا حبیب الرحمٰن:۔

نجی مجلسوں میں کبھی کبھی تقریروں کے دوران میں آپ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی سابق صدر مجلس احرار ہند کے متعلق مزاحیہ انداز میں یوں کہتے ہیں۔

''بھائیو! میں تم لوگوں سے کیا کہوں۔ میں تو بُلھے شاہ ہوں مولانا حبیب الرحمٰن صاحب یہاں موجود ہیں۔وہ آپ لوگوں کو اچھی طرح سمجھائیں گے۔[1]

[1] (مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قوم کے آرائیں ہیں اور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری سید، سائیں عنایت آرائیں لاہوری اور بُلھے شاہ کی محبت کا واقعہ مشہور ہے کہ آپ شاہ جی سید بلھے شاہ ہیں اور مولانا حبیب الرحمٰن صاحب سائیں عنایت آرائیں ہیں۔)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا مظہر علی اظہر:۔

قائد احرار مولانا مظہر علی صاحب اظہر کو آپ بھائی صاحب کہہ کر یاد فرمایا کرتے ہیں۔ میں نے عام گفتگو میں شاہ صاحب کو نہیں دیکھا کہ مولانا مظہر علی صاحب اظہر کو بھائی صاحب کہہ کر یاد کیا ہو۔ ایک بار جیل میں ملاقات کے لئے گیا تو آپ نے دریافت کیا کہ میرے بھائی صاحب کا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا کہ کون بھائی صاحب؟ فرمایا کہ قائد احرار مولانا مظہر علی اظہر میں مولوی صاحب کو بھائی کہتا ہوں۔

میاں قمر الدین:۔

میاں قمر الدین صاحب رئیس اچھرہ جو مجلس احرار کے تبلیغی کاموں میں بے حد دلچسپی لیتے ہیں اور جن کی نگرانی میں قادیان میں ''وقف ختم نبوت'' کی زمینوں پر تعمیرات کا کام جاری ہے۔ شاہ صاحب کے غائت درجہ عقیدتمند ہیں چنانچہ شاہ صاحب راولپنڈی والے مقدمہ کے سلسلہ میں جب ۱۰ مئی کو لاہور سنٹر جیل سے رہا ہو کر آئے۔ تو آپ کو شدت کی پیاس لگی ہوئی تھی اور دفتر احرار کے دروازہ پر حاجی نور محمد صاحب سے فرمایا کہ ''میاں حاجی کوئی اچھا سا شربت پلائیے۔ مگر یہ یاد رکھئے کہ پیسے نہیں ملیں گے کیونکہ آج میں ایسا غریب ہوں کہ مجھ سا غریب دنیا بھر میں کوئی نہ ہوگا شاہ صاحب حاجی نور محمد صاحب سے یہ گفتگو فرما رہے تھے کہ پیچھے سے میاں قمر الدین نے کہا کہ شاہ صاحب پیسوں کی پرواہ نہ کیجئے۔ میں آپ کے ہمراہ ہوں۔ اس پر شاہ صاحب نے فرمایا کہ ''میاں صاحب! معاف فرمائیے۔ مجھے معلوم نہ تھا'' کہ میرا چلتا پھرتا بنک میرے ہمراہ ہے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاری محمد سعید عظیم آبادی:۔

یوں تو شاہ صاحب مجلس احرار اور آزادی وطن کے ہر سپاہی کو محبت و شفقت کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔لیکن دو آدمیوں سے آپ کو خاص لگاؤ ہے۔ان میں سے ایک تو قاری محمد سعید صاحب عظیم آبادی ہیں۔قاری موصوف شاہ صاحب کے بچپن کے ساتھی ہیں اور پٹنہ میں آپ کے ساتھ پڑھتے رہے ہیں اور شاہ صاحب کی محبت کی وجہ سے اچھرہ لاہور میں مقیم ہیں بخاری صاحب آپ کو ایسی طرز و انداز میں خطوط لکھتے ہیں۔جن سے قاری صاحب کے علاوہ اور کوئی شخص لطف اندوز نہیں ہو سکتا۔

حکیم غوث محمد صاحب جام پوری:۔

دوسرے حکیم غوث محمد صاحب ساکن جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں ہیں جو آج کل منٹگمری جیل میں ڈیفینس آرڈیننس کے تحت اسیر ہیں۔حکیم صاحب کی طبعیت میں غصہ زیادہ ہے۔کسی کے ساتھ نباہ مشکل سے ہوتا ہے۔دفتر مجلسِ مرکزیہ میں آپ کام کرتے تھے۔لیکن چودہری افضل حق صاحب اور راقم الحروف سے ناراض ہو کر قادیان چلے گئے۔وہاں کچھ عرصہ رہے پھر مولانا عنایت اللہ صاحب چشتی سے ناراض ہو کر امرت سر شاہ صاحب کے پاس تشریف لے آئے۔شاہ صاحب کے پاس کچھ عرصہ رہے پھر کسی مخالف سے لڑکر اپنے وطن چلے گئے۔چند روز بعد وطن سے امرت سر کے شعبہ تبلیغ میں کام کرنے کے لئے آ گئے لیکن یہاں مولانا عبدالکریم صاحب مباہلہ جنرل سیکرٹری شعبہ تبلیغ مجلس احرار ہند سے ناراض ہو گئے تو تقریر کر کے سیدھے جیل چلے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ صاحب کی شگفتہ اور پر مذاق طبیعت کے پیش نظر اکثر لوگوں کو حیرت ہوتی تھی۔ کہ حکیم صاحب اور شاہ صاحب میں کس طرح نبھتی ہے اور جب شاہ صاحب سے بعض لوگوں نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ:۔

"غوث کو مجھ سے محبت ہے۔ اس کی محبت میں اس کی ناگوار باتیں مجھے گوارا ہیں۔ محبت ایک ایسی چیز ہے جس کو کسی حال میں ٹھکرایا نہیں جا سکتا"

صاف گوئی:۔

مجلس احرار سے آپ کو بے حد محبت ہے اور اس کے پروگرام کی اشاعت کرنا بہت بڑا اہم فرض خیال کرتے ہیں۔ اپنے ذاتی دشمنوں کو آپ معاف کر دیتے ہیں۔ لیکن مجلس کے دشمنوں کو آپ ہمیشہ نگاہوں میں رکھتے ہیں اور کبھی نہیں بھولتے لیکن اس کے ساتھ ہی جب کسی کے متعلق معلوم ہو جائے کہ اس نے مجلس کی دشمنی سے سچی توبہ کر لی ہے تو اس کے ساتھ احترام کے ساتھ بھی پیش آتے ہیں۔

شورش کاشمیری:۔

رفیق عبدالکریم شورش کاشمیری تحریک مسجد شہید گنج کے دوران مخالفین احرار میں شامل تھے۔ انہوں نے مجلس احرار اور اس کے زعما کے خلاف بہت ناشائستہ باتیں کہی تھیں لیکن جب ۱۹۴۲ء کے آخر میں مولانا مظہر علی اظہر صاحب نے پنجاب کی مسلم لیگی وزارت سے مسجد شہید گنج کا مطالبہ کیا اور احرار کی طرف سے سول نافرمانی کا آغاز ہوا تو شورش صاحب بھی احرار کے راستہ قید ہوئے۔ جیل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے باہر آئے تو "رجعت پسندوں" سے کٹ کر احرار میں شامل ہو گئے۔

مارچ ۱۹۳۹ء میں بیرون دہلی دروازہ احرار پارک لاہور میں ایک روزہ احرار پولیٹیکل کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں جناب شورش نے احرار کی تائید میں پر جوش تقریر کی اور مخالفین احرار کو خوب آڑے ہاتھوں لیا۔ تقریر کے بعد شورش، شاہ صاحب کی خدمت میں از راہ عقیدت سلام کے لئے حاضر ہوئے تو شاہ صاحب نے منہ پھیر لیا اور اپنی تقریر میں شورش کی خوب خبر لی۔ اس کے بعد جناب شورش صاحب کئی دنوں تک دفتر احرار میں نہ آئے۔ کسی نے شاہ صاحب سے عرض کیا۔ شورش مجلس احرار میں شامل ہو گیا ہے۔ آپ نے اپنے ہی آدمی کے خلاف تقریر کر دی؟ شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں تو سیدھا سادہ مسلمان ہوں مکرو فریب نہیں جانتا۔ شورش جب میرے سامنے آیا تو اس کی تمام مخالفانہ سرگرمیاں میری آنکھوں کے سامنے آ گئیں اور مجھ سے نہ رہا گیا اس لئے جو جذبات میرے دل میں تھے ظاہر کر دیئے۔ اب اس سے میرا دل صاف ہے"۔

اس واقعہ کے چند روز بعد شورش صاحب انارکلی میں ملے اور مسکرا کر مزاحیہ انداز میں فرمایا کہ خان! تم نے سنا شاہ صاحب نے مجھے کیا انعام عطا فرمایا۔ میں نے کہا کہ شاہ صاحب کو تمہارے متعلق غلط فہمی ہوئی چلو میرے ساتھ صلح صفائی کرادوں حُسنِ اتفاق دیکھیئے کہ شورش صاحب میرے ساتھ دفتر میں آئے۔ تو شاہ صاحب بھی دورے سے واپس تشریف لا چکے تھے اور چودھری صاحب بھی موجود تھے شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے ہی شورش کے دل سے تمام گلے شکوے دور ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ صاحب نے فرمایا۔

"شورش صاحب میں اپنی طبیعت سے مجبور تھا۔ جب تم تقریر کے لیے کھڑے ہوئے تو مجلس احرار کے خلاف تمہاری سرگرمیاں میری آنکھوں کے سامنے آ گئیں۔ اس لئے میں نے ایک سچے مسلمان کی طرح وہ کچھ کہا جو میرے دل میں تمہارے متعلق تھا لیکن اب میرا دل تمہاری طرف سے صاف ہے مجھے معاف کر دو"

اس پر شورش کی آنکھیں پرنم ہو گئیں۔ اور شاہ صاحب سے عقیدت و محبت کا اظہار کیا۔

ختم المرسلین ﷺ کی محبت:۔

ختم نبوت کے مسئلہ اور تحریک قادیان کے سلسلہ میں ایک دن آپ نے فرمایا کہ۔

"میں مرزا محمود اور قادیانیت کی جو مخالفت کر رہا ہوں رب العزت کی قسم ہے اس میں کوئی ذاتی غرض نہیں ہے اور نہ مجھے مرزا محمود اور قادیانیوں سے کوئی ذاتی رنجش یا کد ہے میری دشمنی صرف حضور ختم المرسلین ﷺ کی محبت کی وجہ سے ہے۔ مرزائی قادیانی کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک جانتے ہیں اور خدا کو یہ بات ہرگز گوارہ نہیں ہے۔ دنیا میں ہزاروں نہیں لاکھوں کروڑوں لوگ ایسے ہیں جو خدا کا شریک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتاتے اور بناتے ہیں لیکن خدا نے اپنے قصرِ ربوبیت کے دروازے بند نہیں کئے اور بدستور جس طرح ان کی پرورش کرتا ہے جو خدا کو وحدہ لاشریک مانتے ہیں اسی طرح مشرکین کو پالتا ہے۔ اس کا غضب پوری طرح سے کبھی ان پر نازل نہیں ہوا لیکن رسول اللہ ﷺ کی نبوت میں شریک بنانے والے کو خدا نے کبھی معاف نہیں کیا۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا۔ وہ کبھی نہیں پھولا پھلا۔ یہی انجام مرزائیوں کا ہوگا کیونکہ ع

با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار

تقریروں کا بے مثال اثر:۔

کیسا ہی ہنگامہ کیوں نہ برپا ہو۔ آپ کی تقریر کے اثر سے فوراً بند ہو جائے گا۔ اسی اثر کی بنا پر مولانا محمد علی جوہر صاحب مرحوم نے ''ہندوستان کا سب سے بڑا ساحر'' خطاب دیا قرآن اس خوش الحانی سے پڑھتے ہیں کہ غیر مسلم بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

میں ایک مرتبہ پشاور گیا مسٹر چنی لال نسیم، مسٹر کیسر چند جاوید اور چند دیگر ہندو نوجوانوں سے ملاقات ہوئی۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ شاہ صاحب کب تشریف لائیں گے۔ میں نے پوچھا آپ کو شاہ صاحب سے کیا کام ہے انہوں نے کہا کہ:۔

''اساں نوں شاہ صاحب دا قرآن پڑھنا بڑا چنگا لگدا اے اوہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن بڑا سوہنا پڑھدا اے۔ جے پشاور آنا ہوئے تے اسیں
اپنے گھر دے وچ شاہ صاحب دا قرآن سناں گے۔''

شاہ صاحب کی صرف تلاوت قرآن مجید ہی سننے کے لئے بعض عقیدت مند سینکڑوں روپے خرچ کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں لوگوں کو تقریر سننے کا اس قدر شوق ہے کہ میلوں کا سفر کر کے جلسوں میں شرکت کے لئے آتے ہیں۔

نہرو رپورٹ کے ہنگامے:

نہرو رپورٹ کے زمانہ میں احرار کے خلاف چاروں طرف رجعت پسندوں نے ہنگامے برپا کر دیئے تھے اور کوئی جلسہ احرار کا ایسا نہ تھا۔ جو شور و شر کے بغیر امن وسکون سے اختتام پذیر ہو گیا ہو۔ ان دنوں لاہور میں رجعت پسندوں کا مرکز موچی دروازہ کا باغ ہوتا تھا اور احرار کا مرکز دہلی دروازہ کا باغ غالباً اس باغ کا احرار پارک نام اسی لئے پڑ گیا ہے) موچی دروازہ کے رجعت پسند جلسہ احرار کو خراب کرنے کے لئے اکثر آیا کرتے تھے۔ احرار کو بدنام کرنے کے لئے وسیع پیمانہ پر پروپگنڈا جاری تھا۔ دہلی دروازہ کے باغ میں احرار کے جلسے منعقد ہوتے تھے جن کو رجعت پسندوں کے ایجنٹ پتھر برسا کر درہم برہم کر دیتے تھے۔

ایک مرتبہ احرار کا جلسہ بیرون دہلی دروازہ احرار پارک میں منعقد ہوا۔ مقررین پر جوتوں اور پتھروں کی بارش ہونے لگی۔ اسی ہنگامہ میں آخر شاہ صاحب جلالی شان کے ساتھ تقریر کے لئے کھڑے ہوئے اور ٹوپی سر سے اتار کر اور گھنگریالے بالوں میں جھٹکا دے کر کچھ اس پرتاثیر انداز میں تقریر شروع کی کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالفین کے وہ ہاتھ جو پتھر برسا رہے تھے شل ہو گئے۔ جلسہ رات بھر ہوتا رہا اور شاہ صاحب تقریر فرماتے رہے مخالفین اور موافقین دونوں نہایت امن اور صبر و سکون سے سنتے رہے۔

مولانا محمد عثمان صاحب فارقلیط مدیر ''زمزم'' فرماتے ہیں کہ ۱۹۳۰ء میں بمقام امروہہ جمعیت العلماء ہند کا سالانہ اجلاس زیر صدارت مولانا معین الدین صاحب اجمیری رحمتہ اللہ علیہ منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں کانگرس کی سول نافرمانی میں شرکت اور عدم شرکت کا فیصلہ ہونا تھا۔ اس لیے سر محمد یعقوب اور مولانا محمد علی صاحب جوہر مرحوم اور کانگریس کے تمام مخالف عناصر مخالفت کے لئے جمع تھے۔ اور اس کوشش میں مصروف تھے۔ کہ کانگریس کی سول نافرمانی میں شمولیت کا فیصلہ نہ ہونے پائے صدر محترم کا خطبہ بھی نہایت مصلحت آمیز تھا اور اس سے سول نافرمانی کی تائید کا پہلو نہ نکلتا تھا۔ ان حالات میں احرار نہایت پریشان اور ملول تھے اور رجعت پسندوں کے دلوں میں مسرت کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔

کانفرنس کا عام اجلاس شروع ہوا۔ تو شاہ صاحب نے اس اجلاس میں اس خوش الحانی سے قرآن مجید کی آیات پڑھیں جس کو لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔ قرأت کے بعد سول نافرمانی کی تائید میں نہایت پر اثر اور طویل تقریر ارشاد فرمائی۔ تقریر کے اثر کا یہ عالم تھا کہ سول نافرمانی کے کسی مخالف کو لب کشائی کی جرأت نہ ہوئی۔ سول نافرمانی کی قرارداد منظور ہو گئی اور کانگریس کی جنگ آزادی میں شمولیت کا فیصلہ کر لیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرفتاری کے ۱۸ وارنٹ:۔

یہ وہ زمانہ تھا۔ کہ شاہ صاحب کی گرفتاری کے وارنٹ اٹھارہ مقامات سے جاری تھے۔ آپ جمیعت کے اجلاس میں تقریر کر چکے تو آگرہ کے وارنٹ گرفتاری وہاں پہنچ چکے تھے۔ اس لئے آپ فوراً ایک غیر معروف اسٹیشن سے گاڑی پر سوار ہو کر غازی آباد ہاتھرس اور علی گڑھ کے راستہ بمبئی پہنچے۔ بمبئی پہنچ کر ایک عظیم الشان جلسہ میں آزادی کا پیغام لوگوں کو سنا رہے تھے کہ آپ پر دوران تقریر میں ایک شقی القلب نے قاتلانہ حملہ کیا۔ جس سے شاہ صاحب تو بال بال بچ گئے لیکن آپ کو بچاتے ہوئے ایک رضا کار بچہ نور کوہاٹی سرحدی (احراری) نے جام شہادت نوش کیا۔

فہمیدیم:۔

مولانا فارقلیط صاحب فرماتے ہیں کہ اسی زمانے میں آپ الہٰ آباد میں خواجہ عبدالمجید صاحب بیرسٹر کے ہاں مقیم تھے۔ پولیس وارنٹ گرفتاری لئے آپ کی تلاش میں مصروف تھی اور آپ نے گرفتاری نہ دینے کا فیصلہ کیا ہوا تھا خواجہ صاحب نے شاہ صاحب سے عرض کیا کہ آج مجھ سے ایک شخص دریافت کر رہا تھا کہ ایک مولوی صاحب یہاں آئے ہیں۔ تعویز کرتے ہیں اور وعظ فرماتے ہیں ۔کہاں قیام فرما ہیں۔ خواجہ صاحب کی یہ گفتگو شاہ صاحب نے سنی تو چونکنے ہو گئے اور ہنس کر فرمایا۔

"خواجہ صاحب فہمیدیم، خواجہ صاحب فہمیدیم"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھٹ سامان باندھ کر موٹر میں رکھا اور ایک غیر معروف اسٹیشن سے گاڑی میں بیٹھ کر بنگال کی طرف روانہ ہو گئے اور آخر کار ۳۰ اگست کو دیناج پور میں گرفتار ہو کر چھ ماہ کے لئے اسیر ہوئے۔

فرشتوں کا نزول:۔

مولانا انعام اللہ خاں صاحب ناصر حسن پوری بیان فرماتے ہیں غالباً جون ۱۹۳۵ء میں مجلس احرار کے زیر اہتمام ایک جلسہ بیرون دہلی دروازہ احرار پارک میں منعقد ہوا تھا۔ اور اس میں شاہ صاحب معارف قرآنی بیان فرما رہے تھے حاضرین کی تعداد ۲۵ ہزار کے قریب تھی سب لوگ ہمہ تن گوش بنے بیٹھے تھے۔ ناصر صاحب بیان کرتے ہیں کہ شاہ صاحب کی تقریر کا اثر جو مجھ پر تھا وہ تو تھا ہی لیکن بعض مخالفین نے بھی اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ شاہ صاحب کی قرأت کے وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ

''آسماں سے فرشتوں کا نزول ہو رہا ہے''

استقلال:۔

بسلسلہ تحریک قادیان ۱۹۳۵ء کے اوائل میں بمقام جالندھر تقریر فرما رہے تھے کہ کسی نے شہد کی مکھیوں کے چھتے کو چھیڑ دیا۔ مکھیوں نے جلسہ گاہ کا رخ کیا حاضرین کے علاوہ شاہ صاحب کے چہرہ کو بھی تختہ مشق نیش زنی بنایا لیکن آپ بدستور استقلال کے ساتھ تقریر کرتے رہے جو لوگ مکھیوں کو دیکھ کر بھاگنا چاہتے تھے۔ ان کو بھی اس انداز سے روکا کہ آخر تک جلسہ گاہ میں بیٹھے اور تقریر سنتے رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجاب اسمبلی کے گزشتہ انتخابات کے سلسلہ میں بستی شیخاں میں شیخ غلام حیدر وکیل فیروز پور احرار امیدوار کی کامیابی کے لئے جلسہ منعقد ہوا۔ یہ گاؤں پٹھانوں کا تھا اور مخالفین کا اس میں کافی اثر تھا۔ جلسہ میں پہلی تقریر مولانا مظہر علی اظہر کی تھی۔ لوگ ابتدا میں سکون سے تقریر سنتے رہے لیکن جب مسجد شہید گنج کا ذکر آیا اور مولانا مظہر علی صاحب نے مخالفین کی گھناؤنی سازش کے چہرہ سے پردہ اٹھانا شروع کیا تو چاروں طرف سے پتھر برسنے لگے۔ ایک طوفان بدتمیزی برپا ہو گیا آخر شاہ صاحب کھڑے ہوئے اور خطبہ مسنونہ پڑھنے کے بعد تقریر شروع کی مخالفین بدستور شور و شر برپا کرتے رہے۔ شاہ صاحب نے بہتیرا سمجھایا لیکن اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ جلسہ گاہ میں ایک بجے رات تک طوفان بدتمیزی بپا رہا۔ آخر شاہ صاحب نے ٹوپی اتاری اور سر کے بالوں کو جھٹکا دیا تلوار گلے سے اتار کر میز پر رکھ دی اور باآواز بلند فرمایا۔

بجرم عشق توام می کشند غوغائیست
تو نیز برسر بام آ کہ خوش تماشائیست

اس کے بعد مخالفین کو چیلنج کیا اور کہا کہ:۔

”اب بے شک پتھر برساؤ اگر بخاری نام ہے تو قتل ہونا منظور ہے لیکن پیغام حق سنا کے چھوڑوں گا۔ قتل ہونا سیدوں (ہاشمیوں) کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ کربلا میں بھی حق کی آواز بلند کرنے کے سلسلہ میں مسلمانوں کے ہاتھوں رسول اللہ ﷺ کے نواسے شہید ہوئے تھے میں بھی اسی سردارِ اولین و آخرین سرور کائنات فخر موجودات محمد رسول اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ ہو۔ حق کہوں گا اور حق کے اظہار سے ہرگز باز نہ رہوں گا تم پتھر برسانے اور شور وشر سے باز مت آؤ ۔

سنگ پر سنگ چلاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے
سینہ کس کا ہے میری جان جگر کس کا ہے

شاہ صاحب کی اس گرج کے بعد پتھروں کی بارش یکا یک رُک گئی۔ اور جلسہ گاہ میں امن وسکون قائم ہو گیا۔ آپ کی تقریر کا گاؤں والوں پر یہ اثر ہوا کہ ان لوگوں نے نہ صرف معذرت کی بلکہ احرار کارکنوں کے آرام و آسائش کا بھی انتظام کیا اور الیکشن میں احرار امیدوار کی کامیابی کے لئے کوشش کرتے رہے۔ اسی گاؤں کے ایک معزز خاندان کا ایک نہایت نازک طبع نوجوان بایزید خان نامی شاہ صاحب اور مجلس احرار کی محبت کی وجہ سے موجودہ تحریک احرار میں قید ہو کر منٹگمری جیل میں اسیر ہے۔

ظرافت:۔

شاہ صاحب تقریر کے دوران بعض دفعہ نہایت اہم مسائل لطائف کی صورت میں بیان کرتے ہیں۔ جن میں عبرت وموعظت کے نکتے پوشیدہ ہوتے ہیں۔ راولپنڈی کی ایک تقریر میں آپ نے فرمایا کہ:۔

"ایک مسجد میں ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ وہ گردن پر ہاتھ باندھ کر نماز پڑھ رہا ہے جب فارغ ہوا۔ تو میں نے کہا آفرین:۔ چار مصلے آئمہ فقہا نے سنبھال رکھے ہیں۔ لیکن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں مصلّے کے تمہیں مالک ہو۔ اس نے کہا شاہ صاحب کیا کروں مجبور ہوں اگر ہاتھ پر ہاتھ باندھ کر نماز پڑھوں تو لوگ بدعتی سنی کہتے ہیں اور اگر کھول دیتا ہوں تو ''رافضی'' کی پھبتی کہہ دیتے ہیں اور اگر سینے پر ہاتھ رکھتا ہوں تو ''نجدی وہابی'' کہہ کر مسجد سے نکال دیتے ہیں اس لئے تنگ آ کر میں نے گردن پر ہاتھ باندھنا شروع کر دیے تاکہ کسی کو ناراض ہونے کا موقع نہ ملے''

اس لطیفہ میں مسلمانوں کے فرقہ وارانہ نزاع اور فروعی اختلاف کو دور کرنے کی کس قدر اعلیٰ اور احسن طریق پر کوشش کی گئی ہے۔ اسی طرح مساوات اسلامی پر ایک مرتبہ گفتگو فرماتے ہوئے کہا کہ:۔

''میں ایک گاؤں میں چارپائی پر بیٹھا ہوا تھا۔ بعض لوگ مجھے ملنے کے لئے آئے لیکن وہ میرے پاس بیٹھنے کی بجائے دور الگ زمین پر بیٹھ گئے۔ میں نے کہا بھئی مجھ سے کیوں ڈرتے ہو میرے پاس آ کر بیٹھو۔ وہ کہنے لگے کہ آپ تو سید ٹھہرے ہم آپ کے پاس کس طرح بیٹھ سکتے ہیں۔ میں نے کہا (نعوذ باللہ) سید اتنی ہی ناپاک جنس ہے کہ تم اس کے قریب آنے سے ڈرتے ہو''

ادبی ذوق:۔

شاہ صاحب کی زبان اس قدر شستہ اور صاف ہے کہ جب آپ اردو میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گفتگو فرماتے ہیں تو یہ گمان ہوتا ہے کہ پنجاب کے باشندے نہیں دہلی اور لکھنو کے اہل زبان ہیں۔ آپ کو خود بھی اپنی زبان پر ناز ہے اور کہتے ہیں کہ میں پٹنہ میں پیدا ہوا ہوں۔ اس لئے میں اہل زبان بھی ہوں۔ مجھ سے یو پی میں بعض لوگوں نے بیان کیا کہ جب ہمیں اپنی زبان خراب ہوتی ہوئی نظر آتی ہے تو شاہ صاحب کی تقریر سننے کے لئے ہمارا دل بے چین ہوتا ہے۔ بہرحال شاہ صاحب کا ادبی ذوق بہت بلند ہے۔ عربی فارسی اردو پنجابی کے ہزاروں اشعار آپ کو ازبر ہیں اور ان کو اپنی تقریروں میں کچھ اس انداز سے برمحل استعمال کرتے ہیں کہ سننے والے تڑپ اٹھتے ہیں۔ تقریر کے دوران ادبی ذوق رکھنے والے اصحاب اپنی نوٹ بکیں نکال کر بیٹھ جاتے ہیں۔ جب شاہ صاحب کوئی شعر پڑھتے ہیں یہ لوگ اس کو جھٹ نقل کر لیتے ہیں۔ یوں تو غالب' ذوق' مومن' میر' داغ' ڈاکٹر اقبال' حافظ سعدی' نظیری اور مثنوی مولانا روم کے سینکڑوں اشعار آپ کو یاد ہیں اور ان کو اپنی تقریروں میں پڑھتے ہیں۔ لیکن میں نے آپ کی جن تقریروں کو سنا ہے اس میں آپ کو حضرت شاد عظیم آبادی اور مرزا سودا مرحوم کے اشعار پڑھتے سنا ہے چند شعر یاد ہیں۔ جڑانوالہ ضلع لائل پور میں ۱۹۳۷ء میں تبلیغ کانفرنس ہوئی۔ اس میں شاہ صاحب تقریر فرما رہے تھے۔ دورانِ تقریر حضرت شاد کے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے تو حاضرین پر وجد طاری ہو گیا

سبو اپنا اپنا ہے جام اپنا اپنا
کئے جاؤ مے خوارو کام اپنا اپنا
خرابات میں میکشو آ کے چن لو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اپنا اپنا امام اپنا اپنا
سمجھتا ہے اس دور میں کون کس کو
کریں رند خود احترام اپنا اپنا

دہلی دروازہ میں آپ نے ایک تقریر کے دوران جب سودا کا یہ قطعہ پڑھا۔

سودا قمار عشق میں خسرو سے کوہکن
بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا
کس منہ سے اپنے آپکو کہتا ہے عشق باز
اے روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا

سننے والوں پر عجیب حالت طاری ہوئی تھی۔ اس کے بیان کے لئے مجھے الفاظ نہیں ملتے۔ سودا کا قطعہ اکثر لوگوں کو یاد ہے۔ لیکن شاہ صاحب کے انداز بیان نے اس میں عجیب اثر پیدا کر دیا۔

پیغام شہداء:۔

پشاور کے اخبار "پختنی خدائی خدمت گار" کے ایڈیٹر مولانا خان میر صاحب ہلالی نے اخبار مذکور کے شہید نمبر ۲۴ اپریل ۱۹۳۹ء "پیغام شہدا" کے عنوان سے شاہ صاحب کے نام سے ذیل کے اشعار شائع فرمائے ہیں۔

گہوارہ حیات میں ہنگامہ خیزیاں
اے بے خبر جہاں میں تلاش سکوں نہ کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحرا میں جا کے قیس کی آبادیاں بسا
اس تنگنائے شہر میں ضبط جنوں نہ کر
کیا کہہ رہے ہیں تجھ سے شہیدان راہ عشق
تو دل کا خون کر لے محبت کا خوں نہ کر

راقم الحروف نے شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا کہ یہ کیا آپ ہی کا کلام ہے۔ فرمایا خان! یہ اشعار میں نے بنوں میں کسی سے سنے تھے اور پشاور میں کسی شخص کو لکھوائے اس قدر مجھے یاد ہے۔ یہ نہیں معلوم کہ کس شاعر کے شعر ہیں۔ میں اپنی تقریروں میں اکثر اشعار پڑھتا ہوں۔ ناواقف لوگ انہیں میرے ہی اشعار سمجھ لیتے ہیں اور بعض وقت میرے نام سے شائع بھی کر دیتے ہیں۔

صوفی غلام مصطفٰے صاحب تبسم فارسی زبان کے ممتاز شاعر ہیں۔ ایک مرتبہ دفتر احرار میں تشریف لائے۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ صوفی صاحب کچھ فارسی کے اشعار سنایئے صوفی صاحب دیر تک فارسی کے اشعار سناتے رہے صوفی صاحب جن زمینوں میں اشعار سناتے تھے۔ شاہ صاحب بھی انہی زمینوں میں دوسرے اساتذہ کا کلام پڑھتے جاتے تھے۔

فارسی اور اردو کے علاوہ پنجابی کے اشعار بھی سینکڑوں کی تعداد میں یاد ہیں اور انکو اپنی تقریروں کے دوران پڑھا کرتے ہیں۔ میں نے آپ کو وارث شاہ کے اشعار کثرت سے پڑھتے دیکھا ہے۔ نہ صرف پنجابی کے اشعار زبانی آپ کو یاد ہیں۔ بلکہ پنجابی لٹریچر کا مطالعہ بھی آپ کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ سے لاہور سنٹرل جیل میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اگر ممکن ہو تو علی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیدر رحمتہ اللہ علیہ کی سی حرفی دیکھیں اور میرے مطالعہ کے لئے بھجوا دیجئے اس واقعہ سے پنجابی زبان و ادب سے آپ کی دلچسپی اور ذوق کا پتہ چلتا ہے۔

انجمن شباب المسلمین بٹالہ:۔

بٹالہ گورداس پور میں مرزائیت کے مرکزی مقام قادیان کے عین دروازہ پر واقع ہے۔ اس قصبہ میں حاجی عبدالغنی مرحوم اور حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس بٹالہ اور دیگر باحمیت مسلمان نوجوانوں نے شباب المسلمین کے نام سے اسلام کی خدمت کے پاکیزہ جذبہ کے تحت انجمن قائم کی تھی۔ یہ انجمن تردید مرزائیت میں نہایت سرگرم رہتی تھی۔ اس کا سالانہ اجلاس ۱۴ جون ۱۹۳۱ء کو شاہ صاحب کے زیر صدارت قلعہ منڈی میں منعقد ہوا۔ شاہ صاحب ڈم ڈم جیل سے مہاتما گاندھی اور حکومت کی عارضی صلح کے نتیجہ میں رہا ہو کر پنجاب آئے تھے اور بٹالہ میں آپ کی یہ پہلی تقریر ۱۲ ہزار کے اجتماع میں ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا:۔

"بحیثیت صدر جلسہ گاہ کے اندر اور باہر امن قائم رکھنا میرا اولین فرض ہے آج میں نے شہر میں ایک عجیب منظر دیکھا سینکڑوں کلہاڑیوں، بھالوں اور تلواروں سے مسلح مرزائیوں کے جلوس بٹالہ کی گلیوں میں پھرتے تھے ان کا رویہ حد درجہ اشتعال انگیز تھا ہمارے جلسہ کے مقابلے میں ان لوگوں نے ایک جلسہ بھی منعقد کیا پولیس کے ایک سپاہی نے ہمارے مناد کو منادی کرنے سے روکا[1]۔ ایک انسپکٹر پولیس کو جو کانسٹیبلوں کے ساتھ مرزائی جلوس کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا۔

[1] جناب نذیر احمد صاحب جو ان دنوں انجمن شباب المسلمین کے ارکان میں سے تھے کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ والنٹیر ہونے کی حیثیت سے مناد کے فرائض یہ خود ادا کر رہے تھے۔ اور سب انسپکٹر نے ان کو ہی دھمکی آمیز الفاظ کہے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کہتے سنا کہ میں مرزائیوں کی حفاظت کے لئے جا رہا ہوں۔'' ان باتوں سے یہ حقیقت بالکل آشکارا ہے۔ کہ سب کچھ کس کس کے اشارہ پر ہو رہا ہے''

آپ نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس، سب انسپکٹر پولیس اور دیگر ذمہ داران کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

اگر باوجود ہماری کوششوں کے کسی قسم کا نقص امن ہو گیا تو اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت اور مرزائیوں پر عائد ہو گی۔ شباب المسلمین کے تمام رضا کار اور کارکن بالکل پر امن اور نہتے ہیں۔ ان میں سے کسی کے ہاتھ میں چھڑی تک نہیں ہے۔ اگر چہ حکومت کے ساتھ ہمارا تعاون نہیں ہے لیکن جنگ بھی نہیں ہے۔ میں آج عارضی صلح کے دوران میں یہاں آیا ہوں ایک برس کی زبردست جنگ کے بعد احرار کے ساتھ حکومت نے عارضی صلح کی ہے۔ اس جنگ میں بٹالہ کے ہندو، مسلمان اور سکھ بھی شریک تھے آزادی وطن کی جنگ تھی حکومت اور رہنمایانِ آزادی کے درمیان جن شرائط پر عارضی صلح ہوئی ہے۔ اس پر ہم کار بند ہیں۔ لیکن حکومت اور اس کے ذمہ دار کارکنوں کا بھی یہ فرض ہے کہ شرائط صلح کا احترام کریں۔ جس طرح ہم اپنے جلسوں اور کانفرنسوں میں عوام الناس کو عدم تشدد کی تلقین و تبلیغ کرتے ہیں اسی طرح حکومت کے افسروں کے لئے بھی سوچ سمجھ کر چلنا ضروری ہے لیکن جو روش میں نے یہاں آ کر دیکھی ہے حکومت کے لئے لائق تحسین نہیں ہے۔ شباب المسلمین کا جلسہ سیاسی نہ تھا اور نہ یہاں سیاسی تقریریں ہوئی تھیں۔ پھر ہمارے ''مناد'' کو منادی کرتے کیوں روکا گیا؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہونے کی حیثیت میں مرنے کی آرزو:۔

میں سر سے پاؤں تک سیاسی آدمی ہوں۔ میری یہ دلی آرزو ہے کہ مسلمان اور اسلام پر قائم رہ کر مروں مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں اسلام کا فرزند ہوں۔ قادیان کے لٹھ بازوں کی ہمیں کیا پرواہ ہے۔ ہم اس کھونٹے ہی کو اکھاڑنے کی فکر میں ہیں جس پر قادیانی ناچتے ہیں۔ میں مرزائیت کی تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا۔ شاخوں کو چھوڑتا ہوں تنے کو لپیٹتا ہوں۔ میں ڈپٹی کمشنر سے پوچھتا ہوں۔ کیا اس طرح مسلح ہو کر اشتعال انگیز طریق سے جلسہ گاہ کے نزدیک سے گزرنا ٹھیک ہے۔؟

آئین جدید:۔

سب انسپکٹر پولیس حکام اور دیگر رجعت پسندوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ اب آئین ہمارے ہاتھ میں آرہا ہے سائمن رپورٹ تو ہمارے قدموں میں ہے لیکن ہم سوراج چاہتے ہیں۔ وہ بھی ہمیں چند تحفظات کے ساتھ دیا جارہا ہے۔ جسے ہم منظور نہیں کرتے۔ کل کو گورنمنٹ ہماری ہوگی۔ مرزائی کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب حکومت وقت کے تحت اطاعت سے رہنا ہے میں کہتا ہوں کہ

"اب گورنمنٹ ہماری ہے"

جنگ آزادی کے سپاہی بنو۔ آؤ آج میرے ساتھ بحالئی امن کے ذمہ دار بنو میرے رضاکار بنو پھر دیکھو! میں مرزائی کیمپ پر کس طرح پکٹنگ کرتا ہوں ہم

(روزنامہ "ملاپ" ۱۷ جون ۱۹۳۱ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاٹھیاں کھائیں گے مگر ہاتھ نہیں اٹھائیں گے۔

اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ اسلام ہی انقلاب ہے۔ اس لئے انقلاب زندہ باد کے نعرے لگاؤ۔ (لوگ ۱۵ منٹ تک انقلاب زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے)۔[1]

مسلمانانِ امرتسر سے خطاب:۔

مجلس احرار کے اہتمام سے ۱۰ دسمبر ۱۹۳۱ء کو جامع مسجد خیر الدین میں مولانا پیرزادہ محمد بہاالحق صاحب قاسمی کی زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ اس جلسہ میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے سیاسیات کشمیر پر اڑھائی گھنٹہ تقریر ارشاد فرمائی۔

آپ نے اپنے مخصوص انداز میں تحریک حریت کشمیر میں مجاہدین احرار اور مسلمانانِ سیالکوٹ کی قربانی کا حوالہ دیتے ہوئے مسلمانانِ امرت سر کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی دعوت دی اور ارشاد فرمایا کہ:۔

''تحریک حریت کشمیر اب کسی غیر کی محتاج نہیں رہی جس رب العزت نے مسلمانوں کو بے پناہ قربانیوں کی توفیق دی ہے۔ وہی اس کو چلا رہا ہے ہمارے تمام رہنما تقریباً گرفتار ہو چکے ہیں۔ اور باقی پا بہ رکاب بیٹھے ہیں۔ ہمارا پروردگار اس تحریک کو ہرگز مٹنے نہ دے گا''

ایک سوال کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

''ہم سے یہ سوال نہ کرو کہ اس تحریک کا کیا انجام ہوگا۔ میدان کارزار گرم ہو اور جرنیل سے کوئی یہ پوچھے کہ تمہاری اس لڑائی کا نتیجہ کیا ہوگا؟ تو یہ سوال کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا لڑائی میں روڑا اٹکانے والا ہے۔ تحریک کو جاری رکھو اور رب العزت پر بھروسہ کرو تو انشاء اللہ ہماری فتح ہوگی۔ میں مایوس نہیں ہوں۔ میرا دل ہمیشہ امیدوں سے معمور رہتا ہے۔"

تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ:۔

"یہ سوال بے شک ہوسکتا ہے کہ آخر حکومت برطانیہ اور حکومت کشمیر اب تک صلح پر آمادہ کیوں نہیں ہوئی۔ جواب یہ ہے کہ اس کا باعث نام نہاد آل انڈیا کشمیر کمیٹی ہے۔ جس کے ارکان خصوصاً مرزا بشیر الدین محمود اور مولوی اسمٰعیل غزنوی اور خان صاحب بڈھے شاہ، احرار کی قربانیوں کو رائیگاں کرنے میں مصروف ہیں"۔

احرار کے ایک مخالف کے متعلق فرمایا کہ

اس مار آستین نے ہماری جماعت کو سخت نقصان پہنچانے اور مہاراجہ کشمیر کو سپاسنامہ دینے کے لئے نئی دہلی کے چند فریب خوردہ مسلمانوں کو ساتھ ملانے کی کوشش کی۔ اس سپاسنامہ کی نقل میرے ہاتھ لگ گئی ہے۔ سنا ہے مہاراجہ نے کسی مصلحت کی بنا پر سپاسنامہ قبول کرنے سے انکار کر دیا"

تحریک کشمیر کے سلسلہ میں ہندو پریس کے مخالف پروپگنڈا کے متعلق کہا کہ ہندو جرائد فضا کو اور تحریک کو خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں مسلمانوں کو چاہئے کہ کام کئے جائیں اور اس پروپگنڈے کو کوئی وقعت نہ دیں۔ ہماری شرافت کا یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ ہم تشدد کو ملک کے مفاد کے لئے نقصان دہ سمجھتے ہیں۔ گاندھی جی نے بھگت سنگھ اور ان کی تشدد پسند پارٹی کے طرز عمل کو غنڈہ پن سے تعبیر کیا ہے لیکن مسلمانوں نے اختلاف رائے کی پروا نہ کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ان نوجوانوں کی موت پرخون کے آنسو بہائے لیکن کیا غضب ہے کہ کشمیر کے غریب اور نہتے مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم کو دیکھتے ہوئے بھی ہندو پریس اور ہندو رہنما مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کر رہے ہیں؟

(بٹالہ ۴ا دسمبر ۱۹۳۲ء۔ ڈسٹرکٹ احرار کانفرنس کا آخری اجلاس عالی جناب شیخ حسام الدین صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری اللہ اکبر کے باطل سوز نعروں کے درمیان اسٹیج پر تشریف لائے۔ اور آپ نے تقریر کرتے ہوئے سید غریب شاہ پر قادیانیوں کے حملہ کے متعلق فرمایا کہ)

تحفظ ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم:۔

میں حکومت پر یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر قادیانیوں کی اس معاملہ (غریب شاہ) میں نازبرداری کی گئی اور حکام نے کوئی نوٹس نہ لیا تو احرار کو ''تحریک کشمیر'' کی طرح ''تحریک قادیان'' شروع نہ کرنی پڑے۔ اگر حالات نے مجبور کر دیا تو لامحالہ ہمیں بھی کسی موثر اِقدام پر عمل درآمد کرنا پڑے گا۔ یہ امر خدا کے فضل سے مشکل نہیں کیونکہ دنیا تحریک کشمیر سے مسلمانوں کی مجاہدانہ فداکاریوں کا اندازہ لگا چکی ہے اور قادیان کی تحریک، تحریک کشمیر سے زیادہ مشکل نہیں ہوسکتی امرت سر سے بٹالہ اور بٹالہ سے سیدھا قادیان بٹالہ کو ہیڈ کوارٹر بنایا جائے گا۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ مجاہدینِ اسلام کی یلغار کو ''بہشتی مقبرے کے مجاور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس طرح روک سکتے ہیں اور ہم خدا کے فضل سے دنیا پر ظاہر کر دیں گے کہ اس گئے گزرے زمانہ میں بھی رسول کریم ﷺ کی عزت و ناموس پر کٹ مرنے کا جذبہ صادق مسلمانوں میں موجود ہے[1]

(امرتسر ۲۴ اپریل ۱۹۳۵ء رات کے ۹ بجے مسجد خیر الدین میں مسلمانانِ امرتسر کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا عبدالغفار غزنوی منعقد ہوا۔ شاہ صاحب نے ابتدا میں کھڑے ہو کر لوگوں کو تسلی دی اور کہا کہ:۔)

اگر آپ لوگوں کے دل میرے نزدیک ہو جائیں تو آواز بھی آسانی سے آپ تک پہنچ جائے گی

ازاں بعد خواجہ عبدالرحیم صاحب عاجز کے قومی ترانوں کے بعد شاہ صاحب ۹ بجے تقریر کے لئے کھڑے ہوئے اور خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ:۔

مرزائیت کی حقیقت:

بعض ناعاقبت اندیش لوگ کہتے ہیں کہ مرزائیت کے ساتھ ہمارے، سنی، وہابی کی طرح فروعی اختلافات ہیں۔ اور اسی سلسلہ میں گورنر بہادر، انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی تعلیم دیتے ہیں بات یہ ہے کہ ان کے لئے ''خود کاشتہ پودے'' کی مخالفت ناقابل برداشت ہے۔ ہم اس پودے کو

[1] (روزنامہ آزاد ۱۸ دسمبر ۱۹۳۲ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جڑ سے اکھاڑ کر رہیں گے۔ مرزائیت کے وجود میں آنے کی وجہ یہ ہے کہ تیرہ سو سال سے عیسائیت کے جگر میں ایک کانٹا تھا جو کسی طرح نکلنے میں نہیں آتا تھا اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو وحدت ملی اور مرکزیت عطا ہوئی تھی یہ کسی قوم کو حاصل نہ تھی۔ عیسائیت چاہتی تھی کہ اسلام کی وحدتِ ملی کو ہمیشہ کے لئے برباد کر دیا جائے اور اسی کوشش میں تھی چنانچہ اس کی بربادی کے لئے پنجاب میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کر دیا اور اس نے ایڑی چوٹی کا زور وحدتِ ملی کو تباہ کرنے میں لگایا۔ یہ اختلافات فروعی ہیں؟ کہ نبی کے مقابلہ میں نبی کھڑا کر دیا گیا ہے اور ''مدینۃ النبی'' کے مقابلہ میں مدینۃ المسیح'' اور جنت البقیع کے مقابلہ میں بہشتی مقبرہ بنایا گیا ہے؟

اس وقت ضرورت ہے کہ مالی قربانیوں سے گزشتہ روایات زندہ کر کے مرکزی شعبہ تبلیغ کو مضبوط کیا جائے۔ اور محلّہ محلّہ شعبہ ہائے تبلیغ قائم کر دیے جائیں اور قادیان میں زمین اور جائیدادیں خریدی جائیں۔ جس دن ہمارا ہسپتال، اپنا ہائی سکول، اپنا تبلیغی کالج، اپنی مسجد اور مہمان خانہ قادیان میں تیار ہو گیا۔ سمجھو کہ مرزائیت کا خاتمہ ہو گیا۔ مرزا بشیر الدین محمود نے پیشن گوئی کی تھی کہ چھ ماہ کے بعد احرار کا کام ختم ہو جائے گا اور یہ لوگ ٹھنڈے پڑ جائیں گے مگر میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارا کام اب شروع ہوا ہے۔

ناموس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربانی کا بے پناہ جذبہ:۔

قادیان کانفرنس کے خطبہ کی بنا پر جس دفعہ ۱۵۳ کے تحت مجھے گرفتار کیا گیا ہے اس کی سزا زیادہ سے زیادہ صرف دو سال ہے میرا جرم یہ ہے کہ میں محمد رسول اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کا خادم ہوں۔اس جرم میں یہ سزا بالکل کم ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ناموس پر ایسی ہزار جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں مجھے شیروں اور چیتوں سے ٹکڑے ٹکڑے کرا دیا جائے اور پھر کہا جائے کہ تجھے بجرمِ عشق محمد تکلیفیں دی جارہی ہیں تو میں خندہ پیشانی سے اس سزا کو قبول کروں گا میرا آٹھ سالہ بچہ عطاء المنعم[1] اور اس جیسے خدا کی قسم ہزار بچے اپنے رسول اللہ ﷺ کی کفش پر سے نچھاور کردوں۔

---

۱۸ اپریل ۱۹۳۴ء کو شہید الٰہی بخش کی آخری آرام گاہ چنیوٹ میں حاجی میاں کرم الٰہی صاحب رئیس کی صدارت میں مسلمانانِ چنیوٹ کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد چونکہ دیہاتیوں پر مشتمل تھی اس لئے شاہ صاحب نے پنجابی میں ہی تقریر کی تاکہ دیہاتی مرد، مستورات اور بچے پوری طرح مستفید ہو سکیں۔موجودہ تعلیم پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ:۔

مسلمانانِ چنیوٹ کو بخاری کا پیغام:

”قوم مدرسہ کی تعلیم سے نہیں بنتی۔ بلکہ ماں کی گود میں پرورش پاتی ہے۔جس کی ماں لائق سلیقہ شعار اور دیندار ہوگی اس کی اولاد بھی ویسے ہی اعلیٰ اخلاق اور بہترین دماغ رکھنے والی ہوگی۔“

مسلمانوں اور مرزائیوں کے مقابلہ کے سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ

[1] (سید ابو معاویہ ابوذر بخاریؒ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''محمد رسول اللہ ﷺ اور مرزا قادیانی کے پیروکاروں کے درمیان مقابلہ شروع ہو گیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کو اپنا پیغمبر آخرالزماں تسلیم کریں گے اور مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کو ملیا میٹ کر دیں گے۔''

مختلف الخیال اسلامی فرقوں کے اختلافات اور تنازعات کے سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ:۔

''شیعہ۔ سنی۔ حنفی۔ وہابی۔ چشتی۔ سہروردی وغیرہ وغیرہ کی جنگ رقابت اور محبت کی جنگ ہے۔ ہر فرقہ اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کا جانثار ثابت کرنا چاہتا ہے مگر فرقہ مرزائیہ سرے سے رسول کریم ﷺ کی نبوت کو ہی مٹانے کے درپے ہے۔''

''عجیب بات ہے کہ یورپ، ایشیا اور ربع مسکون کے کسی دوسرے خطہ پر اس قسم کا کوئی نبی نہیں آتا۔ یہ شرف حاصل ہوتا ہے تو ہندوستان بلکہ صرف پنجاب کو اور لطف یہ کہ ایک نہ دو پوری ایک درجن کے قریب مدعیان نبوت کھڑے ہو گئے ہیں۔ الغرض جس شخص کو کوئی روزگار نہیں ملتا وہ نبی بن جاتا ہے۔ مرزا قادیانی بھی امتحان میں فیل ہو گیا تھا''۔

رسالت صادقہ اور نبوت حقیقی کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

نبوت کاذبہ اور صادقہ:

''پیٹ پر پتھر بندھے ہیں اور گھر میں کئی دنوں سے فاقہ ہے۔ اہل وعیال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بے آب ودانہ ہیں اور سلاطین زمانہ کو تحریر فرما رہے ہیں اسلم تسلم اسلام لانچ جائیگا
سلاطین کانپ رہے ہیں اور یہاں نبوت کا ذبہ کا یہ حال ہے کہ مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر
گورداس پور دھمکی دیتے ہیں تو مرزا قادیانی ہاتھ جوڑ کر عرض کرتا ہے۔ حضور!
آئندہ کوئی الہام شائع نہ کروں گا۔ اوّل تو الہام ہوگا ہی نہیں اگر ہوگا بھی تو اسے
خود روک دوں گا''۔

قادیان کے حالات اور مرزائیوں کے طریق تبلیغ کے متعلق فرمایا کہ

تبلیغ کا عجیب طریق:۔

''قادیان میں یہ حال ہے کہ جو شخص صبح کے وقت جنگل جائے تو دو دو مرزائی
اس کے پیچھے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو نبی مان لے۔ وہ بیچارہ
کہتا ہے کہ رفع حاجت سے فارغ ہو جاؤں تو تمہاری بات کو سنوں گا مگر وہ کہتے
ہیں کہ نہیں پہلے تو مرزا کو نبی تسلیم کر لے''۔

میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ جہاں کہیں مرزائی ملے۔ اسے کہو کہ تو تائب
ہو جا اور کفر چھوڑ دے اور ختم المرسلین رحمۃ اللعلمین محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے ﷺ کو اپنا
رسول تسلیم کر لے''۔

مسیلمہ کذاب کے فتنہ اور قادیانی فتنہ کا مقابلہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرکاری ولی سرکاری نبی:۔

مسیلمہ کذاب گو طاقتور کذاب تھا مگر وہاں مقابلہ بھی صدیق اکبرؓ خلیفۃ المسلمین کے ساتھ تھا مگر یہاں مسیلمہ کذاب کی روح حلول کر گئی ہے۔ مقابلہ ہم کمزوروں اور ناتوانوں سے ہے اور حکومت اپنے "خود کاشتہ" پودے کی نگرانی کر رہی ہے۔

انبیاء علیہ السلام ظاہری تعلیم سے بے نیاز ہوا کرتے ہیں۔ لوگ انبیاء علیہ السلام پر ایمان لاتے ہیں لیکن ہم حکومت انگریزی کے کذاب انبیاء کو جن کا سرخیل غلام احمد قادیانی ہے اور انگریزی حکومت کے سپاس گذار اولیاء کو ہرگز نہیں مانیں گے۔

مرزائیوں کی خدمتِ اسلام کی حقیقت کی قلعی کھولتے ہوئے کہا کہ

مرزائی تبلیغ کی حقیقت:

کہا جاتا ہے کہ مرزائیوں نے اسلام کی بڑی خدمت کی ہے۔ اگر مرزائی نہ ہوتے لوگ کافر ہو جاتے۔ ان کی تو غرض ہی یہی تھی کہ لوگ کافر ہو جائیں۔ مرزا غلام احمد نے یہ فتویٰ جاری کر دیا تھا کہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ کافر اور حرام زادہ ہے منکرین کی بیویاں کتیاں ہیں۔ ان کے بچے ولدالحرام ہیں"

"مرزا غلام احمد کس کس طرح مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَأْتِيْ مِنْ بَعْدِ اسْمُهٗ اَحْمَدُ کا مصداق بنا۔ پہلے ہمیشہ کاغذات میں خاکسار غلام احمد رئیس قادیان عفی عنہ لکھا کرتا تھا۔ تدریجاً شروع اور آخر کے فقرے اڑاتے اڑاتے "احمد" رہ گیا۔ اگر یہی طریق اختیار کیا گیا تو میرا نام عطا اللہ شاہ بخاری ہے۔ شروع اور آخر کے حروف اڑا دیئے جائیں تو باقی اللہ ہی رہ جاتا ہے۔ کیا میں اللہ ہو گیا؟ استغفر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ۔ [1]

رام تلائی سیالکوٹ کا جلسہ:

۱۶ مئی ۱۹۳۵ء کو رام تلائی سیالکوٹ میں مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کی صدارت میں مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا مولانا ابراہیم صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں شاہ صاحب کے متعلق اعلان کیا کہ:۔

''مسلمانوں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری امیرِ جہاد ہیں اور ان کے ارشادات عالیہ پر عمل کرو۔ یہ قرآن سے ثابت ہے کہ جہاد میں پیش قدمی کرنے والے کی جان اور مال کی حفاظت کرنی چاہیئے لہٰذا تم ان کے حکم پر جانیں قربان کردو مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری اولی الامر منکم میں سے ہیں اور مرزائیوں کے اولی الامر انگریز ہیں''۔

اس کے بعد سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:۔

مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے۔ لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ یہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو۔ مرزائیو! جس شخص نے ترکوں کی خاطر تین سال قید کاٹی ہو اس کے لئے تحفظ نبوت کے سلسلہ میں چھ ماہ قید بہت کم ہے بلکہ اس کی ہتک ہے یہ سزا تو احرار کے بچے بھی بھگتنے کے لئے تیار ہیں۔

مرزائیو! ہمارے نبی کی شان میں گستاخی کرنے والے کو دار پر چڑھایا جاتا ہے لیکن تمہارے نبی کی تکذیب کرنے والا بی کلاس میں صرف چھ ماہ کے لئے

[1] زمیندار ۱۲ اپریل ۱۹۳۹ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقید کیا جاتا ہے۔

۱۸ اپریل ۱۹۳۶ء ۹ بجے شب احرار تبلیغ کانفرنس ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا اجلاس شروع ہوا جلسہ میں رفیق عبدالطیف خاں مالک ریڈیو سروس لاہور کی جانب سے لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا کہ:۔

تبلیغ کا مطلب:

تبلیغ کانفرنس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مسلمان اکٹھے ہو کر اسلام کی ترقی اور اس کی سربلندی کے لئے مشورہ کر کے کوئی لائحہ عمل تیار کر کے اس پر عمل کریں۔ ہر قوم کی ترقی کا مدار نوجوانوں پر ہے اور ان کی تربیت سب سے زیادہ ان کی ماؤں کے ذمہ ہے۔ اگر ماں نیک ہوگی تو اولاد بھی نیک ہوگی۔ اگر ماں بُری ہوگی تو اولاد بھی بری ہوگی۔ اس کانفرنس کا نام تبلیغ کانفرنس ہے۔ یعنی حضور علیہ السلام کا پیغام تمام انسانوں کو اکٹھا کر کے پہنچایا جائے۔ اس واسطے ہمیں آج سوچنا ہے کہ تبلیغ کے سلسلہ میں کیا کرنا چاہئے۔ ہندوستان میں جس قدر تکلیفوں کا نزول ہو رہا ہے اس کا سدباب اس طرح ہوسکتا ہے کہ ہندوستان سے اناج۔ کپاس۔ باہر کے ملکوں خاص کر ولایت میں نہ جائے۔ اگر یہ چیزیں خاص ہندوستان ہی میں رہیں تو آج ہندوستان کی غربت کا علاج ہو جاتا ہے"۔

ترکِ رُسوم:

مسلمان آج رسوم میں بہت بری طرح مبتلا ہیں۔ جس قدر روپیہ نکاح اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرگ کی رسومات پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ اس سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہ ہوگا۔ ان رسوم میں پڑ کر مسلمان ہمیشہ کے لئے غلام بن جاتا ہے۔ اس واسطے ہر مسلمان کو عزت کی زندگی گزارنے کے لئے اس لعنت سے بچنا ضروری ہے۔

اچھوتوں میں تبلیغ:۔

آج ہندوستان میں تبلیغ کا مسئلہ بے حد اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ اچھوت اقوام میں تبلیغ کی اشد ضرورت ہے۔ آج اچھوت ہندو مسلمانوں کے درمیان پاسنگ واقع ہوئے ہیں۔ یہ کثیر التعداد اچھوت جس طرف ہو جائیں گے اس کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ اس واسطے مسلمانوں کو بیدار ہو جانا چاہئے۔ اب سونے کا موقع نہیں۔ اٹھو اور بیدار ہو کر اپنی خبر لو اور عزت کی زندگی بسر کرو۔ اچھوتوں کو اپنے ساتھ ملاؤ اور تبلیغ کا اہم فرض پورا کرو۔

> ''آج میں نے اس کانفرنس میں مسلمانوں کو تین خاص نصیحتیں کرنی ہیں اور وہ ان پر کاربند ہو کر عزت کی زندگی بسر کریں اور اس کانفرنس سے یہی پروگرام لے کر جائیں''۔

۱۔ شادی اور غمی کی تمام غیر شرعی تقریبات اور مشرکانہ رسوم ترک کر دو اور قرضہ کی بلا سے نجات حاصل کرو اور سودی روپیہ کی لعنت سے پرہیز کرو۔

۲۔ ہندوستان میں اچھوت اقوام میں تبلیغ اسلام کر کے ان کو اپنے ساتھ ملاؤ اور اسلام کی خدمت کر کے اس سے اپنی محبت کا ثبوت دو۔

۳۔ تیسری نصیحت میں خاص طور پر نوجوانوں کو کرتا ہوں۔ کہ آوارہ خواہشوں پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابو حاصل کرو اور اسلام پر پوری طرح کاربند ہو کر اپنا روپیہ پیسہ تھیٹروں اور سینماؤں میں تباہ و برباد نہ کرو۔

بس میں آج ان تین چیزوں کا پروگرام آپ حضرات کے سامنے رکھتا ہوں خدا تعالیٰ مجھے اور آپ لوگوں کو عمل کی توفیق دے۔ آمین[1]

لاہور اکتوبر ۱۹۳۶ء ۳ بجے بعد دوپہر باغ بیرون دہلی دروازہ احرار پارک میں احرار نگر کے پنڈال میں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی صدارت میں اچھوت تبلیغ کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے خطبہ مسنونہ کے بعد اچھوتوں میں تبلیغِ اسلام کے موضوع پر ایک طویل اور موثر تقریر کی۔ جو متواتر اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہی۔ آپ نے موجودہ سیاسی چکر اور اچھوت ادھار کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ:۔

تین اہم مسائل:۔

"اس وقت ہمارے سامنے تین مسئلے سب سے زیادہ اہم اور غور طلب ہیں۔ پہلا مسئلہ انتخاب کا ہے جس کا ظاہر اتنا دلفریب ہے کہ بڑے سے بڑا تارک الدنیا، زاہد گوشہ نشین بھی اس کے حُسنِ دلفریب کی تاب نہ لا سکے اور بے چین ہو کر میدان انتخاب میں نکل آئے۔ نہ کوئی ہندو بچا نہ سکھ اور نہ عیسائی، مسلمان بھی اس سے بے نیاز نہیں۔ کوئی بھی جماعت ایسی نہیں جو مسئلہ انتخاب میں دلچسپی نہ لیتی ہو"۔

[1] روزنامہ "مجاہد" ۱۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ ختم نبوت:۔

دوسرا مسئلہ ختم نبوت کا ہے۔ چونکہ مسلمان سیاسی الجھنوں میں پڑ گئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے اس طرف توجہ نہیں کی ہندوستان کو ابدی غلامی میں جکڑے رکھنے کیلئے قادیانی نبوت اپنا جال پھیلا رہی ہے۔ مسلمانوں کو اس دائمی لعنت سے بچنے کے لئے کوئی راہ سوچنی ضروری ہے''۔

اچھوتوں کا مسئلہ:۔

''تیسرا مسئلہ جو اہم ہے۔ اچھوت کا مسئلہ ہے اور اس وقت تمام ہندوستان کی توجہ ڈاکٹر امبیکار کے اعلانات کی طرف مرکوز ہے۔ وہ پولٹیکل اچھوت ہے۔ وہ ہندوؤں سے بخوبی واقف ہے اور وہ جانتا ہے کہ ہندوؤں کو دبانے سے کچھ نہ کچھ مل جائیگا۔ اب وہ ٹاٹ پر بیٹھنا نہیں چاہتا لیکن ہندوستان کے آٹھ کروڑ اچھوت جو ہزاروں سال سے حیوانوں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں اگر ان کو مساوات اور انسانیت کا درجہ کسی مذہب میں حاصل ہو سکتا ہے تو وہ اسلام ہے اسلام کے سوا دنیا کا کوئی مذہب اچھوت کو اپنے میں جذب نہیں کر سکتا۔''

سب سے بڑا غلام:

''کائنات میں سب سے بڑا غلام اچھوت ہے۔ غلام کا جسم اور اس کی کمائی اپنی نہیں ہوتی بلکہ مالک کی ہوتی ہے۔ لیکن اسلام نے آ کر دنیا میں غلام کا درجہ بلند کر دیا ہے اچھوت پر سب سے بڑا احسان کرنے والے محمد (ﷺ) ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنہوں نے اپنی پھوپھی زاد ہمشیر زید سے منسوب کر دی جو غلام تھا''۔

اس کے بعد آپ نے آنحضرت ﷺ کے زمانہ کے دیگر واقعات بیان کرتے ہوئے۔ اچھوت کی اصلاح کی چند نظیریں پیش کیں کہ کس طرح آنحضرت ﷺ نے غلاموں کو مساوات اور برابری کا درجہ دیا۔ تبلیغ کے اصول اور غیر مسلم اقوام کو اپنے میں جذب کرنے کے مختلف مذہبی و اصولی طریقوں کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ:۔

اسلام کی خوبیاں:۔

''مذہب اسلام کی تبلیغ کرنے والوں نے مذہب کے معاملہ میں جبر و اکراہ سے کام نہیں لیا بلکہ اپنے عمل سے اسلام کی تلقین کی کہ ایسے لوگوں سے کیا سلوک کیا جائے۔ جو مسلمان نہیں ''نشہ پلا کر گرانا تو سب کو آتا ہے۔'' لیکن بغیر نشہ کے کسی کو بچھاڑنا کام رکھتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے عمل سے اور اپنے مذہب کی خوبیوں کے ذریعے اچھوتوں کے ساتھ ایسا سلوک کریں کہ وہ اسلام قبول کرنے پر مجبور ہو جائیں اور سوائے مذہب اسلام قبول کرنے کے ان کے لئے کوئی چارہ نہ رہے''۔

اس ضمن میں آپ نے اپنے چشم دید واقعات بیان کئے جن کی رو سے اچھوت ہمیشہ اپنے آپ کو انسانی دائرے سے بھی خارج سمجھتے ہیں اور کہا کہ:۔

اسلامی اخلاق:۔

''کروٹ لو۔ اور پکڑلو۔ ان گرے ہوئے اچھوتوں کو اور اپنے سینے سے لگاؤ۔ ہم روپیہ دے کر کبھی بھی ان کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ اسلام اسلام ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشنگی بجھانے کے لئے دریا کسی کے گھر نہیں جاتے۔ پیاسے ہی دریا پر جاتے ہیں اگر دریا کسی کے گھر جاتے ہیں تو راوی بن کر جاتے ہیں۔ کوئی تلوار کارگر نہیں ہوتی۔ اخلاق کی تلوار انسان کو ہمیشہ کے لئے رام کر لیتی ہے۔ اس لئے اچھوتوں کو ساتھ ملانے اور دائرہ اسلام میں داخل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ تم اس خلق عظیم کو اختیار کرو۔ جو اسلام نے تم کو بخشا ہے'' [1]

بجنور میں حافظ محمد ابراہیم صاحب کے الیکشن کو کامیاب بنانے کی غرض سے سید بخاری آل انڈیا احرار پولیٹکل کانفرنس بٹالہ سے فارغ ہو کر ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو پہنچے اجتماع عظیم میں آپ نے مندرجہ ذیل تقریر ارشاد فرمائی۔ یہ تقریر سہ روزہ ''انصاری'' دہلی کے حوالہ سے درج کی جاتی ہے۔ حضرت شاہ صاحب کی تقریر جاری تھی کہ اسی دوران میں سامنے سے مولانا حسرت موہانی چند اشخاص کے ہمراہ نمودار ہوئے۔ مولانا کو پلیٹ فارم پر بڑی عزت اور احترام سے بٹھایا گیا بعض اطراف سے کچھ آوازیں بلند ہوئیں لیکن شاہ صاحب نے حاضرین کو ڈانٹا۔ کوئی کچھ نہ کہے میرے دل میں حسرت موہانی کا بڑا احترام ہے۔ میں ان کی عزت کرتا ہوں۔ مگر خدا معلوم کیا بات ہے کہ وہ اس کشتی میں جا بیٹھے ہیں جو ڈوبنے والی ہے'' (انصاری)

موہانی اور بخاری کا مکالمہ:۔

مولانا حسرت موہانی نے دورانِ تقریر کہا کہ مسلم لیگ کی تمام جدوجہد اسلام کے تحفظ کے لئے ہے۔ ہم اپنے امیدوار کو اس لئے کامیاب نہیں کرانا چاہتے کہ

[1] ''نقاد'' لاہور ۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ وزیر بنے نہ وہ کبھی وزیر بن سکتا ہے۔

شاہ صاحب نے جواب میں فرمایا کہ وزیر تو کیا تمہارا (مسلم لیگ) امیدوار ممبر بھی خدا کے فضل سے نہیں بن سکتا۔

حسرت موہانی: میں سرے سے عہدوں کے خلاف ہوں۔

بخاری: اگر یہی بات ہے۔ تو مسلم لیگ جو عہدوں کے قبول کرنے کے حق میں ہے اس سے استعفیٰ دے دیجئے۔

حسرت موہانی: آپ اپنی جماعت ''احرار اسلام'' سے ''اسلام'' کا لفظ نکال کر اس کا نام مجلس احرار ہند رکھئے۔ اور کانگریس کی اطاعت نہ کیجئے۔ میں شامل ہو جاؤں گا۔

بخاری: آپ مسلم لیگ میں ''مسلم'' کا لفظ نکال دیجئے اور ہندی لیگ بنائیے رہا کانگریس کی اطاعت کا مسئلہ تو یہ حقیقت ہے کہ میں اور آپ دونوں کانگریس کی اطاعت کر چکے ہیں''۔

لاہور ۳۰ مارچ ۱۹۳۸ء دہلی دروازہ کے باغ میں ایک عظیم الشان جلسہ زیرِ صدارت صاحبزادہ فیض الحسن صاحب سجادہ نشین آلومہار شریف منعقد ہوا۔ چالیس ہزار مسلمانوں کا یہ اجتماع تھا۔ تلاوتِ قرآن مجید کے بعد شاہ صاحب نے مسلمانانِ لاہور سے یوں خطاب کیا۔

لاہور کے مسلمانوں سے خطاب:

''جناب صدر محترم اور تماشائی بھائیو! مجھے بیس سال لاہور آتے ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے ہیں۔ میں بوڑھا ہو گیا ہوں لیکن مجھے آج تک پتہ نہ چلا کہ آپ ہیں کیا؟ غوث ہیں' قطب ہیں' ابدال ہیں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کو کس خطاب سے مخاطب کروں۔ آپ کے سامنے اڑھائی سال کے عرصہ میں بہت سے واقعات رونما ہوئے۔ میں آپ سے تعاون نہیں چاہتا۔ جتنے بیٹھو مخاطب بن کے بیٹھو۔ دو اڑھائی برس تک جو پھندا (شہید گنج) آپ نے ہمارے گلے میں ڈالا ہے۔ نہ پھندا ہی نکلتا ہے نہ دم ہی نکلتا ہے۔ ایک وقت آیا جب ہم نے کہا نہ مرو۔ (یعنی سول نافرمانی نہ کرو) تو تم نے کہا کہ ہم مریں گے۔ ہم نے کہا کہ آؤ مریں آپ نے کہا کہ نہیں مریں گے۔ تم جو قدم اٹھاؤ۔ وہ ہندوستان کا فیصلہ ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ اگر لاہور آزادی کے لئے قدم اٹھائے تو چالیس دن میں ہندوستان کی حالت بدل جائے۔

ہم نے دہلی دروازے کے شہیدوں کو خدا شاہد ہے کہ کبھی یہ نہیں کہا کہ وہ حرام موت مرے" کل کا اخبار "زمیندار" دیکھو جس میں ہمارے ساتھ یہ الفاظ منسوب کئے گئے ہیں مسلمانو۔ دعا کرو کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت ہو۔ خدا جھوٹے کو حرام موت مارے۔ جس نے یہ کہا ہو اُسے جہنم واصل کرے۔

لاہور کے مسلمانوں تم آدمی پیدا کرو۔ عطاء اللہ شاہ بخاری۔ مولانا مظہر علی اظہر' افضل حق پر کیوں زور دیتے ہو یہ تو دوسرے شہروں کے رہنے والے ہیں اپنے میں سے آدمی پیدا کرو جو تمہاری قیادت کے فرائض ادا کرے۔

مسلم لیگ کے ایک رہنما نے چند آدمیوں کے ذریعہ مجھ سے پوچھا کہ تم نے انڈیا ایکٹ پڑھا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے انڈیا ایکٹ نہیں پڑھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے قرآن نہیں پڑھا فیصلہ خدا کے روبرو ہوگا کہ کون سی کتاب پڑھنی لازمی اور ضروری تھی۔

میں سات مرتبہ جیل گیا ہوں کیا میری رفیقہ حیات کے مہر میں جیل جانا لکھا گیا ہے؟ میں جیل جاتا ہوں۔ تم بھی آؤ اور ہمارے ساتھ چلو۔ تم ساڑھے تین ماہ سے ہمارا تماشا دیکھ رہے ہو۔ ہم کسی کے ملازم نہیں۔ ان سے پوچھو جو چھ ہزار روپیہ ماہانہ تنخواہ لیتے ہیں۔ کیا ان کا فرض نہیں کہ وہ قوم کے لئے تکالیف اٹھائیں۔[1]

مجلس احرار باغبان پورہ کے زیر اہتمام چوک مدینہ میں ۳۰ جون ۱۹۳۸ء چودھری افضل حق کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ بیس ہزار افراد نے جلسہ میں شرکت کی۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے مجلس احرار اور آزادی کے مسئلہ پر ذیل کے خیالات کا اظہار فرمایا:۔

''ہم جس مقصد کو لے کر اٹھے ہیں۔ اس کے حصول کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ جو مسلمان قربانی کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ہمارے ساتھ شامل ہوں۔ ہم وطن عزیز کو آزاد کرا کر رہیں گے۔ خواہ اس کے لئے کسی دوسری جماعت سے تعاون کرنا پڑے'' آخر میں آپ نے مسلمانوں کو آزادی وطن کی جدوجہد میں حصہ لینے کی تلقین فرمائی''۔[2]

احرار پاک جہلم میں ۲۳، ۲۴ جنوری ۱۹۳۹ء کو فخر قوم چودھری افضل حق

---

[1] ''احسان'' یکم اپریل ۱۹۳۸ء

[2] ''زمزم'' لاہور ۲ جنوری ۱۹۳۸ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی صدارت میں ڈسٹرکٹ پولیٹکل کانفرنس منعقد ہوئی مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب نے حسب ذیل تقریر ارشاد فرمائی:۔

آزادی کی تلقین:۔

''قرآن مجید ہمیں نجات کا راستہ بتاتا ہے۔ ہم یہودیوں نصرانیوں کو کبھی دوست تصور نہیں کر سکتے جو فلسطین میں مل کر ہمارے عرب بھائیوں پر عرصہ حیات تنگ کر رہے ہیں۔ میں اپنے دوستوں کو مشورہ دونگا کہ جو فوج میں بھرتی ہو کر جانا چاہیں ان کو شوق سے جانے دیں اور ان کی ہرگز مخالفت نہ کریں لیکن خدا سے دعا کریں کہ یہ لوگ جا کر واپس نہ آئیں

تحریک ''حریت وطن'' کے سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ:۔

''ہمیں اپنی تمام تر توجہ ملک کی آزادی پر مبذول کرنی چاہیے ہماری قربانیاں اس قدر زیادہ ہوں کہ دوسری قومیں ہمارا مقابلہ نہ کر سکیں اور فخر سے شہیدوں کو گن کر یہ کہہ سکیں کہ آؤ دیکھو! ہمارے اس قدر نوجوان آزادی وطن کی خاطر جام شہادت نوش فرما چکے ہیں۔ حقوق کی تقسیم کے لئے قوم کی قربانیوں سے کوئی دلیل مستحکم اور روشن تر نہیں۔''[1]

ڈسٹرکٹ احرار پولیٹکل کانفرنس کا آخری اجلاس ۱۳ مارچ ۱۹۳۹ء بیرون دہلی دروازہ احرار پارک لاہور میں مولانا احمد سعید صاحب دہلوی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے آزادیٔ وطن اور پنجاب کے

[1] ''زمزم'' لاہور ۱۵ مارچ ۱۹۳۹ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رجعت پسندوں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

آزادی خدا کی نعمت ہے:۔

"پنجاب کے رجعت پسند عناصر اپنے اغراض کی خاطر سادہ لوح مسلمانوں کو غلامی میں جکڑنے کی انتہائی کوششوں میں مصروف ہیں۔ میں مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ طوق غلامی کو اُتاریں۔ کامیابی اس صورت میں ہوگی کہ رجعت پسندوں کے خلاف متحدہ محاذ قائم کریں (دہلی میں آزاد مسلم کانفرنس ۲۷۔۲۸۔۲۹۔۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء کا انعقاد اس امر کی دلیل ہے کہ مسلمانوں نے شاہ صاحب کی بتائی راہ اختیار کی۔) سب لیڈر تعاون کر کے اپنے وطن عزیز کو آزاد کرائیں۔

آزادی ایک نعمت ہے۔ اس کو حاصل کرنا ہر مسلمان کا اخلاقی فرض ہے۔ اب باتیں کرنے یا تقریریں کرنے کا وقت نہیں۔ دنیا کی دوسری قومیں ترقی کر رہی ہیں اور نہایت تیزی کے ساتھ آزادی کی منزل پر پہنچ رہی ہیں۔ مسلمانوں کو پیچھے کسی صورت میں نہیں رہنا چاہئے۔ بلکہ زور و شور کے ساتھ میدان عمل میں اتر آئیں اور وطن کی آزادی کے لئے سب سے پہلی صف میں جمع ہو جائیں۔ اور مجلس احرار کے ممبر بن کر اس کو مضبوط بنانے کی کوشش کریں۔ ملک کی غربت دور کرنے اور برادرانِ وطن کی امداد کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مسلمان کھدر کا استعمال کریں اور ملک کی بنی ہوئی اشیاء خریدیں۔"

پشاور ۸ اپریل آل انڈیا احرار پولیٹیکل کانفرنس کے دوسرے دن تبلیغ کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس کی صدارت کے فرائض انجام دیتے ہوئے حضرت

www.KitaboSunnat.com

شاہ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ:۔

تبلیغ کا مفہوم:

’’تبلیغ کے معنی پہنچا دینا یا کسی موقع پر پہنچاتے رہنا۔ ہماری اصطلاح شرع اور آئین اسلام میں تبلیغ کے معنی اللہ تعالیٰ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچانا ہے۔ یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار گفتار' آپ کی نشست' آپ کی برخاست' آپ کی حرکت' آپ کا سکون' آپ کا کھانا' آپ کا پینا' آپ کا اٹھنا' آپ کا بیٹھنا' بھی عوام تک پہنچانا تبلیغ ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مذہب اور سیاست جُدا جُدا ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں مذہب اور سیاست علیحدہ ہیں تو رسول کریم ﷺ نے اپنے دندان مبارک کیوں شہید کرائے تھے؟ مجھے وہ طرزِ زندگی جو کعبہ سے اٹھی وہ طرزِ زندگی جس نے مدینہ میں ڈیرہ جمایا آپ کے سامنے پیش کرنا ہے کیوں ہزار مرتبہ کا آزمایا ہوا نُسخہ لوگوں کو نہ بتایا جائے۔‘‘

قرآن مجید:

دوستو! قرآن کریم میں سے اگر محمد ﷺ کا نام نکال دیا جائے۔ تو کیا باقی رہتا ہے۔ تمہارا قرآن شریف خود بولتا ہے۔ کوئی پوچھے نہ پوچھے وہ کہتا ہے۔ جہان کے پروردگار نے یہ کتاب نازل کی' ایسی روح اس کتاب کو لے کر آئی۔ جو امانت دار ہے۔ اللہ اللہ۔ ایسی کتاب کی بلاغت کے صدقے جایئے کتاب بول اٹھی کہ میں محمد ﷺ پر اتاری گئی۔ جو آمنہ کا چاند اور عبداللہ کے گھر کا چراغ ہے۔ وہ رات جس میں یہ قرآن اتارا گیا۔ ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے‘‘۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکسار میرے بچے ہیں:

یہ راستے آسان نہیں مشرقی کو ایک رات بھی جیل میں کاٹنی پڑے تو معافی مانگ کر واپس آ جائیگا میں خاکساروں کو برا نہیں کہتا۔ میرے بچے ہیں۔ میرے عزیز ہیں' علامہ عنایت اللہ خاں مشرقی اور چیز ہے۔ خاکسار تو کچھ کرنا چاہتے ہیں لیکن انہیں سردار بے وضول گیا ہے۔ ایک بے عمل کا ساتھ دینے سے بنے گا کیا؟ تم سو سال دریا کے کنارے لیٹے رہو لیکن جب تک دریا میں کودو گے نہیں۔ تیرنا نہیں سیکھ سکو گے۔ آخر پریڈ کبھی ختم بھی ہوگی۔ میں نے ایسی نیت باندھنے والے بھی دیکھے ہیں کہ جماعت ختم ہو گئی لیکن نیت ختم نہ ہوئی ساری پریڈیں بھول جائیں گی۔ جب کہیں ٹکر ہو گئی۔ کیا پریڈ اس واسطے سکھائی جا رہی ہے کہ تمام عمر چپ وراست کے خیال میں گزر جائے؟

الجھ کے رہ گئی گیسوئے پر شکن میں صبا
خدا کی شان بندھی رہ گئی رسن میں صبا

کلہاڑی اور چیز ہے۔ بیلچہ اور چیز ہے۔ کل کو زمیندار کہے گا۔ ہل بھی۔ لقوہ کوچوان کا چابک تو لقوہ ہو سکتی ہے لیکن بیلچہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ روٹی کمانے کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اس میں شوربہ اور روٹی ڈالو اور خوب مزے سے کھاؤ میں اور میرا سرخ پوش احرار سپاہی جیل کاٹے ہوئے ہے۔

احرار کا سرخ لباس:

آپ نے احرار سرخ پوشوں کے سرخ کپڑے کے متعلق فرمایا کہ:۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یہ کپڑے ہمارے نہیں۔ یہ تو ہم نے سرحد کے سرخ پوش
شہیدوں کی یادگار کے طور پر قبول کئے ہیں"

(اس مرحلہ پر حاضرین نے شہیدانِ پشاور زندباد کے نعرے لگائے)

انجمن سیف الاسلام دہلی کے جلسہ میں جو ۲۳ اپریل ۱۹۳۹ء کی شب مولانا عبدالحلیم صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ شاہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

مدح صحابہؓ:

"مدح صحابہ کے سلسلہ میں ہمارا جھگڑا شیعوں سے بالکل نہ تھا۔ ہم تو حکومت سے اپنا حق مانگنا چاہتے تھے۔ ہمارا مذہب چڑانے کے لئے نہیں بلکہ وہ تو رواداری سکھاتا ہے"۔

"لکھنؤ میں ایک ایسا قانون موجود ہے جس کی رو سے منقبت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جرم ہے اور ابو بکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کی تعریف کرنا قابلِ مواخذہ ہے اور اس کی سزا دو سال قید ہے۔ غضب خدا کا یہاں ۸۰ ہزار اہلسنت و الجماعت کی آبادی ہے اور وہ اس قانون کو حکومت سے نہیں بدلواتے چند ماہ ہوئے ہمارے بھائی منے خاں نے یہاں مدح صحابہؓ پڑھی تھی جس کی پاداش میں اس پر مقدمہ چل رہا ہے۔ میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس قانون کو منسوخ کر دے۔ اس لئے کہ یہ مداخلت فی الدین ہے۔ حکومت نے مذہبی آزادی کا اعلان کر رکھا ہے۔ اس سے ہمارے شہری حقوق پامال ہوتے ہیں۔ گالی بکنا تو جرم ہوسکتا ہے۔ مگر کسی کی تعریف کرنا کیسے جرم ہوسکتا ہے؟ آز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت نے قمار بازی، شراب نوشی، اور عصمت فروشی پر کوئی پابندی عائد نہیں کی لیکن خلفائے راشدین کی تعریف پر پابندی عائد ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اپنی پوزیشن پر غور کرے میں شیعوں کو خطاب نہیں کر رہا ہوں بلکہ میرا روئے سخن حکومت کی طرف ہے۔ شاید کل کچھ اور سمجھے۔ اس لئے کان کھول کر سن لو۔ میں تمام یو۔ پی کو ایک مرکز پر جمع کروں گا اور اس قانون کو آئینی جدو جہد سے منسوخ کراؤں گا۔ اگر اس طرح کامیابی نہ ہوئی تو پھر بے آئینی کروں گا۔ (احرار کی سول نافرمانی سے ۱۹۳۷ء میں یہ قانون منسوخ ہو گیا۔)

تشدد اور عدم تشدد کی جنگ کی تاریخ:

مورخہ ۳ جون ۱۹۳۹ء کو راولپنڈی نواں محلہ میں شاہ صاحب نے جو تقریر فرمائی تھی۔ وہ تقریر اخبارات میں نہیں مل سکی۔ لیکن اس تقریر کا مفہوم شاہ صاحب نے مسٹر ڈی فالشا سیشن جج لاہور کی عدالت میں ۴ جون ۱۹۴۰ء کو بیان کیا اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے عدالت کے دریافت کرنے پر شاہ صاحب نے بیان کیا کہ:۔

"اس مقدمہ کی بھی حقیقت وہی ہے۔ جو مقدمہ گجرات کی تھی جس میں ہائی کورٹ نے مجھے بری کیا یعنی جس طرح ایک جعلی تقریر پیش کر کے گجرات میں مجھ پر ایک مقدمہ بنایا گیا۔ اسی طریقہ پر جو تقریر محترم عدالت میں پیش کی گئی ہے۔ وہ بھی اسی طرح گھٹا اور بڑھا کر میرے بعض جملوں کو خلاف ترتیب پیش کیا گیا ہے۔ جس سے میری تقریر کا جو مقصد اور مفہوم تھا وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارا اُلٹ گیا۔ میرے ساتھ جو سلوک ہوا ہے۔ وہ نیکی برباد
گناہ لازم کے مصداق ہے"۔

"پنجاب میں یونینسٹ پارٹی کے قیام کے بعد یونینسٹوں اور احرار پارٹی کے تعلقات کشیدہ رہے ہیں۔ ہماری کوشش یہ رہی کہ ہم بہتر حکومت قائم کریں۔ یہ کشمکش انتخابات کی صورت میں تمام پنجاب میں پھیل گئی۔ ہم نے یونینسٹ امیدواروں کے مقابلہ میں امیدوار کھڑے کیے اور انہوں نے ہمارے امیدواروں کو شکست دینے کی کوشش کی۔ اس سلسلہ میں میں نے اور میرے رفیقوں نے تمام اضلاع کا دورہ کیا یکم دو اور تین جون کو پنڈی گھیپ ضلع کیمبل پور میں کانفرنس ہوئی۔ جس میں میں شریک ہوا اور میرے رفیقوں میں سے مولانا مظہر علی اظہر ایم ایل اے شریک ہوئے حُسنِ اتفاق پیر لال بادشاہ آف مکھڈ کانفرنس میں شریک ہوئے اور ایک اجلاس کی انہوں نے صدارت بھی فرمائی دوسرے اجلاس میں انہوں نے یونینسٹ وزارت کے خلاف عدمِ اعتماد کی تحریک پیش کی جو اتفاق رائے سے پاس ہوگئی۔ کانفرنس میں تمام علاقہ کے بڑے بڑے زمیندار' علماء صوفیا اور علاقے کے نوجوان شامل ہوئے۔ ۲ جون کو ۲:۳۰ بجے کانفرنس ختم ہوئی۔ مولانا اظہر اور میں لاہور جاتے ہوئے راولپنڈی پہنچے۔ چونکہ شہید گنج ایجی ٹیشن کے بعد میں نے راولپنڈی آنا جانا بالکل بند کر دیا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ تمام پنجاب میں سب سے زیادہ جہاں مجلسِ احرار کی مخالفت کی گئی۔ وہ راولپنڈی تھا۔ اس لئے میری رائے یہ تھی کہ راولپنڈی میں کوئی سیاسی تحریک کامیاب نہیں ہوسکتی۔ اس ماحول میں بھی چند دوست ایسے تھے جو ہمارے حق میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اور وہ چاہتے تھے کہ میں تقریر کروں میں نے حتیٰ الامکان کوشش کی کہ تقریر نہ کروں کیونکہ راولپنڈی میں اس وقت خاکسار تحریک کا زور تھا''۔

''اس وقت خاکسار تحریک کا رخ علماء کی بدنامی اور ان کی توہین کی طرف تھا میرے دوستوں کے اصرار نے مجھے مجبور کر دیا چنانچہ میں نے گھڑی سامنے رکھ کر ایک گھنٹہ ۴۵ منٹ تقریر کی۔ میری تقریر کا مقصد اپنی مجلس پر سے ان الزامات کو ہٹانا تھا جو مسجدوں اور بازاروں میں عام جلسوں کے اندر ہم پر لگائے جاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ یہ لوگ کانگریس کے زرخرید غلام ہیں اور ہندوؤں سے مل کر ہندوستان میں ہندوراج قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری جماعت میں علماء بھی ممبر ہیں اور میں خود ۱۹۳۰ء سے لے کر اس وقت تک جمعیت العلماء ہند کی ورکنگ کمیٹی کا ممبر ہوں جب بازاروں میں علماء کے خلاف الزامات لگائے جاتے تھے۔ اور ''مولوی کا غلط مذہب'' نامی ایک رسالہ علامہ عنایت اللہ مشرقی کا لکھا ہوا ٹکے ٹکے میں بکتا تھا''

میں نے اپنی تقریر میں علماء کی صحیح روِش ان کا صحیح مذہب اور صحیح پالیسی کا بیان کرنا ضروری سمجھا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ۱۸۵۷ء سے لے کر اس وقت تک عدمِ تشدد اور تشدد کی تاریخ میں نے بیان کی۔ عدالت کے ایک سوال پر آپ نے فرمایا کہ:۔

میں نے کہا تھا کہ عدم تشدد کے تحت رہ کر ہمیں قتل ہونا پڑے۔ تباہ ہونا پڑے یا پھانسی پر چڑھنا پڑے ہمیں یہاں بھی اسی طرح حکومت کرنی چاہیے جس طرح دوسرے صوبوں میں کانگریس نے اپنی حکومتیں قائم کر کے برطانوی اقتدار کو کم کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ میرا بیس برس کا پولیٹیکل کریکٹر یہ ہے کہ جب بھی مجھ پر حکومت نے مقدمہ بنایا جو لفظ میں نے کہا اس کا اقرار کیا۔ میں نے ایسی بات کبھی نہیں کی جس پر مجھے افسوس ہو اور اس کے لئے عدالت میں جھوٹ بول کر جان بچانی پڑے میں جھوٹ بول کر زندہ رہنا نہیں چاہتا۔[1]

جناب خان غازی کابلیؒ نے حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کی سوانح ۱۸۹۲ء تا ۱۹۴۰ء رقم فرمائی۔ چونکہ اس کے بعد سہ بارہ کتاب شائع نہ ہوسکی۔ اس لئے اب یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ مختصراً ۱۹۴۰ء سے ۱۹۶۱ء تک کے حالات بطور ضمیمہ شائع کر دیئے جائیں۔

سو شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ کی حیاتِ بیکراں میں سے مختصراً واقعات و حالات تاریخ و سن کی قیود اور ترتیب کے ساتھ بطور مشتے نمونہ از خروارے حاضرِ خدمت ہیں۔ (مرتب)

تحریک فوجی بھرتی بائیکاٹ:

حضرت امیر شریعت تحریک فوجی بھرتی بائیکاٹ (۱۹۳۹ء) کو ہندوستان بھر میں ہوا دینے کی پاداش میں انگریز اور اس کے کاسہ لیسوں کے عتاب کا شکار ہوئے۔ ہر چند کہ سکندر حیات وزیر اعظم پنجاب نے آپ کی راہیں مسدود کرنے کیلئے ہر حیلہ و حربہ استعمال کیا۔ لیکن اس کے قوانین و ضوابط حق و صداقت کے مقابلے پر ہر مرحلہ شکست در شکست کا شکار ہوتے گئے اور حضرت شاہ جی باوجود ہزار قیود و تعزیرات کے آزادیٔ وطن کے حصول کی خاطر تمام خونچکاں مراحل سے

[1] ''ملاپ'' ۶ جون ۱۹۴۰ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخیر و خوبی گزر گئے۔

آپ نے ۱۱ ۱۲ جولائی ۱۹۴۱ء کو مجلس احرار اسلام پنجاب کی صوبائی کانفرنس منعقدہ سیالکوٹ میں شرکت فرمائی۔

آل انڈیا احرار ورکنگ کمیٹی نے ۲۱ فروری ۱۹۴۲ء کے اجلاس میں ہندوستان کے غیر یقینی حالات کے پیش نظر ہر قسم کی سول نافرمانی کے خاتمے کا اعلان کیا۔ اسی دوران حضرت شاہ جی فیصل آباد اور چنیوٹ کے دورے پر تشریف لے گئے۔ آپ نے ہندوستان کے مختلف شہروں کا دورہ کرتے ہوئے ۲۰ ۲۱ مئی ۱۹۴۲ء کو بوریوالہ میں خطاب فرمایا۔ ۲۳ ۲۴ اپریل ۱۹۴۳ء کو یو۔ پی پراونشل احرار کانفرنس میں آپ کی مفصل تقریر ہوئی اور اسی کانفرنس کے ایک دن بعد مرکزی مجلس عاملہ نے حکومت الہیہ کی تاریخی قرارداد منظور کر کے کانگرس اور مسلم لیگ کی راہ میں رکاوٹ بننے کی بجائے ان کیلئے رستہ کھلا چھوڑ دیا۔ ۲۳ جولائی ۱۹۴۳ء کو آپ نے "یوم تحفظ قرآن" کے سلسلہ میں اور ۲۴ جولائی کو حکومت برطانیہ کی جانب سے حج پر پابندی کے خلاف مختلف شہروں میں کئی جلسوں سے خطاب فرمایا۔ ۸۔ ۹ دسمبر ۱۹۴۵ء کو احرار پارک' باغ بیرونی دہلی دروازہ لاہور میں شیخ حسام الدین کی صدارت میں پنجاب پراونشل احرار انتخابی کانفرنس منعقد ہوئی۔ ۹ دسمبر کو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ایک طویل خطاب فرمایا جو رات ۹ بجے سے شروع ہو کر صبح ۵ بجے تک جاری رہا۔ اس اہم انتخابی تقریر میں آپ نے ملک کے سیاسی مسائل کے متعلق مجلس احرار کے نقطہ نگاہ کی وضاحت کی۔ خصوصاً پاکستان کے متعلق احرار کا موقف واضح کیا۔ آپ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں آج اس اسٹیج سے اعلان کرتا ہوں کہ پاکستان کا جو نقشہ بتایا جا رہا ہے اور جس کا نعرہ لگایا جا رہا ہے حالاتِ موجودہ نہ تو ہندوستان میں ویسا پاکستان بن سکتا ہے اور نہ ہی حکومت الٰہیہ کا قیام عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ جو شخص پاکستان اور حکومت الٰہیہ کا نعرہ لگا کر مسلمانوں سے ووٹ کی بھیک مانگتا ہے وہ انہیں گمراہ کرتا ہے۔ خود ہمارا بھی ہرگز یہ دعویٰ نہیں کہ ہمیں ووٹ دو گے تو ہم فوراً ابوبکرؓ عمرؓ جیسی حکومت قائم کر دیں گے حاشاء وکلا ...... یہ تو بہت بڑی بات ہے۔ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ دین کے خادم کی حیثیت سے اگر ہمیں کبھی موقع مل گیا تو اللہ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ انشا اللہ ثم انشاء اللہ جوا' شراب' زنا' چوری' ڈکیٹی وغیرہ موٹی موٹی برائیاں ہم ضرور ختم کریں گے۔ ان پر پابندی لگا دیں گے اور ان کے مقابلہ میں پورا اسلام تو بہت دور کی بات ہے' اس ملک کی مخلوط آبادی اور اس فضاء میں اگر ہم اسلام کے چند بنیادی احکام بھی نافذ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو سمجھیں میدان مار لیا اور بڑا جہاد ہو گیا۔ فُزتُ وَرَبِّ الکعبہ

مسلمان مجاہدین آزادی پر اتہامات:

پچھلے دنوں جب میں کشمیر میں تھا مجھ پر کھلے بندوں تہمت لگائی گئی کہ ہندو کے ہاتھ بک چکا ہے۔ اسے کانگریس نے خرید لیا ہے۔ میرے محترم میاں افتخار الدین نے جو کل تک کانگریسی تھے اور کانگریس سے کٹ جانے کے بعد امرتسر میں جا کر میرے متعلق کہا کہ عطاء اللہ شاہ بخاری کو کانگریس سے روپیہ ملتا ہے۔ میں اس اسٹیج سے میاں صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ پنجاب صوبہ کانگریس کے صدر تو وہ رہے ہیں' وہ خود ہی بتائیں کہ انہوں نے کانگریس سے مجھے کب اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنے روپے دلوائے ہیں۔ افسوس ہے کہ انتخابات کی گرما گرمی میں قوم کا اخلاق بگاڑا جا رہا ہے۔

طبقہ علماء اور بزرگان دین کی بے حرمتی :۔

سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والے طلباء کو اپنے بزرگوں' پیشواؤں اور علماء کے سامنے ناچنے' ان کی بے حرمتی کرنے' ان کو قتل کرنے اور ان کی نورانی اور متبرک داڑھیوں میں شراب کی بوتلیں انڈیلنے کی تربیت دی جا رہی ہے۔ کاش! قوم کے رہنما سوچیں اور سمجھیں کہ وہ مسلمان نوجوانوں کو کس طرف لے جا رہے ہیں؟ ان آنکھوں نے اخبارات میں جب سرینگر میں ابوالکلام آزاد کے دریائی جلوس میں مسلم لیگیوں کی طرف سے جوتوں کی بارش کا حال پڑھا تو دل مسوس ہو کر رہ گیا۔

مسلمانو! سوچو کہ تمہارے لیڈر تمہیں کس طرف لے جا رہے ہیں؟ ان لوگوں نے خود تاریں دے کر مولانا "ابوالکلام آزاد" کو رہا کرایا۔ ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ لیکن شملہ کانفرنس میں جب ان کی نہ بن سکی تو سرسید کی جو اولاد علی گڑھ کے زیر سایہ پل رہی ہے۔ کل بننے والی اس مسلمان قوم نے علی گڑھ ریلوے اسٹیشن پر مولانا کے ڈبے میں داخل ہو کر اپنی پتلونیں اتار دیں اور اپنی شرمگاہوں کا مظاہرہ کیا۔

مولانا آزاد سے بدسلوکی

میں لیگی مسلمانوں سے پوچھتا ہوں کہ آخر یہ کیا تماشا ہے کہ تم مولانا آزاد کو کافر کہتے ہو؟ لیکن یہ تو بتاؤ کہ وہ کافر کب سے بنا ہے؟ مکہ میں پیدا ہونے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے یکتائے روزگار عالم' قرآن کی تفسیر کرنے والا عالم دین' محدث دنیا میں چراغ لے کر ڈھونڈنے سے نہیں ملتا تم اس کو کافر کہہ کر اپنے آپ کو جہنمی بنا رہے ہو؟ اور پھر یہ بدسلوکی مولانا آزاد تک ہی محدود نہیں۔ ان کی وہ قابل احترام اور پاکدامن بیوی جس کو ساری عمر کسی شخص نے بانقاب یا بے نقاب باہر نکلتے بھی نہیں دیکھا اس کی موت کے بعد بے حرمتی اسی مسلمان قوم نے کلکتہ میں کی؟ مولانا جیل میں پڑے تھے تو ان کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ مسلم لیگی رضا کار لٹھ لے کر کھڑے ہو گئے اور مسلمانوں کو روکتے رہے کہ ابوالکلام کی بیوی کے جنازہ کی نماز میں شرکت نہ کرو۔ وہ کافرتھی مر گئی۔ اسے جہنم رسید ہونے دو۔ میں ان مسلمانوں سے پوچھتا ہوں کہ تمہارا اسلام تمہیں یہی تعلیم دیتا ہے کہ یگانہ روزگار عالم کی دین دار' اور اسلامی تمدن کے گھوارہ میں پلی ہوئی بیوی کے ساتھ اور وہ بھی اس کی موت کے بعد یہ سلوک کرو؟ اسلام تو کسی غیر مسلم کے ساتھ بھی اس رویے کی اجازت نہیں دیتا۔

مولانا حسین احمد مدنی کی بے حرمتی:

یہاں پر ہی بس نہیں اس دور کے ''اپٹوڈیٹ مسلمانوں'' نے اپنے اخلاق کو یوپی کے ریلوے اسٹیشنوں' بازاروں' گلی کوچوں' سڑکوں اور میدانوں میں اس حد تک رُسوا کیا اور مولانا حسین احمد مدنی جیسے عالم دین کی بے حرمتی کرنے میں سرسید کی اولاد یہاں تک چلی گئی کہ ان کی ٹوپی جلا دی؟ ان کی نورانی داڑھی میں شراب کی بوتل انڈیل کر اپنے اخلاق کی انتہائی پستی کا مظاہرہ کیا؟ جانتے ہو علی گڑھ کے نوجوانوں اور یوپی کے مسلمانوں نے یہ سلوک کس ۔ ے کیا؟ اس ہستی سے جو چودہ برس تک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ منورہ میں روضہ رسول ﷺ کے سامنے بیٹھ کر ہزاروں تشنگان دین کو درس حدیث دیتا رہا جس کے دریائے علم میں نہائے ہوئے آج پانچ ہزار محدث مدینہ منورہ سے لیکر ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں یہ سلوک اس حسین احمد سے کیا گیا جو مدنی کہلاتا ہے؟ یہ سلوک اس عالم دین اور بزرگ سے کیا گیا جس نے اپنی جماعت اور دوستوں کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے مسٹر جناح صاحب کا ساتھ دیا اور مسلم لیگ کو مضبوط بنانے کے لئے ۱۹۳۷ء کے انتخاب میں دن رات ایک کر دیا تھا؟ تب وہ حسین احمد ہمارے مقابلہ میں ان کے نزدیک برحق' سچا عالم دین اور شیخ الاسلام تھا؟ لیکن جب الیکشن کے بعد مسلم پرسنل لاء سنی اوقاف ایکٹ وغیرہ' مسلمانوں کے مطالبات منظور کرانے کے متعلق جناح صاحب نے یقین دہانی سے انکار کر دیا تو مسلم لیگ اپنے وعدوں سے منحرف ہوگئی' مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت کا بھرم کھل گیا اور حقیقت ظاہر ہونے پر مولانا مدنی نے لیگ کی حمایت چھوڑ دی تو اب وہی مدنی لیگی لیڈروں اور کارکنوں کے نزدیک کانگریسی ایجنٹ' شیخ الہنود اور گردن زدنی ہوگیا؟ سننے والے ہی بتائیں کہ مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا حسین احمد مدنی سے اس قسم کی بدسلوکی کرنے والے ان "نئے مسلمانوں" کی طرف سے اگر میرے جیسے شخص پر جو ان علماء کی خاک پا بھی نہیں ہے یہ الزام لگایا جائے کہ یہ کانگریس کے ہاتھ بک چکا ہے۔ کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔

جذبات کی آندھی:

مسلمانو! میں مانتا ہوں کہ آج جذبات کی آندھی چل رہی ہے۔ پاکستان کے نعرۂ مستانہ نے تم پر ایسی مستی طاری کر رکھی ہے کہ تم وعظ تو میرا سنو گے لیکن ووٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بھی مسلم لیگ کو دو گے؟ میرے متعلق کہا گیا کہ میں ہندو کے ہاتھ بک چکا ہوں۔ مجھے اس بات کا افسوس نہیں کہ میری ذات پر تہمت لگائی گئی ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ تہمت لگانے والے وہ لوگ ہیں جو دین سے دور، اپنی عاقبت سے بے خبر، دوسرے کی عاقبت خراب کرنے والے، اسلام کے نام نہاد خوشہ چیں، قرآن کو بوسیدہ کتاب، ناقابل عمل تعلیم اور گزرے ہوئے زمانہ کی یادگار کہنے والے آج ہم لوگوں پر جو مسلمانوں کے ٹکڑوں پر پلتے ہیں اور جن کی روزی محمد ﷺ کے نام سے وابستہ ہے، یہ الزام لگاتے ہیں کہ ابوالکلام آزاد ہندو کے ہاتھ بک چکا ہے۔ حسین احمد کانگریس نے خرید لیا ہے اور عطاء اللہ شاہ بخاری کو برلا کے خزانہ سے روپیہ ملتا ہے۔ دراصل یہ ان لوگوں کی پست ذہنیت کی بدترین مثال ہے۔

مسلمانوں کا کیا بنے گا؟

مجھے اس بات کا دکھ نہیں کہ حسین احمد کی داڑھی پر شراب کی بوتل انڈیلی گئی نہ اس بات کا گلہ ہے کہ مولانا آزاد کی بیوی کے جنازہ میں شرکت کرنے والے مسلمانوں کو روکا گیا۔ بلکہ اس بات کا دکھ ہے کہ آج مسلمان قوم کا جو چشم و چراغ مولانا حسین احمد کی داڑھی نوچنے کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے کل اپنے ابا سے ناراض ہو کر اس کی داڑھی پر بھی ہاتھ اٹھائے گا۔ مولانا آزاد کے سامنے اپنی شرمگاہوں کا مظاہرہ کرنے والا اپنے باپ اور ماں کے سامنے ننگا ہو کر ناچنے لگے گا۔ مسلمانو! سوچو کہ مسلم لیگ قوم کو کس طرف لے جا رہی ہے؟ اور جن کے ہاتھ میں کل قوم کی باگ ڈور آنے والی ہے کیا کھیل کھیل رہے ہیں؟ یاد رکھو! اس پاکستان کا مستقبل بڑا خطرناک ہوگا اسلام کے نام پر حاصل کردہ اس پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اسلام کا ہی مذاق اڑایا جائے گا۔

یقین جانو! پاکستان میں اسلام نافذ نہیں کیا جائے گا۔

۱۹۴۶ء میں آپ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ کشمیر چلے گئے۔ جہاں آپ کا قیام تقریباً تین ماہ رہا۔

۲۷ مارچ ۱۹۴۶ء کو آل انڈیا مجلس احرار اسلام کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس سے فارغ ہو کر حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اپنے رفقاء حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی' شیخ حسام الدین اور ماسٹر تاج الدین انصاری کی معیت میں لاہور سے دہلی روانہ ہوئے۔ ان دنوں دہلی میں برطانوی مشن (کرپس مشن) مسلم لیگ اور کانگرس سے تقسیم ہندوستان کے سلسلہ میں مذاکرات میں مشغول تھا۔ حضرت امیر شریعت نے تقریباً ایک ماہ تقاریر کے سلسلہ میں انتہائی مصروف گزارا۔ ان دنوں دہلی کے مختلف علاقوں میں احرار کے جلسوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ جس سے گورنمنٹ برطانیہ کافی پریشان تھی۔ بالآخر استبدادی حکومتوں کے ہتھکنڈے استعمال کئے گئے اور احرار کے اجتماعات پر پابندیاں لگانی شروع کر دی گئیں۔ ۲۶' اپریل ۱۹۴۶ء کو اُردو پارک دہلی میں مجلس احرار اسلام نے ایک بڑے جلسہ عام کا اہتمام کیا۔ امیر شریعت نے اس عظیم اجتماع سے آخری خطاب کیا۔ پھر اس کے بعد شاہ جی کبھی دہلی دوبارہ نہ جاسکے۔ اس اجتماع میں تقریباً پانچ لاکھ افراد نے شرکت کی۔ حضرت شاہ جی کی اپنی روایت اور دوسری مصدقہ روایات کے مطابق اس سے پیشتر دہلی میں اس سے بڑا اجتماع کبھی نہ ہوا تھا۔ اس اجلاس کی صدارت شیخ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی فرما رہے تھے اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض ضیغم اسلام شیخ حسام الدین انجام دے رہے تھے۔ پنڈال میں نظم و ضبط برقرار رکھنا سرجوش احرار رضا کاروں کے ہی ذمہ تھا۔ پنڈال کے چاروں طرف احرار رضا کاروں کے دستے تعینات تھے۔ احرار کے سرخ پرچم فضا میں لہراتے ہوئے گل ولالہ کی سی بہار دکھا رہے تھے سٹیج زمین سے بلند چبوترے کی شکل میں بنایا گیا تھا جس پر کرسیوں کی بجائے سفید چادریں بچھا کر ان پر گاؤ تکئے لگا دیئے گئے تھے۔ اس وقت سٹیج پر ہندوستان کی عظیم شخصیتیں' قائدین اور آزادی کے سالار فروکش تھے۔ مجلس احرار اسلام کے رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی' ماسٹر تاج الدین انصاری اور جمعیت علماء ہند کے بہت سے اکابر جن میں حضرت مولانا سید حُسین احمد مدنی اور مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی خاص طور پر قابل ذکر ہیں تشریف فرما تھے۔ اجلاس کا آغاز قرآن حکیم کی تلاوت اور چند نظموں سے کیا گیا۔ شیخ حسام الدین نے مجلس احرار کے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے اس اجتماع کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے تقریر کا آغاز فرمایا۔ مولانا کی تقریر کے دوران اچانک انسانوں کے اس سمندر میں لہر اٹھی اور ایک ارتعاش پیدا ہوا۔ دلوں کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں' شوق دید تجسس کے لئے سرگرداں ہوا کہ امیر شریعت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں نے امن وسکون کی طنابیں توڑ دیں اور نظم وضبط کو درہم برہم کر کے رکھ دیا۔ عوام اپنے محبوب رہنما کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے والہانہ انداز میں سراپا نیاز اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت امیر شریعت سٹیج پر تشریف لائے اور اپنی انتہائی دل آویز مسکراہٹ اور عوام کے پرتپاک خیر مقدم کا جواب دیا۔ ابھی حضرت امیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت بیٹھے ہی تھی کہ ایک دوسرا قافلہ بھی آ پہنچا۔ جس میں پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر افراد شامل تھے۔ نہرو اس وقت عبوری حکومت کے وزیر اعظم تھے۔ اسٹیج بین الاقوامی شخصیتوں کے اجتماع سے ایک عجیب منظر پیش کر رہا تھا۔

تقریباً ساڑھے گیارہ بجے شب حضرت امیر شریعت مائیک پر تشریف لائے۔ آپ نے انسانی سروں کے اس بحرِ بیکراں پر ایک بھرپور نظر ڈالی۔ ایک مرتبہ دائیں دیکھا اور پھر بائیں دیکھا' جیسے لوگوں کی پیشانیوں سے موضوع تلاش کر رہے ہوں۔ پھر خطبہ مسنونہ سے پہلے آپ نے تقریر کا آغاز یوں فرمایا۔ ''آپ حضرات درود شریف پڑھیں''۔ پھر دوبارہ فرمایا درود شریف پڑھیں' تیسری مرتبہ بھی یہی فرمایا۔ لوگ حیران تھے کہ آج شاہ جی اتنے بڑے عدیم المثال سیاسی اجتماع میں تقریر کا آغاز کس انداز سے کر رہے ہیں۔ عوام کی نگاہوں سے ابھرنے والے اس سوال کے جواب میں حضرت امیر شریعت نے خود ہی فرمایا۔

> ''آج میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ اتنے عظیم اجتماع کے باوجود یار لوگ صبح کے اخبار میں لکھ دیں گے کہ مجمع تو واقعی پانچ لاکھ کا تھا مگر اس میں مسلمان ایک بھی نہ تھا۔ اس لئے میں نے درود شریف پڑھوالیا ہے تاکہ دوستوں کو معلوم ہو جائے کہ اس اجتماع میں مسلمان ہیں یا یہ اجتماع مسلمانوں کا ہے''۔

اس پر تمام مجمع کشتِ زعفران بن گیا۔ پھر آپ نے مخصوص انداز میں قرآن کریم کی تلاوت شروع کی۔ جوں جوں وقت گزرتا جاتا سامعین شاہ جی کی تلاوت کی تاثیر میں ڈوب ڈوب جاتے۔ حضرت امیر شریعت کے گلے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلاوت اور سوز سے ایسا محسوس ہوتا جیسے آیات خداوندی کا نزول ہو رہا ہے۔ وہ آیات پڑھتے جاتے اور قرآن کریم اپنے معانی و مطالب خود واضح کرتا چلا جاتا۔ لاکھوں آدمیوں کا یہ اجتماع پتھروں کا ڈھیر معلوم ہوتا۔ چاروں طرف ہو کا عالم اور ایک ایسا سناٹا کہ سوئی گرے تو آواز آئے اور عوام تھے کہ مبہوت بیٹھے تلاوت کلام الٰہی سن رہے تھے۔ ڈیڑھ رکوع پڑھنے کے بعد حضرت امیر شریعت نے تلاوت ختم کی تو پنڈت جواہر لال نہرو اٹھے اور مائیک پر حضرت امیر شریعت کے قریب آ کر کھڑے ہو گئے اور معذرت خواہانہ انداز میں گویا ہوئے۔

''بھائیو! میں تو صرف بخاری صاحب کا قرآن سننے کے لئے
حاضر ہوا تھا' اب میں معذرت کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔
برطانوی مشن کی آمد کے باعث مصروفیت بہت زیادہ ہے۔''

اس کے بعد جواہر لال نہرو اسٹیج سے اتر کر چلے گئے۔ حضرت امیر شریعت نے خطبۂ مسنونہ کے بعد تقریر کا آغاز یوں فرمایا۔

حضرات! آج میں نے کوئی تقریر نہیں کرنی بلکہ چند حقائق ہیں جنہیں بلا تمہید کہنا چاہتا ہوں۔ آئینی اور غیر آئینی دنیا میں خواہ اس علاقے کا تعلق ایشیا سے ہو یا یورپ سے' اس وقت جو بحث چل رہی ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستان کی ہندو اکثریت کو مسلم اقلیت سے جدا کر کے برصغیر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

پاکستان میں کیا ہوگا؟

قطع نظر اس کے کہ اس کا انجام کیا ہوگا؟ مجھے پاکستان بن جانے کا اتنا ہی یقین ہے جتنا اس بات پر کہ صبح کو سورج مشرق ہی سے طلوع ہوگا۔ لیکن یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان وہ پاکستان نہیں ہوگا جو دس کروڑ مسلمانوں کے ذہنوں میں اس وقت موجود ہے اور جس کے لئے آپ بڑے خلوص سے کوشاں ہیں۔ ان مخلص نوجوانوں کو کیا معلوم کہ کل ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ بات جھگڑے کی نہیں، سمجھنے اور سمجھانے کی ہے۔ سمجھا دو، مان لوں گا۔ لیکن تحریکِ پاکستان کی قیادت کرنے والوں کے قول و فعل میں بلا کا تضاد اور بنیادی فرق ہے۔ اگر آج مجھے کوئی اس بات کا یقین دلا دے کہ ہندوستان کے کسی قصبہ کی گلی میں، کسی شہر کے کسی کوچہ میں حکومت الٰہیہ کا قیام اور شریعت اسلامیہ کا نفاذ ہونے والا ہے تو رب کعبہ کی قسم میں آج ہی اپنا سب کچھ چھوڑ کر آپ کا ساتھ دینے کو تیار ہوں۔ لیکن یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ جو لوگ اپنے جسم پر اسلامی قوانین نافذ نہیں کر سکتے وہ دس کروڑ افراد کے وطن میں کس طرح اسلامی قوانین نافذ کر سکتے ہیں؟ یہ ایک فریب ہے اور میں یہ فریب کھانے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں۔

پھر آپ نے اپنی کلہاڑی کو دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر تقسیم کے بعد مشرقی اور مغربی پاکستان کا نقشہ سمجھانا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔

> ''اُدھر مشرقی پاکستان ہوگا، اِدھر مغربی پاکستان ہوگا۔ درمیان میں چالیس کروڑ ہندو کی متعصب آبادی ہوگی جس پر ان کی اپنی حکومت ہوگی اور وہ حکومت لالوں کی حکومت ہوگی''۔

ہندو ذہنیت شاہ جی کی نظر میں :۔

کون لالے؟ لالے دولت والے لالے، ہاتھیوں والے لالے، مکار لالے عیار لالے...... ہندو اپنی مکاری اور عیاری سے پاکستان کو ہمیشہ تنگ کرتے رہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔ اسے کمزور کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اس تقسیم کی بدولت آپ کا پانی روک دیا جائے گا۔ آپ کی معیشت تباہ کرنے کی کوشش کی جائے گی اور آپ کی یہ حالت ہو گی کہ بوقت ضرورت مشرقی پاکستان' مغربی پاکستان اور مغربی پاکستان' مشرقی پاکستان کی مدد سے قاصر ہو گا۔

اندرونی طور پر پاکستان میں چند خاندانوں کی حکومت ہو گی اور یہ خاندان زمینداروں' صنعت کاروں اور سرمایہ داروں کے خاندان ہوں گے۔ انگریز کے پروردہ' فرنگی سامراج کے خود کاشتہ پودے' امیروں' نوابوں اور جاگیرداروں کے خاندان ہوں گے۔ جو اپنی من مانی کاروائی سے محبّ وطن اور غریب عوام کو پریشان کر کے رکھ دیں گے۔ غریب کی زندگی اجیرن ہو جائے گی۔ ان کی لوٹ کھسوٹ سے پاکستان کے کسان اور مزدور نان شبینہ کو ترس جائیں گے۔ امیر روز بروز امیر تر اور غریب غریب تر ہوتے جائیں گے۔"

رات کافی بھیگ چکی تھی حضرت امیر شریعت اپنی سیاسی بصیرت کے موتی بکھیر رہے تھے اور مستقبل سے ناآشنا مسلمان منہ کھولے انجانے واقعات کو حیرت و استعجاب کے عالم میں سن رہے تھے۔ حضرت امیر شریعت نے ہندو سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا......

"پاکستان کی بنیاد ہندو کی تنگ نظری اور مسلمان دشمنی پر استوار ہوئی ہے' دولت سے پیار کرنے والے ہندو نے گائے کی پوجا کی' پیپل مہاراج پر پھول چڑھائے' چیونٹیوں کے بلوں پر شکر اور چاول ڈالے' سانپ کو اپنا دیوتا مانا...... لیکن مسلمان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ نفرت کی۔ اس کے سائے تک سے اپنا دامن بچائے رکھا۔ پھر ایک ایسا وقت بھی آیا کہ ذات پات کے پجاری بڑے سے بڑے ہندوؤں نے اچھوتوں پر اپنے مندروں کے دروازے کھول دیئے لیکن مسلمان کے لئے اپنے دل کے دروازے کبھی وا نہ کئے۔ آج اسی تعصب، تنگ نظری اور حقارت آمیز نفرت کا یہ نتیجہ ہے کہ مسلمان اپنا الگ وطن مانگنے پر مجبور ہوا ہے۔ اور کانگریس یہ سب کچھ دیکھ کر بھی اپنی مصلحتوں کی بنا پر خاموش رہی۔ اگر کانگرسی رہنما ہندو مہاسبھائیوں، جن سنگھی انتہا پسندوں اور اسی قسم کی تحریکوں کو اپنے اثر سے ختم کر دیتے اور وہ کر بھی سکتے تھے تو مسلم لیگ کے یہاں پنپنے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہتی۔ مگر کیا کیا جائے کہ یہ کوڑھ کانگرس کے اندر سے پھوٹا ہے۔ جو بیماری جسم کے اندر سے پیدا ہو اس کا علاج محض باہر کے اثرات کو تبدیل کرنے سے نہیں ہو سکتا۔ کانگرس نے ہمارے ساتھ بھی نباہ نہ کیا۔ اگر مسلم لیگ سے بگاڑ پیدا کیا تھا تو نیشنلسٹ مسلمانوں کی بات ہی مان لی ہوتی لیکن ایسا نہ ہو سکا اور ہوا کیا کہ آج اس قدر قربانیوں کے باوجود دونوں فرنگی کو اپنا ثالث مان رہے ہیں۔ کون فرنگی؟ جو ہندوستان کے لئے کبھی بھی صحت مند اور انصاف پر مبنی فیصلہ ہرگز نہیں دے سکتا۔ اے کاش! کانگرس نے ہم سے نہیں تو مسلم لیگ سے ہی بنائی ہوتی۔ تاکہ آپس میں مل بیٹھ کر کوئی صحیح حل تلاش کر لیا جاتا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شب ڈھلک رہی تھی' سحر قریب تھی اور حضرت امیر شریعت بے تکان بولے جارہے تھے۔ کیا مجال کہ ایک متنفس بھی کہیں سے ہلا ہو۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ جیتے جاگتے انسان نہیں بلکہ انسانی شکل وصورت کی مورتیاں پڑی ہوئی ہیں۔

آخر میں حضرت امیر شریعت نے زوردار آواز میں کہا کہ کانگرس اور مسلم لیگ دونوں سنو!

میر جمع ہیں احباب درد دل کہہ لے
پھر التفاتِ دلِ دوستاں رہے نہ رہے

شاہ جی کی پیشنگوئی

"یاد رکھو! اگر آج تم باہم بیٹھ کر کوئی معاملہ طے کر لیتے تو وہ تمہارے حق میں بہتر ہوتا۔ تم الگ الگ رہ کر باہم شیر وشکر رہ سکتے تھے۔ مگر تم نے اپنے تنازعہ کا انصاف فرنگی سے مانگا ہے اور وہ تم دونوں کے درمیان کبھی نہ ختم ہونے والا فساد ضرور برپا کر کے جائے گا جس سے تم دونوں کبھی چین سے نہیں بیٹھ سکو گے اور آئندہ بھی تمہارا آپس میں کوئی ایسا تنازعہ باہمی گفتگو سے کبھی طے نہیں ہو سکے گا۔ آج انگریز سامراج کے فیصلے سے تم تلواروں اور لاٹھیوں سے لڑو گے تو آنے والے کل کو توپ اور بندوق سے لڑو گے۔ تمہاری اس نادانی اور من مانی سے اس برصغیر میں جو تباہی ہو گی' عورت کی جو بے حرمتی ہو گی' اخلاق اور شرافت کی تمام قدریں جس طرح پامال ہوں گی تم اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

لیکن...... میں دیکھ رہا ہوں کہ یہاں وحشت و درندگی کا دور دورہ ہو گا' بھائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائی کے خون کا پیاسا ہوگا۔ انسانیت اور شرافت کا گلہ گھونٹ دیا جائے گا اور کسی کی عزت محفوظ نہیں ہوگی۔ نہ مال، نہ جان، نہ ایمان اور اس سب کا ذمہ دار کون ہوگا؟ تم دونوں! کانگرس اور مسلم لیگ، لیکن تم یہ سب کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ تمہاری آنکھوں پر تمہاری اپنی خود غرضیوں اور ہوس پرستیوں نے پردے ڈال رکھے ہیں اور تم ایک ایسے شخص کی مانند ہو کہ جو عقل رکھتا ہے مگر صحیح سوچنے سے عاری ہے۔ کان ہیں مگر سن نہیں سکتا۔ آنکھیں ہیں مگر بصیرت چھن چکی ہے۔ اس کے سینے میں دل تو دھڑک رہا ہے مگر احساسات سے خالی محض گوشت پوست کا ایک لوتھڑا۔

فَاِنھَا لَاتَعمی الاَبصَارُ وَلٰکن تَعمَی القُلُوبُ التی فِیَ الصّدُور۔

ابھی تقریر جاری تھی کہ صبح کی اذان کی آواز کانوں میں پڑی اور حضرت امیر شریعت نے دہلی والوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

"دہلی والو! سن رکھو! میری یہ باتیں یاد رکھنا۔ حالات بتا رہے ہیں کہ اب جیتے جی پھر کبھی ملاقات نہ ہو سکے گی۔

اب تو جاتے ہیں مے کدے سے میر
پھر ملیں گے اگر خدا لایا

حضرات یہ تھے وہ چند حقائق جن کو بغیر کسی تمہید کے کہنا چاہتا تھا۔ سو آج میں نے کہہ دیئے اور اب!

مانو نہ مانو جان جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ جی اسٹیج سے رخصت ہوئے تو دن کا اجالا پھیل رہا تھا اور انسانوں کا ایک بے پناہ ہجوم گھروں کو لوٹ رہا تھا۔ نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب کا بیان ہے کہ......[1]

"برطانوی مشن کے سربراہ لارڈ پیتھک لارنس اپنے وفد کے ہمراہ جلسہ گاہ کے باہر گھومتے رہے۔ وہ شاہ جی کی تقریر کے سحر اور جلسہ کے تاثرات کا جائزہ لے کر چلے گئے۔ مگر اسٹیج پر نہیں آئے۔ ادھر مولانا ابوالکلام آزاد اپنی کوٹھی پر اس تاریخی جلسہ کی کاروائی سننے کے لئے بیتاب تھے۔ چونکہ وہ بھی برطانوی مشن سے مذاکرات میں مصروفیت کی بناء پر جلسہ میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ نماز فجر کے بعد میں اور چند احرار دوست مولانا ابوالکلام آزاد سے ملنے ان کی کوٹھی پر گئے تو وہ صحن میں چہل قدمی کر رہے تھے۔ ان کے چہرے پر تجسس و اضطراب کے اثرات نمایاں تھے۔ ہم نے سلام عرض کیا تو مولانا کا پہلا سوال شاہ جی کی تقریر کے متعلق تھا۔ فرمانے لگے:۔

"ہاں میرے بھائی! رات جلسہ کیسا رہا؟ میں تو اس کی روداد سننے کے لئے مضطرب تھا' شاہ جی نے کیا کہا؟ ...... تفصیل عرض کی تو بہت خوش ہوئے اور ایک دلنواز تبسم کی لہر ان کے چہرے پر پھیل گئی۔

۱۹۴۶ء کے وسط میں کانگرس نے مجلس احرار کو عبوری حکومت میں شرکت کی دعوت دی۔ جس پر احرار نے اپنی شرائط پیش کیں۔ لیکن سردار پٹیل کی مخالفت نے بات آگے نہ بڑھنے دی اور اس کے ساتھ ہی مجلس احرار نے بلا شرط عارضی

[1] نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب سے گفتگو کے دوران معلوم ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ اس پر نوابزادہ لیاقت علی خان نے شیخ حسام الدین صدر مجلس احرار کے نام مبارکباد کا تار بھیجا کہ

"مجلس احرار نے ملک کے سیاسی سمجھوتے کے بارے میں صحیح قدم اٹھایا ہے۔"

حضرت شاہ جی نے آزادی ہند کے بارے میں جس موقف کو شروع دن سے اختیار کیا اس پر آخر دن تک مضبوطی سے قائم رہے۔ جس کے نتیجے میں آپ کو کانگرس اور مسلم لیگ کی جانب سے بار بار موردالزام ٹھہرایا گیا۔ لیکن آپ نے جس بات کو ملک و قوم اور دین و ملت کے لئے بہتر سمجھا۔ زمانے کی ہزار مخالفت کے باوجود ڈٹ کر ڈنکے کی چوٹ پر کیا۔ آپ نے مجلس احرار اسلام کے سیاسی مفادات کو اُمت مسلمہ کے دینی مفاد پر قربان کیا۔

یہی وہ حالات تھے۔ جن سے آپ کو گزرنا پڑ رہا تھا۔ اب انگریز آپ ایسے حریت پسندوں کی زبردست مساعی کے نتیجے میں برصغیر سے اپنا بوریا بستر لپیٹنے میں مصروف تھا۔

آپ مارچ ۱۹۴۷ء کو لاہور چلے آئے تھے۔ اگست میں آپ خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ میں نوابزادہ نصر اللہ کے ہاں اہل خانہ کے ہمراہ آ گئے۔

پاکستان بن گیا تو آپ نے فرمایا:۔

"پاکستان دل جلے مسلمانوں کی آواز ہے۔ پاکستان کے بننے پر ہمارے تمام اختلافات ختم ہو گئے۔ پاکستان ہمارا وطن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اس کی سالمیت کی حفاظت۔ اس کی ترقی اور خوشحالی کیلئے
ان تھک محنت ہم میں سے ہر ایک کا ایمان ہونا چاہئے'' [1]

تم میرے بارے میں جو چاہو سوچ لو۔ مسلمانوں کا یہ شعار ہو گیا ہے کہ وہ برائیاں عقاب کی آنکھ سے چنتے اور صبا کی رفتار سے پکڑتے ہیں۔ کبھی کبھی نیکیوں پر بھی نگاہ کر لیا کرو تمہاری فطرتیں اس سے خوبصورت ہوتی چلی جائیں گی۔

میں نے جو کچھ کیا اللہ اور اسکے رسول کے لئے کیا۔ مجھے ایک لحظہ کیلئے بھی اپنی کسی حرکت پر ندامت نہیں۔ میرا دماغ غلطی کر سکتا ہے۔ لیکن میرے دل نے کبھی غلطی نہیں کی مجھ سے وفاداری کا ثبوت مانگنے والے پہلے اللہ اور رسول ﷺ کو اپنی وفاداری کا ثبوت دیں۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں جو انسانی ضمیر کی سوداگری کرتے ہیں۔ میں اس شخص کو دھوپ چھاؤں کی اولاد سمجھتا ہوں' جو قوم کو بیچتا پھرتا' ملک سے غداری کرتا اور جس ہنڈیا میں کھاتا ہے' اسی میں چھید ڈالتا ہے۔ میں نے صرف اللہ کے سامنے جھکنا سیکھا ہے۔ میں ان لوگوں کا وارث نہیں' جنہوں نے درباروں کی دہلیزیں چاٹی ہیں۔ میں ان کا وارث ہوں جو شہادت کے رستوں پر سروں کو ہتھیلی پر لئے پھرتے ہیں۔

میں ان لوگوں میں سے نہیں جو یہ صدا دیتے پھریں کہ میں توشۂ وفاداری لئے پھرتا ہوں۔ میری انگلی پکڑ کر ساتھ لے چلو اور جس مقتل میں چاہو مجھے ذبح کر دو۔ ایسا کبھی نہیں ہوگا ہرگز نہیں ہوگا۔ میری خوشی بیکراں ہے کہ اس ملک سے انگریز نکل گیا میں دنیا کے کسی حصے میں بھی سامراج کو نہیں دیکھ سکتا۔ میں اس کو

[1] ''قومی دلیر'' لاہور ۲۸ اگست ۱۹۷۱ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن اور اسلام کے خلاف سمجھتا ہوں۔ تم میری رائے کو خود فروشی کا نام نہ دو۔
میری رائے ہار گئی اور اس کہانی کو یہیں ختم کر دو۔ اب پاکستان نے جب بھی پکارا
واللہ باللہ میں اس کے ذرے ذرے کی حفاظت کروں گا مجھے یہ اتنا ہی عزیز ہے
جتنا کوئی اور دعویٰ کر سکتا ہے۔ میں قول کا نہیں عمل کا آدمی ہوں اس طرف کسی نے
آنکھ اٹھائی تو وہ پھوڑ دی جائے گی کسی نے ہاتھ اٹھایا تو وہ کاٹ دیا جائے گا۔ میں
اس وطن اور اس کی عزت کے مقابلے میں اپنی جان عزیز رکھتا ہوں نہ اولاد۔ میرا
خون پہلے بھی تمہارا تھا اب بھی تمہارا ہے۔"[1]

انہی دنوں آپ نے ماسٹر تاج الدین انصاریؒ صدر مرکزیہ احرار کے نام
اپنے ایک خط (۲۴ دسمبر ۱۹۴۷ء) میں لکھا کہ

"مسلم لیگ سے ہماری کشمکش ختم ہو چکی ہے اور الیکشن کے ساتھ
ہی ختم ہو چکی تھی مسلمانوں نے اسے بنایا اور قبول کر لیا ہے۔
میری آخری رائے اب بھی یہی ہے کہ ہر مسلمان کو پاکستان
کی فلاح و بہبود کی راہیں سوچنی چاہئیں اور اس کیلئے عملی اقدام
اٹھانا چاہیے۔ مجلس احرار کو ہر نیک کام میں حکومتِ پاکستان
کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے اور خلافِ شرع کام سے
اجتناب۔ اصلاح احوال کے لئے ایک دوسرے سے مل کر "
الدین نصیحۃ" پر عمل ہونا چاہیئے۔ یہ ارشاد ہے حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا۔

[1] ہفت روزہ "چٹان" (سالنامہ) ۱۹۶۲ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجلس احرار کا قیام بہر حال ایک شرعی امر ہے۔ مجلس کے قیام و بقاء کی بہر حال کوشش رہنی چاہئے''۔

۱۹۴۸ء میں آپ خان گڑھ سے ملتان ایک کرایہ کے مکان میں قیام پذیر ہو گئے۔ تقسیم کے بعد ۱۲' ۱۳' ۱۴ جنوری ۱۹۴۹ء کو دہلی دروازہ لاہور میں دفاع پاکستان کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں آپ نے وقتی طور پر ملکی سیاسیات سے دستبرداری کا اعلان کیا اور مجلس احرار کے بارے میں فرمایا کہ:

''مجلس احرار اب مذہبی اور اصلاحی کاموں میں سرگرم عمل رہے گی مسئلہ ختم نبوت اس کا بنیادی مسئلہ ہے۔ سیاست اب ہماری منزل نہیں وہ مسلم لیگ جانے اور اس کا کام۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسلم لیگ کے پاس قوت ہے اور ہم اس قوت سے ڈر گئے ہیں۔ نہیں نہیں بلکہ ملک کی ضرورت اور حالات ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم متحد ہو کر بغیر کسی اندرونی خلفشار کے پاکستان کی کمزور بنیادوں کی نگہداشت کریں''۔[1]

شاہ جی نے وقتی طور پر سیاسیاتِ وطن سے علیحدگی کے بعد سارقانِ ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف اپنی تمام تر توجہات صرف کر دیں۔ اسی اثناء میں ۹ مئی ۱۹۵۱ء کو برکت علی ہال لاہور میں ایک کنونشن کا انعقاد ہوا۔ جس میں آپ بھی شریک ہوئے۔ یہی کنونشن تحریک ختم نبوت کیلئے خشتِ اول ثابت ہوا۔ اور با قاعدہ تحریک کا آغاز ہو گیا۔ ملتان میں ایک مجمع پر لاٹھی چارج اور فائرنگ کے

---

[1] جانباز مرزا ''حیات امیر شریعت'' ص ۳۲۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتیجے میں کئی مسلمان شہید اور زخمی ہو گئے۔ اس واقعہ سے کافی کشیدگی پھیلی۔

قادیانیت کے قوم و ملک اور اسلام کے خلاف بڑھتے ہوئے جارحانہ عزائم اور زیر زمین سازشوں نے ملک کے سنجیدہ طبقوں کو بے چین کر دیا۔ آخر مجلس احرار کی دعوت پر ۲ جون ۱۹۵۲ء کو آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن کراچی میں منعقد ہوا جس میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا۔

تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں نے حکومت سے مذاکرات کیے۔ لیکن حکومت نے ملکی اور غیر ملکی دباؤ اور قادیانیوں سے مرعوب ہو کر مجلس عمل کے مطالبات پر غور کرنے سے انکار کر دیا۔ جس کے نتیجے میں تحریک میں تیزی آ گئی اور پورے ملک میں قریہ قریہ' گاؤں گاؤں تحفظ ختم نبوت کے نام پر جلسے اور جلوسوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ دسمبر ۱۹۵۲ء کو مجلس احرار اسلام کو خلاف قانون قرار دے کر مجلس کی ہر قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی گئی۔

امیر شریعت نے تحریک مقدس تحفظ ختم نبوۃ کا دائرہ کار پورے ملک میں پھیلا دیا۔ آپ کی صحت سفر اور تقاریر کی متقاضی نہیں تھی لیکن آپ کا سکون و چین تحریک کی خاطر ختم ہو چکا تھا۔ فروری ۱۹۵۳ء کو راست اقدام کا فیصلہ کیا گیا ۲۶ فروری کو آپ نے آرام باغ کراچی میں مجلس عمل کے ایک جلسہ سے خطاب کیا۔ صبح چار بجے کے قریب آپ کو اپنے ساتھیوں کے ہمراہ گرفتار کر لیا گیا۔ آپ کی گرفتاری کے ساتھ ہی ملک کے تمام حصوں میں تحریک کے رہنماؤں اور کارکنوں کی گرفتاریاں شروع ہو گئیں' اور حکومت نے خود امن و سکون کی فضا کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا۔ جس کے منطقی نتیجے میں انتظامیہ اور عوام آپس میں الجھے' بلوے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اور نوبت ہڑتالوں تک جا پہنچی۔ ان حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ۶ مارچ ۱۹۵۳ء کو لاہور میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا۔

اس مقدس تحریک میں مسلمان حکومت کے ہلاکوؤں اور چنگیزوں کے ہاتھوں تیرہ ہزار عاشقانِ ختم نبوت نے شہادت کا جام پیا۔

۲۷ اپریل ۱۹۵۳ء کو کراچی سے شاہ جی کو سکھر جیل میں لایا گیا‘ سکھر جیل کے ناموافق ماحول اور صعوبتوں نے رہی سہی صحت کو ہلا کر رکھ دیا۔ سکھر سے لاہور سنٹرل جیل لائے گے۔ جہاں فروری ۱۹۵۴ء کو رہائی عمل میں آئی۔

۱۶ نومبر ۱۹۵۴ء کو دورانِ وضو دائیں جانب فالج کا حملہ ہوا۔ جب کہ شوگر کی تکلیف اس پر مستزاد تھی۔ حملہ شدید نہیں تھا۔ اس لیے طبیعت جلد سنبھل گئی۔

۱۹۵۵ء میں آپ کا مجموعہ کلام ’’سواطع الالہام‘‘ آپ کے بڑے صاحبزادے مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری نے شائع کیا۔ جس نے ملک کے تمام علمی و ادبی حلقوں سے داد و تحسین حاصل کی۔

۱۴ اپریل ۱۹۵۶ء کو خانیوال ضلع ملتان کی ایک تقریر کو بنیاد بنا کر آپ کو گرفتار کر لیا گیا‘ لیکن آپ کو ضمانت پر اسی روز رہا کر دیا گیا۔ اس مقدمہ کی کاروائی کا آغاز بھی نہیں ہوا تھا کہ ۲۹ جون ۱۹۵۶ء کو آپ کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہوئے اور آپ کو جلالپور پیروالہ ضلع ملتان سے حراست میں لے لیا گیا۔

آپ کی بلا جواز گرفتاری کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا۔ بالآخر ۱۳ جولائی ۱۹۵۶ء کو ڈاکٹر خان کی حکومت نے شاہ جی پر عائد تمام پابندیاں واپس لے لیں۔

آپ پے درپے گرفتاریوں اور زندگی بھر کی صعوبتوں‘ وقت بے وقت کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوراک اور پاپیادہ اسفار کے بعد اب صحت وتندرستی کی نعمت سے تقریباً محروم ہو چکے تھے چنانچہ اگست کے وسط میں آپ علاج معالجہ کے لئے لاہور تشریف لائے۔ایک دن کرنل ڈاکٹر ضیاء اللہ نے آپ کی صحت کے بارے میں کہا۔

''شاہ جی! اب آپ اپنا کوٹہ ختم کر چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو دوسوسال کی زندگی عطا کی تھی جسے آپ نے پچاس سالوں میں ختم کرلیا اب تو کوشش ہی ہے''لاہور میں قیام کے دوران علماء'مشائخ' طلبہ اور مشاہیر ادب روزانہ آپ کی خدمت میں حاضری دیتے رہے۔

لاہور سے ملتان واپسی پر آپ حکیم حنیف اللہ صاحب سے مشورہ کرتے رہے۔اور شام کو اکثر حکیم صاحب کے مطب پر آ بیٹھتے۔جہاں ہمہ قسم کی شخصیات اکھٹی ہوجاتیں اور محفل گرم ہوجاتی۔

۱۸'اگست ۱۹۵۸ء وزیر اعلیٰ پنجاب نے مجلس احرار پر سے پابندی اٹھادی۔ ۲۵ ستمبر کو شاہ جیؒ کی رہائش گاہ پر احرار ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔اسی سلسلے میں پرچم کشائی کی تقریب چوک گھنٹہ گھر ملتان میں منعقد ہوئی۔جس میں آپ نے تمام تر ضعف وناتوانی کے باوجود کارکنانِ احرار سے زندگی کا آخری خطاب کیا۔ مجلس احرار کے ساتھ تو آپ کا جسم وروح والا تعلق تھا۔آپ فرمایا کرتے تھے۔

''خواہ ساری دنیا مجھے چھوڑ جائے۔مگر میں مجلس احرار اسلام کا علم بلند رکھوں گا۔حتیٰ کے جب میں مرجاؤں گا۔تو میری قبر پر یہ سرخ پھریرا لہراتا رہے گا'' [1]

[1] (محمد عباس نجمی'عبداللطیف خالد چیمہ''سید الاحرار''اگست ۱۹۷۳ء ص ۳۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فالج کا آخری حملہ ۶ مارچ ۱۹۶۱ء کو ہوا۔ جس نے زبان اور گلے پر شدید اثر کیا فوری طور پر آپ کو نشتر ہسپتال ملتان میں داخل کرا دیا گیا بیماری کو افاقہ نہ ہوا اور آپ گھر واپس آ گئے۔ ملک بھر میں آپ کی صحت و سلامتی کی دعائیں مانگی گئیں۔

جون کے اوائل میں آپ کو دوبارہ لاہور لایا گیا۔ لیکن صحت نہ سنبھل سکی اور ڈیڑھ ماہ بعد آپ کو ملتان واپس لے جایا گیا۔ تمام تدابیر و علاج بے کار ثابت ہو رہے تھے۔ اب آپ کو صحت ہوتی بھی کیسے اب تو آپ کو وہ منزل درپیش تھی جو حیات انسانی کا نتیجہ کار ہے۔ آپ کی علالت اور قوت گویائی سے محرومی نے لوگوں پر عجیب تاثر قائم کیا۔ وہ عظیم انسان جو راس کماری سے خیبر تک قدرت کی عطا کردہ حیرت انگیز صلاحیتوں کی بدولت انگریز اور اس کے زلہ خواروں کے خلاف گھنٹوں بے دریغ گرجتا اور برستا تھا۔ اور چوبیس گھنٹوں میں کئی کئی جلسوں سے بے تکان خطاب کرتا تھا۔ آج ایک لفظ کہنے کی قوت نہیں رکھتا تھا۔

لیکن اس حالت میں بھی اس کا وجود مسعود دشمن پر لرزہ طاری کر دینے کیلئے کافی تھا۔

آخر کار! ۲۱ اگست ۱۹۶۱ء کو وہ لمحہ آ ہی پہنچا' جب آپ کو عقبیٰ کے سفر پر روانہ ہونا تھا۔ شام چھ بجے کر پچپن منٹ پر برصغیر کا یہ نابغۂ روزگار اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملا۔

۲۲ اگست کو آپ کا جنازہ آپ کے بڑے فرزندِ گرامی و جانشین حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری نے پڑھایا آپ کو مسلمانوں کے عام قبرستان جلال باقری میں دفن کر دیا گیا۔

آپ کی نیک سیرت اولاد میں آپ کے چار صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہیں دو صاحبزادے مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاریؒ اور مولانا سید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطاء المحسن بخاریؒ آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خالقِ حقیقی سے جا ملے جبکہ دو حیات ہیں مولانا سید عطا المومن بخاری اور امیرِ مجلس احرار مولانا سید عطا المہیمن بخاری اپنے تاریخ ساز والد ماجد کی متعین کردہ شاہراہ پر کاروانِ احرار کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

قادیانیت' سبائیت و خارجیت ان کے واضح اہداف ہیں۔ جن کے خلاف ان کی جدو جہد تاریخ کا روشن باب بن چکی ہے۔ اللہ پاک ان کا سایہ ملتِ اسلامیہ پر تادیر سلامت رکھے آمین۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملفوظات

مقامِ نبوت

توحید، رسالت، قیامت اور تمام
عقائد، عبادات اور معاملات
اسلام کی اصل ہیں
میرا استدلال یہ ہے کہ
ان تمام مسائل کی تعریف اور تعین نبوت کرتی ہے۔ اگر نبوت بدل سکتی ہے تو سب کچھ بدل سکتا ہے۔ یہاں تک کہ حلال و حرام بھی بدل سکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داعیوں کا بے مثال کردار

''جن لوگوں نے قرنِ اوّل سے لے کر اب تک اسلام قبول کیا ہے وہ محض گفتار سے متاثر نہ ہوئے تھے۔ انہیں داعیوں کے کردار نے متاثر کیا اور وہ مسلمان ہو گئے۔

اچھی تعلیم تو ہر مذہب میں مل جاتی ہے۔ اصل مسئلہ تو اس تعلیم کی اساس اور تربیت پر مبنی انسانوں کے معاشرے کا ہے۔ اسلام نے اونچ نیچ ختم کی، غریبوں کو سرداری بخشی، ہزاروں خداؤں سے نجات دلائی، ایک خدا کا بندہ بنایا اور خدا بھی ان دیکھا کہ ہماری آنکھیں اس خدا کو نہیں دیکھ سکتی ہیں نتیجہ اس کا یہ نکلا کہ ساری خدائی میں اسلام پھیلنے لگا۔ یہ گڈریوں کی جہاں بانی کا اعجاز تھا کہ نصف کائنات مسلمانوں کے زیرِ نگیں ہو گئی لیکن اب مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ وہ سیاسی مسلمان ہو گئے ہیں۔ خود علماء کو اپنے فرائض و مناصب کا احساس نہیں رہا۔ غیروں کو مسلمان بناتے بناتے مسلمانوں کو کافر بنانے کی تحریکیں چلا دی ہیں۔ ہندوستان میں یہ فصل انگریزوں نے کاشت کی۔ پہلے لوگ اہل اللہ کی نگاہ سے مسلمان ہوتے تھے اب اہل علم کی زبان سے کافر ہو رہے ہیں۔ سیاست دانوں نے تبلیغِ اسلام کی رفتار روک دی ہے۔ اب کوئی مسلمان نہیں ہوتا اور جو مسلمان ہوتا ہے اسے معاشی ضرورت کھینچ لاتی ہے یا پھر عشق و نفس کی مہربانی ہوتی ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامِ انبیاء

انبیاء............

نہ آتے تو کائنات

ایک ایسی کتاب ہوتی جس کے ابتدائی صفحات کھو گئے ہوں............

یہ چیز انبیاء ہی کی معرفت بنی نوع انسان کو ملی ہے کہ انسان اور اس کے رب کے مابین کیا رشتہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامِ صحابہؓ

صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، رسالت مآب ﷺ کی دعوت پر قائم شدہ معاشرے کے ابتدائی افراد تھے انہیں دعوت رسول ہی نے تیار نہیں کیا تھا بلکہ ان کی تربیت میں نگاہِ رسول ﷺ بھی شامل تھی۔ جو لوگ ان مقدس ہستیوں پر اعتراض کرتے ہیں وہ رسالت مآب ﷺ کی ہیٹی (خاکم بدہن) کرتے ہیں کہ اللہ کا آخری پیغمبر اپنے رفقاء کو بنانے اور پہچاننے سے قاصر رہا۔ اس طرح وہ لوگ حضور ﷺ کی نبوت پر بلا ارادہ حملہ آور ہوتے ہیں۔ اگر رسالت مآب ﷺ اپنے رفقاء کے دل میں قرآن نہ اتار سکے تو پھر کون رہ جاتا ہے جس کے متعلق یہ کہنا ممکن ہے کہ اس کی بدولت فلاں عہد کے انسانوں نے اپنے تئیں اسلام کے سپرد کیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت کے گواہ

صحابہ کو بُرا مت کہو۔ صحابہ کرام مقدمہ نبوت کی مثل ہیں اور یہ تم جانتے ہو کہ جس مقدمے کی مثل ہی غلط اور گواہ جھوٹے ہوں وہ مقدمہ خارج کر دیا جاتا ہے۔

اگر صحابہ کرام پر عدم اعتماد کیا تو یاد رکھو! یہ نبوت پر عدم اعتماد ہوگا اور صحابہ کی تغلیط نبوت کی نفی ہے۔ تمام عقائد موقوف ہیں صحابہ کرامؓ کی عدالت پر۔ خدانخواستہ اگر یہی جھوٹے ہیں تو حضور ﷺ کی ختم المرسلینی معرضِ خطر میں پڑ جائے گی اور میرے نزدیک تو نبوت کے گواہ دو ہی ہیں

عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور

خالد سیف اللہ المسلول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس مقدمے میں سرکاری گواہ کی حیثیت تھی کیونکہ وہ حضورؐ کے پہلے دوست تھے۔ لیکن یہ دونوں بہادر اور سخت دشمن تھے اور نبوت کی صداقت پر یقین کر کے شرفِ ایمان حاصل کر گئے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت کا مہرِ درخشاں

''اسلام کا ایک بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ سلسلہ نبوت حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر ختم ہے اور اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا آپ ﷺ کی تشریف آوری سے نبیوں کے سلسلہ پر مہر لگ گئی اب کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی بس جن کو ملنی تھی مل چکی اسی لئے آپ ﷺ کا نبوت کا دور سب نبیوں کی نبوت کے بعد رکھا گیا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیت کا مذہبی روپ

رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس نے مختلف فرقہ بندیوں کے باوجود مسلمانوں کی وحدت کو برقرار رکھا ہوا ہے یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئی نبوت کا تصور وحدتِ اسلامی کو پارہ پارہ کر دینے کے مُترادف ہے۔ ہندوستان میں انگریزوں نے حکومت مسلمانوں سے چھینی تھی اور وہ مسلمانوں کو ہی انقلاب ۱۸۵۷ء کا ذمہ دار سمجھتے تھے گو مسلمان غیر منظم ہونے کی وجہ سے آزادی کی جنگ ہار چکے تھے لیکن ہنوز انگریزوں کو کھٹکا لگا ہوا تھا چنانچہ اس دور میں مسلمانوں کے جذبہ حریت کو کچلنے کے لئے انگریزوں نے جس بربریت کا مظاہرہ کیا۔ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی اس کے باوجود برطانوی استعمار پرستوں کو اطمینان قلب حاصل نہیں تھا یہ کانٹا بدستور ان کے دل میں کھٹک رہا تھا کہ یہ شیر جو زخمی ہو چکا ہے ایک بار پھر حملہ آور ہوگا انگریز چاہتے تھے کہ کسی طرح مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو ختم کیا جائے اور ان کے شیرازے کو مُنتشر کر دیا جائے تاکہ وہ پھر سر نہ اٹھا سکیں لیکن اس آرزو کے پورا ہونے کی صورت نہ تھی جب تک مسلمان رسول عربی ﷺ کی غلامی کا طوق گلے میں ڈالے ہوئے تھے' مرزائیت کی تحریک جو مذہبی روپ میں نمودار ہوئی دراصل مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد فنا کرنے اور ان کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی ایک خوفناک سازش تھی جو انگریز عہدِ حکومت میں کی گئی بالفاظِ دیگر مرزائیت کی تنظیم انگریزی راج کو دوام بخشنے کی ایک تدبیر تھی چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس تحریک کے بانی مرزا قادیانی کی ساری زندگی انگریزوں کی قصیدہ خوانی میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزری۔ مرزائیت کو ہم ایک ایسے درخت سے تشبیہ دے سکتے ہیں جس کی آبیاری اور حفاظت اپنی سیاسی مصلحت کے تحت انگریز کرتے رہے اور جب تک وہ یہاں رہے اس کے برگ و بار سے متمتع ہوتے رہے۔''

اہمیت

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اوّل بالتحقیق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت یہی ہے۔ آپؓ نے دس ہزار فدایانِ ختم نبوت کی قربانی اسی مسئلہ ختم نبوت پر دی اور مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اسفل السافلین میں دھکیل دیا اس کا علاج مناظرہ بازی نہیں' اے کاش میں اس وقت ہوتا جب مرزا نے پٹوار فیل ہونے کے بعد تاجِ نبوت پر قزاقانہ حملہ کی ٹھانی اور حرمت و عظمت تاج و تختِ ختم نبوت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تھی تو میں اس کا علاج مناظروں اور جلسوں سے نہ کرتا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیاں اٹھا کر پڑھیئے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ کی کسقدر اہمیت ہے نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان و عظمت ان سے دریافت کیجیئے۔ جنہوں نے آپ کی رسالت عصمت و نبوت اور آپ کی ختم المرسلینی کو باقی رکھنے کے لئے خود کو فنا کے بحرِ بیکراں کی موجوں کے حوالے کیا اور اپنی ایک ایک محبوب چیز کو نچھاور کر دیا اس کی قدر و قیمت ان سے دریافت فرمائیں جوارضِ مکہ و مدینہ کی کوکھ میں آرام سے سو رہے ہیں۔ نفسی الفداء لقبرٍ انت ساکنہٗ

ع تیرے نام پر مٹا ہوں مجھے کیا غرض نشاں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواداری کیوں؟

مسلمانو! لیلائے آزادی سے ہمکنار ہونے کی تمنا ہے تو سب سے پہلے فرنگی کی خانہ ساز نبوت کے قصرِ قادیاں کو مسمار کرو اور فرنگی کے اس خود ساختہ پودے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکو میرے نزدیک مرزائیت اور عیسائیت ہندوستان میں ایک ہی وجود نا مسعود کے دو نام ہیں انہوں نے صرف ہمارے ملک و سلطنت کو ہی تاراج نہیں کیا بلکہ مسلمانوں کے دین و ایمان کی متاع عزیز آبروئے خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ردائے نبوت پر قزاقانہ حملہ کیا ہے۔

یتیم مکہ محمدؐ کہ آبروئے خداست
کسے کہ خاک رہش نیست برسرش خاک است

مکہ کے یتیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی آبرو ہیں جو کوئی انکی خاک راہ نہیں اس کے سر میں خاک جو نام نہاد مسلمان نبوت کے ان ڈاکوؤں سے حُسن سلوک کے قائل ہیں یا ان سے رواداری پر عامل ہیں اور انگریز کو اولی الامر بھی جانتے اور مانتے ہیں وہ حرماں نصیب روز محشر شفیع اُمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا منہ لے کر آئیں گے''؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزوِ ایمان

"ختم نبوت کی حفاظت میرا جزو ایمان ہے جو شخص بھی اس ردا کو چوری کرے گا جی نہیں، چوری کا حوصلہ کرے گا میں اس کے گریبان کی دھجیاں اڑا دوں گا اور جو اس مقدس امانت کی طرف انگلی اٹھائے گا میں اس کا ہاتھ قطع کر دوں گا میں میاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا کسی کا نہیں نہ اپنا نہ پرایا میں انہی کا ہوں وہی میرے ہیں۔ جس کے حسن و جمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کر آراستہ کیا ہو میں ان کے حسن و جمال پر نہ مرمٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور لعنت ہے ان پر جوان کا نام تو لیتے ہیں لیکن سارقوں کی خیرہ چشمی کا تماشہ دیکھتے ہیں"۔

....

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوجوانوں کے نام

''وہ نوجوان جو جدید تعلیم سے آراستہ ہیں۔ اگر دین کی طرف آجائیں تو تبلیغ دین زیادہ موثر اور نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔ ہم مولویوں نے دین کو محفوظ رکھا کیا یہی کم ہے۔ اب تم لوگ اسے سنبھالو اور دور دور تک پہنچا دو''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویر کے دو رُخ

تصویر کا ایک رُخ تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں کمزوریاں اور عیوب تھے اس کے نقوش میں توازن نہ تھا' قد و قامت میں تناسب نہ تھا۔ اخلاق کا جنازہ تھا' کیریکٹر کی موت تھی' سچ کبھی نہ بولتا تھا' معاملات کا درست نہ تھا' بات کا پکا نہ تھا' بُز دل اور ٹوڈی تھا' تقریر و تحریر ایسی ہے کہ پڑھ کر متلی ہونے لگتی ہے۔ لیکن میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اگر اس میں کوئی کمزوری بھی نہ ہوتی وہ مجسمۂ حسن و جمال ہوتا' قویٰ میں تناسب ہوتا چھاتی ۴۵' انچ کی' کمر ایسی کہ سی' آئی' ڈی کو بھی پتہ نہ چلتا' بہادر بھی ہوتا' مرد میدان ہوتا کیریکٹر کا آفتاب اور خاندان کا مہتاب ہوتا' شاعر ہوتا' فردوسی وقت ہوتا' ابوالفضل اس کا پانی بھرتا' خیام اس کی چاکری کرتا' غالب اس کا وظیفہ خوار ہوتا' انگریزی کا شیکسپیئر اور اردو کا ابوالکلام ہوتا' پھر نبوت کا دعویٰ کرتا تو کیا ہم اس کو نبی مان لیتے''؟............ میں تو کہتا ہوں کہ اگر علیؓ دعویٰ کرتے کہ جسے تلوار حق نے دی اور بیٹی نبیؐ نے دی' سیدنا ابوبکر صدیقؓ سیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا عثمان غنیؓ بھی دعویٰ کرتے تو کیا بخاری انہیں نبی مان لیتا نہیں ہرگز نہیں میاں صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں جو تختِ نبوت پر سج سکے اور تاج امامت و رسالت جس کے سر پر ناز کرے۔

(خطاب ستمبر ۱۹۵۱ء کراچی)

ہمہ گیر تباہی

مجھے صاف نظر آ رہا ہے' میں دیکھ رہا ہوں کہ دور دور تک آگ لگی ہوئی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکان جل رہے ہیں' دکانیں لوٹی جارہی ہیں اور قزاق عصمتیں اُڑا ئے سرپٹ دوڑ رہے ہیں۔ ماں بیٹے کو چھوڑ چکی' باپ بیٹی کو ہار چکا' بھائی بہن کو بھول گیا ہے اور خاوند بیوی سے الگ ہو گیا ہے سب رشتے ٹوٹ گئے ہیں۔ چاروں طرف قیامت کا صور پھنک گیا ہے' دریاؤں میں خون ہے' ہواؤں میں دھواں دھرتی طوطا چشم ہو گئی ہے' سیاست دانوں نے جغرافیائی نقشہ اٹھا کر اس پر ضرب و تقسیم کی ہے لیکن اس کی بدولت بڑی مدت کے لئے انسان مر گیا ہے۔ برصغیر میں تبلیغ کا دروازہ بند اور جذبہ جہاد ختم کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ ہم نے سیاسی حقوق کے حصول کی خاطر دینی فرائض سے بغاوت کر دی ہے۔ مسلمانوں کو تیاری کے بغیر ایک ایسی آگ میں جھونک دیا گیا ہے جس کا واحد نتیجہ ہمہ گیر تباہی ہے۔ اگر مسلمانوں کے ساتھ بد عہدی کی گئی تو پاکستان سیاسی مفاد پرستوں اور قومی غداروں کی آماجگاہ بن جائے گا۔ •

"لعنت بر پدر فرنگ"

میاں آج ہنستے ہو کل روؤ گے۔ تم نہیں دیکھ سکتے' میں دیکھ رہا ہوں۔ جو کچھ بیت رہا اور جو کچھ بیتنے والا ہے۔ ایک وباء پھوٹ چکی اور ایک وبا آ رہی ہے۔

ہاں بھائی! انگریز کا مفاد اسی میں ہے کہ بستیاں کوئلہ ہو جائیں اور لوگ قتل ہوں آخر جانے سے پہلے فرنگی بابا آزادی کی قیمت لے کر ہی جائے گا۔ تم نے آزادی مانگی تھی یہ لو آزادی یہ اس کی پہلی قسط ہے۔

قدرت بھی معاف نہیں کرتی۔ اللہ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ میری آنکھیں بہت کچھ دیکھ چکی ہیں اور بہت کچھ دیکھ رہی ہیں۔ میں نے ہوا کا رخ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس طرف دیکھا ہے تم اس کے برعکس دیکھو گے۔ برہنہ گفتگو کا موقع نہیں ورنہ جو کچھ جہد آزادی کے دور میں ہوتا رہا ہے اور برطانوی سرکار نے خود کاشتہ خاندانوں کے لئے جو کچھ کیا یا ان خاندانوں نے برطانوی سرکار کے لئے جو خِدمات انجام دیں وہ روداد اتنی تلخ ہے کہ عرش وفرش کانپ اٹھتے ہیں۔

(اگست ۱۹۴۷ء دفتر احرار لاہور)

اب ہم آزاد ہیں اور میری حتمی رائے ہے کہ آزاد ملک کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔ آزاد ملک پر چاروں طرف سے نگاہیں پڑتی ہیں۔ ہر لالچی طماع' سونے چاندی کا بھوکا اور زمین کا بھوکا آزاد ملک پر حرص کی نگاہ ڈالتا ہے۔ یہ مت سوچئے کہ ہماری سرحد ننگی پڑی ہے سرحدیں کپڑوں سے نہیں خون سے ڈھانپی جاتی ہیں۔ ہمیں تحفظ پاکستان کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔

(دفاع پاکستان احرار کانفرس کراچی ۱۹۵۲ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار چیزوں سے محبت

دنیا میں چار چیزیں محبت کے قابل ہیں۔

مال' جان' آبرو اور ایمان

جب جان پر بن جائے تو مال خرچ کرو

جب آبرو پر بن جائے تو جان اور مال دونوں خرچ کرو

اور جب ایمان پر بن جائے تو جان مال آبرو (تینوں) قربان کردو پھر اگر ان سب کے قربان کرنے سے ایمان محفوظ رہے تو یہ سودا سستا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ جی مشاہیر کی نظر میں

علامہ اقبال:۔ شاہ جی اسلام کی چلتی پھرتی تلوار ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد:۔ ملک وملت کا ہر گوشہ ان کا شکر گزار ہے۔

چودھری افضل حق:۔ مجلس احرار کا وہ قیمتی ہیرا جو خطاب میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔

مولانا ظفر علی خاں: شاہ جی اردو کے سب سے بڑے خطیب ہیں۔

مولانا محمد علی جوہر: مقرر نہیں ساحر ہیں' تقریر نہیں جادو کرتے ہیں۔

مولانا شوکت علی: وہ بولتے نہیں موتی رولتے ہیں۔

مولانا داؤد غزنوی: بخاری مرحوم جیسا اسلام کا شیدائی دنیا میں پیدا ہونا مشکل ہے۔

شیخ حسام الدین: وہ فن خطابت کے امام تھے۔ان کی موت سے اس محفل کے جو چراغ گل ہوئے ہیں۔اب وہ ہمیشہ روشنی کو ترستے رہیں گے۔

ماسٹر تاج الدین انصاری: وہ علم و ادب' فکر و دانش' سیاست و تدبر کی محفلوں کا چراغ تھے۔

نواب بہادر یار جنگ: اے کاش میں اس شخص کو مسلم لیگ میں لا سکتا! اگر یہ شخص میرے ساتھ ہو تو چھ ماہ کے اندر ملک میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انقلاب برپا کردوں

ڈاکٹر مختار انصاری: اسلام اور مسلمانوں کا سچا شیدائی ہم سے رخصت ہو گیا۔

سردار عبدالرب نشتر: وہ باغ وچمن سے اٹھے اور دار و رسن سے گزر رہے ہیں۔

مولانا حسرت موہانی: وہ خطابت کے شہسوار ہیں

شورش کاشمیری: شاہ جی قرون اولیٰ میں پیدا ہوتے تو یقیناً ایک جلیل القدر صحابی ہوتے

سید مظفر علی شمسی: وہ حقیقتاً فنافی الرسولؐ تھے۔

میاں محمود علی قصوری: ان کا چلن زندگی کے سفر میں چراغِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

علمائے امت

مولانا اشرف علی تھانویؒ: عطاء اللہ کی باتیں عطاء الٰہی ہوتی ہیں۔

علامہ انور شاہ کاشمیریؒ: قادیانیوں کے خلاف ان کی ایک تقریر ہماری پوری تصنیف سے بڑھ چڑھ کر ہے۔

عطاء اللہ: علماء کی آبرو ہیں

شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ: وہ اپنی تقریروں کے ذریعے بہت عبادت کر لیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا حسین احمد مدنیؒ: ان کا دل صرف اسلام کے لئے دھڑکتا ہے۔

مولانا احمد علی لاہوریؒ: وہ ولی کامل اور اسلام کی شمشیرِ برہنہ ہیں جب تک وہ زندہ ہیں اسلام کو کوئی خطرہ نہیں۔

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ: وہ کسی ایک کے نہیں سب کے ہیں۔ وہ اسلام کی مشین ہیں۔

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ: ان کی زندگی کے روشن نقوش نہ صرف تاریخ کے صفحات بلکہ لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کے دماغوں پر مل سکتے ہیں۔

مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ: شاہ جیؒ علم و فضل اور سیرت و اخلاص کی بہت سی خوبیوں اور کمالات کے جامع تھے۔ ان کا سب سے بڑا کمال ان کا اعجاز بیاں اور سحر خطابت تھا۔

قاری محمد طیبؒ: ان کی پاکیزہ نورانی صورت ان کی پاکیزہ سیرت کی ترجمان تھی۔

مولانا ابراہیم سیالکوٹیؒ: شاہ جی امیر جہاد ہیں۔

مولانا مفتی محمد شفیعؒ: ان کی موت سے علماء کی صف میں پیدا ہونے والا خلا مدتوں پُر نہ ہوگا۔

مولانا یوسف بنوریؒ ایک ایسی شخصیت جس نے ایسا کام کیا۔ جو ایک صدی میں ایک ادارے سے مشکل ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا احتشام الحق تھانویؒ: ان کی موت سارے عالم کے لئے نقصان عظیم ہے۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی مرحومؒ: وہ اپنے دور کے سب سے بڑے خطیب تھے۔

مولانا محمد منظور نعمانیؒ: وہ اسلام اور مسلمانوں کے وفادار تھے۔

دانشوران قوم

مولانا غلام رسول مہر: ان کے وجود کی ماہیت اور معنویت کا ذرہ ذرہ اسلامیت سے سرشار تھا۔

علامہ علاؤالدین صدیقی: اسلام اور آزادی وطن پر دل و جان سے قربان ہونا ان کی زندگی کا منتہا تھا۔

ڈاکٹر سید محمد عبداللہ: وہ واقعی عظیم اشخاص میں سے تھے جنکی ہستی کی ترکیب و تعمیر میں قدرت کے غیر معمولی قوانین نے کارفرمائی کی۔

فیض احمد فیض: میں اپنے آپ کو تصوف کا پیرو سمجھتا ہوں۔ اور میں نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے کسب فیض کیا ہے۔

ڈاکٹر وزیر آغا: وہ اپنے زمانے میں مسلمان معاشرے کے سارے طبقوں میں ہر دل عزیز تھے ان میں بلا کی استقامت تھی اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نگاہ دوربین کے علاوہ دل پُر درد بھی عطا ہوا تھا۔

احمد ندیم قاسمی: انکے بے داغ اور بے لوث خلوص کی قسمیں صدیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد تک کھائی جاتی رہیں گی۔

مختار مسعود: انہیں حسرت موہانی اور مولانا ابوالکلام آزاد کی خطابت کا زمانہ نصیب ہوا اس میں ان کے ہمسفر تو بہت تھے ہمسر کوئی نہ تھا۔

نسیم حجازی: وہ ایک عظیم انسان تھے۔ آنے والی نسلیں جب برصغیر پاک و ہند کی آزادی کی تاریخ کے بکھرے ہوئے اوراق تلاش کریں گی تو اس وقت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو فراموش نہیں کر سکیں گی۔

عبداللہ ملک: وہ لیلائے حریت کی تلاش میں سیاست کی پُر خار وادیوں میں دیوانہ وار مصروف رہا۔

کوثر نیازی: پاک و ہند کی تاریخ آزادی میں ان کی زندگی ایک روشن باب کی حیثیت رکھتی ہے۔

ابوالاثر حفیظ جالندھری: دورِ اوّل کے مجاہدین اسلام کے گروہ سے ایک سپاہی راستہ بھول کر ادھر آ نکلا ہے۔ وہی سادگی' مشقت پسندی' یکسر عمل' اخلاص اور للٰہیت جو اُن میں تھی۔ وہ عطاء اللہ شاہ میں بھی تھی۔

مولوی محمد سعید (ایڈیٹر پاکستان ٹائمز لاہور): عطاء اللہ شاہ بخاری خوبرو' خوش گلو' خطاب کی ہر رمز کے شناسا۔ سٹیج پر آتے تو آنکھوں کو بھلے لگتے۔ بولتے تو فردوس گوش اور تقریر جیسے جیسے بڑھتی دماغ دل کے حق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دستبردار ہو جاتا۔ اور دل شاہ صاحب کی انگلیوں میں ہوتا۔

رئیس احمد جعفری: ان میں قلندرانہ صفات تھیں۔ درویشانہ ادائیں اور فقیرانہ جلال! ان کی حریت مآب اور سامراج شکن تقریروں کی صدائے دلپذیر اب بھی ہندوستان کی ہر گلی اور کوچہ میں گونج رہی ہے۔

ممتاز غیر مسلم شخصیات کا اعتراف

مہاتما گاندھی: وہ لوگوں پر جادو کرتے ہیں۔ شاہ جی وہ آگ ہیں جو دشمنوں کے نشیمن پھونکتی اور دوستوں کے چولہے جلاتی ہے۔ وہ ہوا کو روک کر اس سے روانی اور سمندر کو ٹھہرا کر اس سے طغیانی لیتے ہیں۔

موتی لال نہرو: شاہ صاحب! آپ ہندوستان کے دل کی آواز ہیں۔

دیوان سنگھ مفتون: وہ تاریخ آزادی کی ایک بہادر، نڈر، بے باک اور حق گو شخصیت کے مالک ہیں۔

پون کمار لاہوری: شاہ جی! ویدوں اور اپنشدوں کے زمانے کے رشی ہیں۔ ان کی شکل والمیک رشی کی لاہور میں رکھی ہوئی تصویر سے مشابہ ہے۔ آواز میں ان کی گنگا کی پوترتا اور جمنا کی سندرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنل ہارڈ: جن قیدیوں نے مجھے اثنائے ملازمت میں متاثر کیا۔

(انگریز سپرنٹنڈنٹ جیل راولپنڈی) ان میں عطاء اللہ شاہ بخاری ایک سیاسی قیدی بڑی ہی دلفریب شخصیت کا مالک تھا۔ ان کا چہرہ مہرہ چرچ کے ان مقدس راہبوں کی طرح تھا۔ جن کی تصویریں یسوع مسیح سے مشابہ ہوتی ہیں۔ یا پھر ان مستشرقین کی طرح جنہیں یورپ میں خاص عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ہم اسے عرب کے بڑے بڑے قاموسیوں سے بھی تشبیہ دے سکتے ہیں۔ لیکن ان کے صحیح شناسا ہمارے ہاں کتنے ہیں! میں اسے اپنا دوست بنانا چاہتا تھا لیکن ہمارے درمیان سب سے بڑی روک مختلف زبانیں تھیں۔ میں تو اس کی زبان کچھ نہ کچھ سمجھ ہی لیتا تھا لیکن وہ انگریزی سے قطعاً ناواقف تھا۔ اس کا بڑا سبب غالباً یہ تھا کہ وہ ۱۸۵۷ء کے اس اینٹی برٹش ذہن کی باقیات میں سے تھا۔ جنہیں ہمارے پیش رووں نے علماء کو پھانسی دے کر پیدا کیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گلہائے عقیدت

(مولانا سید بخاری کی خدمت میں)

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال مرحوم

ہے اسیری اعتبار افزا جو ہو فطرت بلند
قطرۂ نیساں ہے زندانِ صدف سے ارجمند
مشک از فر چیز کیا ہے اک لہو کی بوند ہے
مشک بن جاتی ہے ہو کر نافۂ آہو میں بند
ہر کسی کی تربیت کرتی نہیں قدرت مگر
کم ہیں وہ طائر کہ ہیں دام و قفس سے بہرہ مند
کم ہیں زاغ و زغن دربند قید و صید نیست
ایں سعادت قسمت شہباز و شاہیں کردہ اند

....

(علامہ اقبال مرحوم نے یہ نظم ۱۹۲۱ء میں لکھی تھی جب تحریک خلافت شباب پر تھی اور شاہ صاحب تین سال کے لئے زندان فرنگ میں اسیر و محبوس کر دیئے گئے تھے۔)

(یہ نظم علامہ اقبال نے شاہ جیؒ کی گرفتاری پر لکھی اور آپ کی رہائی کے بعد آپ کو سنائی۔ یہی نظم مولانا محمد علی جوہرؒ کی گرفتاری و رہائی پر انہیں بھی ایک موقع پر سنائی۔ (مرتب)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲)

مولانا انعام اللہ خاں ناصر حسن پوری

جس زمین پر ہو عطاء اللہ کا نقش قدم
ذرہ ذرہ اس زمین کا آسماں پیدا کرے
کارفرما اس کی ہمت ہو تو دل سوختہ
اپنی مشتِ خاک سے اپنا جہاں پیدا کرے
ابر رحمت بن کر برسے آرزو کی کِشت پر
حسرتوں کی آگ دل میں وہ دھواں پیدا کرے

☆..........☆..........☆

(۳)

(مولانا ظفر علی خاں)

اک چست فقرہ کس کے بخاری نے کس دیا
ڈھیلا پن آگیا جو مسلمان کی چول میں
حریت ضمیر کا ڈنکا بجا دیا
ہندوستان کے عرض میں اور اس کے طول میں
ارکان دین ہیں بستۂ آزادی وطن
یہ سب فروع میں آگئے ایک اس اصول میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہدو یہ اس سے تم کو ''خودی'' کا جو درس دے
رکھا ہی کیا ہے تیری فعولن فعول میں
کانوں میں گونجتے ہیں بخاری کے زمزمے
بلبل چہک رہا ہے ریاض رسول میں![1]

☆..........☆..........☆

(شورش کاشمیری)

قربانی و ایثار کی تفسیر بخاری
ایمان کے گلزار کی ہے باد بہاری
یہ ایک حریفوں کے ہزاروں پہ ہے بھاری
واللہ زباں اس کی ہے شمشیر دو دھاری
گفتار کی گرمی سے خیالات بدل دے
چاہے تو غلامی کی روایات بدل دے
اے قافلہ ملّتِ بیضا کے عناں گیر
جذبوں میں مچلتی ہے تیرے جرأت شبیر
ہیں کوثر و تسنیم کی موجیں تری تقریر
لہجہ میں تڑپتی ہے تیرے برش شمشیر
روشن ہے یہی بات تیرے حسن عمل سے

[1] مولانا ظفر علی خاں (بہارستان صفحہ ۵۵، ۱۹۳۳ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرتے نہیں توحید کے فرزند اجل سے
فطرت تری دامانِ شجاعت میں پلی ہے
جرأت تری احرار کا عنوان جلی ہے
غیرت تیری ایمان کے سانچے میں ڈھلی ہے
لاریب کہ تو لختِ دل ابن علی ہے
نگراں تیری عزت کا زمانہ میں خدا ہے
اولاد شمر معرکہ آرا ہے تو کیا ہے؟

☆..........☆..........☆

ودود علی خاں رئیس کیلاش پور سہارنپور

وہ جس کے فقر سے لرزا بتِ سرمایہ داری ہے
امیر ملت بیضا! عطاء اللہ بخاری ہے
شرف بخشا خدا نے جس کو حق کی پاسبانی کا
پڑھایا درس دنیا کو حیات جاودانی کا
کبھی باطل کے آگے جھک نہیں سکتی جبیں جس کی
دلوں میں گھر بنا لیتی ہے تقریرِ حسیں جس کی
جسے نغمہ سرائے باغ ختم المرسلین کہیے
جسے شیدائے روئے رحمتہ اللعالمین کہیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہاں ہے جس کی آنکھوں میں خمار بادہ ہستی
رہین ساغر کوثر ہے جس کی شانِ سرمستی
نظر ہے جس کی اسرارِ کلام اللہ سے واقف
جہاد حریت کی روح ' رسم و راہ سے واقف
رہا برسوں جو پابند جفائے قید جسمانی
بلا شک عصر حاضر کا وہی ہے یوسف ثانی
نمایاں جس کے چہرے پر جلالِ حیدری ابتک
ہویدا جس کے رُخ پر ہے جمالِ سروری ابتک
ودودِ ناتواں کی پوری یا رب التجا کر دے
عطاء اللہ کے قدموں پہ اپنی جاں فدا کردے

☆..........☆..........☆

راحت شریفی امرتسری

چنبر احرار پر ہے تو درخشاں آفتاب
تیری تقریروں نے پیدا کر دیا ہے انقلاب
قوم کی خاطر تجھے منظور ہے تختہ دار
ہند میں پیدا نہ ہو گا حشر تک تیرا جواب

☆..........☆..........☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکتہ سنج ولطف بزم ودیں شعار

(قطعہ تاریخ وفات) (مفتی جمیل احمد تھانوی ۱۹۶۱ء)

رفت از دنیا عطاء اللہ شاہ
اہل حق را رنج و غمہا پیہم است

گو عطاء اللہ را معمول ہست
واپسی از عاصیاں عادت ہم است

سید آں سید بود کو ہر دمے
پیرو آں سید کل عالم است

در خطابت مایۂ نازے نماند
عالم تقریر ویراں عالم است

ممبراں خاموش نوحہ میکنند
کو؟ بشکل خطبہ صد جام جم است

برسر منبر خطیباں پے بہ پے
ایک می بینی کہ کے ایں دم خم است

غزوہ ہا دیدی کہ با تیغ و سناں است
لیکن آں خطبہ کجا؟ کو یک ام است

لفظ لفظے کز زبانش می چکید!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بر سرِ اعدائش تیغ دودم است
نکتہ سنج و لطفِ بزم و دیں شعار
گر میسر آیدت ہم کم کم است
چشم جویائے جمال گفتگو
بر قدم می افتد و پیہم نم است
رحمتِ خاص اللہ العالمین
تا قیامت متقی را محرم است
سالِ رحلت آنکہ عالم می شنید
نور مرگِ خطیب اعظم است

☆..........☆..........☆

مجاہد ملتؒ

از بزم دہر شاہ بخاری کہ بودہ است
معروف با امیرِ شریعت گزشت حیف

تاریخ و سال رحلت او از سرِ جہاد
گفتیم، یک مجاہد ملت گزشت حیف

(میر اُفق کاظمی امروہی ۸۷-۳-۱۳)

اثر خامہ: میر سید حبیب احمد اُفق کاظمی امروہوی رحمۃ اللہ علیہ (عم مکرم مولانا سید احمد سعید کاظمی مرحوم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انور صابری

سالارِ کاروانِ جہان وفا گیا

(قطعہء تاریخ)

سالارِ کاروانِ جہانِ وفا گیا
سوئے ریاض خُلد بخاری چلا گیا
ہر آنکھ میں ہے اشک ہر لب پہ آہ سرد
ارباب درد درد کا عشق آشنا گیا
پہنچا جہاں فضا میں لطافت بکھیر دی
گزرا جہاں سے نقش قدم چھوڑتا گیا
روح ابوالکلام کا آئینہ دار فکر
چشم و چراغ محفلِ مشکل کشا گیا
تصویرِ خلق پیکرِ اخلاص زندگی
سرتا پا نمونۂ صبر و رضا گیا
الفاظ کے مزاج و معانی کا رازداں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمہور کے دلوں میں اترتا ہوا گیا
آزادیٔ وطن کا جواں عزم رہنما
آزادیٔ وطن کے ستم جھیلتا گیا
سالِ وفات کے لئے انور جو عرش تک
وابستۂ جنوں مرا فکر رسا گیا
آئی ندائے غیب کہیں کیشو آپ ہائے
''باغ وطن کا بلبل آتش نوا گیا''

☆..........☆..........☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظمت کے نقوش

سید محمد یونس بخاری

تو کہ اقلیم خطابت کا شہنشاہ بھی تھا
اک قلندر کی طرح مردِ خود آگاہ بھی تھا
ایک درویشِ خدامست و بہی خواہ بھی تھا
ہمرہِ تیغِ زباں سیّدِ جنگاہ بھی تھا

☆..........☆..........☆

تو نے مجبور زبانوں کو نوا دی جس دم
انقلابات کے تذکار تھے گردن زدنی
جس نے آزاد فضاؤں کا کبھی نام لیا
اس پہ ہر وقت ہی تیار تھی نیزے کی اَنی

☆..........☆..........☆

لوح تاریخ پہ کندہ تیری عظمت کے نقوش
تو نے یخ بستہ عزائم کو حرارت بخشی
خال و خد ملت ترساں کے سنوارے تو نے
حریت کیش رفیقوں کو جسارت بخشی

☆..........☆..........☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرصۂ جُہد کو پُر کیف کیا تھا تو نے
چشمۂ علم کو عرفان دیا تھا تو نے
تختِ افرنگ کی زنجیر غلامی کاٹی
ملت پاک کا ہر چاک سِیا تھا تو نے

☆..........☆..........☆

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعت

لولاک ذرۂ ز جہان محمد است | سبحان من یراہ چہ شان محمد است

سیپارۂ کلام الٰہی خدا گواہ | آن ہم عبارتے ز زبان محمد است

نازد بہ نام پاک محمد کلام پاک | نازم بہ آن کلام کہ جان محمد است

توحید را کہ نقطۂ پرکار دین ماست | دانی کہ نکتۂ ز بیان محمد است

سرِ قضا و قدر ہمیں بس است اے ندیم
پیکان امر حق ز کمان محمد است

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قبل از تقسیم برصغیر کی بات ہے۔ کہ کسی نجی مجلس میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رح نے اپنی یہ نعت سنائی۔ اور پھر میری استدعا پر آپ نے وہیں بیٹھے بیٹھے اپنی قلم سے تحریر فرمائی اور میرے حوالہ کر دی۔

شاہ جی کا دیوان سواطع الالہام کے نام سے بہت عرصہ کے بعد شائع ہوا۔ جس کے صفحہ 42/43 پر یہ نعت درج ہے ——— بندہ محمد حسن چغتائی (احرار) 15 جون 1982ء

22 شعبان المعظم 1402ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اٹھتا ہوا اک دھواں اول اول
وہ بجھتی سی چنگاریاں آخر آخر

قیامت کا طوفان صحرا میں اول
غبارِ رہِ کارواں آخر آخر

چمن میں عنادل کا مسجود اول
رورِ گیاہ رہِ گلرخاں آخر آخر

[illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلوق میں جب تک قانون کا نفاذ نہیں چلایا جائے گا

دنیا میں امن نہ ہوگا

عطاء اللہ شاہ بخاری

۲۸ر نومبر ۴۵

بمبئی دفتر ہلال نو

(۱) یہ آٹوگراف خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، (انڈیا) کی شائع کردہ "جنید احمد کی آٹوگراف بک" کے صفحہ ۲۳ سے لیا گیا ہے۔

(۲) شاہ جی ان دنوں ۱۹۴۶ء کی انتخابی مہم کے سلسلہ میں بمبئی کے دورے پر تشریف لے گئے تھے۔ حافظ علی بہادر مرحوم، مجلس احرارِ اسلام کے سرکردہ رہنما تھے اور بمبئی سے احرار کے ٹکٹ پر انتخاب میں امیدوار تھے۔

(۳) ہفت روزہ "ہلالِ نو" حافظ صاحب کی ادارت میں بمبئی سے شائع ہوتا تھا۔ جبکہ وہ بمبئی سے ہی ہفت روزہ "دورِ جدید" بھی نکالتے رہے جو قیامِ پاکستان کے بعد تک شائع ہوتا رہا۔ (کفیل)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''حیات بخاری'' محترم خان غازی کابلی مرحوم ومغفور کی تصنیف لطیف ہے۔ یہ کتاب بطلِ حریت امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں شائع ہوئی، مگر ۱۹۴۰ء سے تا حال مفقود الخبر تھی۔ میرے شاگردِ عزیز شاہد کاشمیری نے اس کی بار دیگر اشاعت کا اہتمام کرتے ہوئے، اس میں ۱۹۶۱ء (حضرت شاہ جیؒ کا سالِ وصال) تک کے حالات و واقعات کا اضافہ کر دیا ہے، جس سے کتاب کی افادیت کئی گناہ بڑھ گئی ہے۔

خان غازی کابلی مرحوم اور شاہد کاشمیری کی شاہ صاحبؒ سے دلی وابستگی کا سبب اُن کا عشقِ رسولِ آخریں ﷺ ہے اور اس حقیقت سے کسی کو مجالِ انکار نہیں کہ حضرت شاہ جیؒ کی خطیبانہ معجز نمائی قصرِ قادیانیت کے لیے عذابِ رعد تھی۔ وہ دنیا کے کسی شاتمِ رسولؐ یا متنبّی کو ہرگز برداشت نہیں کرتے تھے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی چلتی پھرتی نعمتوں کو طرح ہوتے ہیں، جو روز روز پیدا نہیں ہوتے اور تاریخ اُن کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہوتی ہے۔

دورِ حاضر میں جب قادیانیت دیارِ مغرب میں نئی فتنہ طرازیوں کے ساتھ ابھر رہی ہے، اس کتاب کی اشاعت بڑی اہم ہے اور عزیز القدر شاہد کاشمیری نے یہ کام کر کے عاشقانِ رسولِ خاتم و خاتَم کیلئے طمانیتِ قلب کا سامان بہم کیا ہے۔ شاہد کاشمیری خود بھی دشمنانِ رسول کا آخری حدوں تک تعاقب کرنے والا شخص ہے اور اس نے جس مشنری جذبے کے تحت اس کام کی تکمیل کی ہے، وہ قابل ہزار ستائش ہے۔

میں عزیز شاہد کاشمیری کی اس کتاب کا استقبال کرتے ہوئے، دُعا گو ہوں کہ اللہ کریم اُس کے جذبہ ایمانی میں روز بروز اضافہ کرے۔